ہر ماہ چار زبانوں (اردو، انگلش، گجراتی اور ہندی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت
Faizan-e-Madina | Monthly Magazine | رنگین شمارہ
ماہنامہ
فیضانِ مدینہ
(دعوتِ اسلامی)
جولائی 2021ء / ذُوالقعدۃ الحرام ذُوالحجۃ الحرام 1442ھ
حقیقی کامیابی اور اس کے حصول کا طریقہ 4
مشورہ اور اسلام 17
خوش رہنے کے 8 طریقے 27
کچھوے کی ناراضی 58
عورت اور قربانی 63
فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت
عیب ڈھونڈنے کے شوقین "دور بین" کے بجائے "آئینے" میں دیکھیں۔

بچّے کیڑے مکوڑوں سے محفوظ رہیں گے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

55 بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف کے ساتھ) پڑھ کر زیتون شریف کے تیل پر دم کر کے بچّے کے جسم پر نرمی کے ساتھ مَل دیا جائے تو بے حد مُفید ہے۔ اِن شَآءَ اللہ کیڑے مکوڑے اور دیگر مُوذی جانور بچّے سے دُور رہیں گے۔ اِس طرح کا پڑھا ہوا تیل بڑوں کے جسمانی دردوں میں مالِش کے لئے بھی نہایت کار آمد ہے۔ (فیضانِ سنت، 1/995)

صحت مند اور ذہین بچہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کسی کاغذ پر 55 بار لکھ کر حسبِ ضَرورت تعویذ کی طرح تہ کر کے موم جامہ یا پلاسٹک کوٹنگ کروا کر کپڑے یا ریگزین یا چمڑے میں سی کر حامِلہ عورت گلے میں پہن لے یا بازو پر باندھ لے۔ اِن شَآءَ اللہ حَمْل کی بھی حفاظت ہو گی اور بچّہ بھی بلاو آفت سے سلامت رہے گا۔ اگر 55 بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف کے ساتھ) پڑھ کر پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور پیدا ہوتے ہی بچّہ کے منہ پر لگا دیں تو اِن شاءَ اللہ بچّہ ذِہین ہو گا اور بچّوں کو ہونے والی بیماریوں سے بھی محفوظ رہے گا۔ (فیضانِ سنّت، 1/995)

نوٹ: اعراب لگانے کی حاجت نہیں البتّہ دونوں جگہ "ہ" کے دائرے کھلے رکھئے۔

دانتوں اور کانوں کی حفاظت کا آسان عمل

مولیٰ مشکل کُشا، حضرت سیّدنا علیُّ المرتضیٰ، شیرِ خدا رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص چھینک آنے پر "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَال" کہے گا اُسے کبھی داڑھ اور کان کا درد نہ ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔ (مرقاۃ المفاتیح، 8/499، تحت الحدیث: 4739)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو کوئی شخص چھینک پر کہے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ" اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا، مُجرَّب (یعنی تجربہ شدہ عمل) ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/396 ملخصاً)

تلاوتِ قراٰن سے مرض میں کمی ہوتی ہے

حضرت سیدنا طلحہ بن مُطرِّف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مریض تھا جب اس کے پاس قراٰنِ پاک کی تلاوت کی جاتی تو وہ بیماری سے افاقہ محسوس کرتا، میں اس کے خیمہ میں گیا اور اس سے کہا کہ آج میں تمہیں تندرست دیکھ رہا ہوں! اس نے جواب دیا کہ میرے پاس قراٰنِ پاک کی تلاوت کی گئی ہے۔

(التبیان فی آداب حملۃ القرآن للنووی، ص94)

بفیضانِ نظر: سراج الامّہ، کاشف الغمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدنا **امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت** رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین و ملّت، شاہ **امام احمد رضا خان** رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت **علامہ محمد الیاس عطار قادری** دامت برکاتہم العالیہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

جولائی 2021ء | جلد: 5 | شمارہ: 07

ما ہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر

یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر

(از امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)

ہیڈ آف ڈیپارٹ: مولانا مہروز علی عطاری مدنی

چیف ایڈیٹر: مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی

نائب مدیر: مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی

شرعی مفتش: مولانا محمد جمیل عطاری مدنی

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 40 رنگین: 80

سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات:

سادہ: 1000 رنگین: 1400

ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)

12 شمارے رنگین: 900 12 شمارے سادہ: 480

نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے

Call: +9221111252692 Ext:9229-9231

Call/Sms/Whatsapp: +923131139278

Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران کراچی

گرافکس ڈیزائنر: یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن

https://www.dawateislami.net/magazine

☆ ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

آراء و تجاویز کے لئے

+9221111252692 Ext:2660

WhatsApp: +923012619734

Email: mahnama@dawateislami.net

Web: www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو مجھ پر ایک بار دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ پاک اُس کے لئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔ (مصنف عبد الرزاق، 1/39، حدیث:153)

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا حرم کی ہے
بارِش اللہ کے کرم کی ہے

نوری چادر تنی ہے کعبے پر
بارِش اللہ کے کرم کی ہے

پاک گھر کے طواف والوں پر
بارِش اللہ کے کرم کی ہے

جو نظر آرہی ہے ہر جانب
سب بہار اُن کے دم قدم کی ہے

اپنی اُمّت کی مغفِرت ہوجائے
آرزو شافعِ اُمَم کی ہے

کاش! ہر سال حج کرے عطّار
عرض بدکار پر کرم کی ہے

از شیخ طریقت امیر اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ
وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص140

مبارک ہو تمہیں اہلِ مدینہ ناقۂ اقدس[1]
کہ آتا ہے نبی پیارے کا پیارا ناقۂ اقدس

دَو رُویہ دست بستہ سر بپے تسلیم خم کرلو
اب آیا، ہاں اب آیا، لو وہ آیا ناقۂ اقدس

رسولِ پاک راکِب، ساربان صدیقِ اکبر ہیں
نہ ہو کیوں مرتبہ تیرا دوبالا ناقۂ اقدس

ہر اِک کی یہ تمنا تھی ہر اِک کی تھی یہی خواہش
کہ میرے ہی یہاں ہو جلوہ فرما ناقۂ اقدس

ہُوا ارشادِ والا یوں: وہی ہے میزباں اپنا
کہ جس کے گھر پہ ٹھہرے گا ہمارا ناقۂ اقدس

تبرُّک ہو عطا ایّوبؔ کو ایّوب انصاری
کہ آپ ہی کے یہاں تو آکے ٹھہرا ناقۂ اقدس

از خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا سید ایوب علی رضوی رحمۃ اللہ علیہ
شمائم بخشش، ص44

(1) اے عاشقانِ رسول! ہجرت کے موقع پر رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اپنی مبارک اونٹنی پر سوار ہوکر مدینۂ منورہ میں داخل ہونے کے نورانی منظر کا تصور جما کر یہ کلام پڑھئے، اِنْ شَآءَ اللہ ایمان تازہ ہوجائے گا۔

مشکل الفاظ کے معانی: ناقۂ اقدس: سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک اونٹنی جس پر سوار ہوکر ہجرت کے موقع پر مدینۂ منوّرہ میں آمد ہوئی۔ **دو رُویہ:** راستے کے دونوں طرف۔ **دست بستہ:** ہاتھ باندھے ہوئے۔ **سر بپے تسلیم خم کرلو:** اپنے سروں کو سلامی کے لئے جھکالو۔ **راکِب:** سوار۔ **ساربان:** اونٹ چلانے والا۔

حقیقی کامیابی اور اس کے حصول کا طریقہ

(قسط:01)

مفتی محمد قاسم عطاری*

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴾

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک ایمان والے کامیاب ہوگئے جو اپنی نماز میں خشوع و خضوع کرنے والے ہیں اور وہ جو فضول بات سے منہ پھیرنے والے ہیں اور وہ جو زکوٰۃ دینے کا کام کرنے والے ہیں اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔(پ18، المؤمنون: 1 تا5)

تفسیر: اس آیت میں ایمان والوں کو بشارت دی گئی ہے کہ بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے مقصد میں کامیاب ہوگئے اور ہمیشہ کے لئے جنّت میں داخل ہوکر ہر ناپسندیدہ چیز سے نجات پاجائیں گے۔(تفسیر کبیر، 11/161، روح البیان، 8/457 ملتقطاً)

سورۂ مؤمنون کی ابتدائی دس آیات کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر وحی نازل ہوتی تو آپ کے چہرۂ اقدس کے پاس مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی طرح آواز سنائی دیتی۔ ایک دن وحی نازل ہوئی تو ہم کچھ دیر ٹھہرے رہے، جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قبلہ رو ہوکر ہاتھ اٹھائے دعا مانگی۔۔۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا: مجھ پر دس آیات نازل ہوئی ہیں، جس نے ان میں مذکور باتوں کو اپنایا وہ جنت میں داخل ہوگا، پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے "قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ" سے لے کر دسویں آیت کے آخر تک پڑھا۔

(ترمذی، 3/452، حدیث:3097)

انہی آیات کے متعلق یزید بن بابنوس سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی: اے اُمُّ المؤمنین! حُضور پُرنور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اَخلاق کیسے تھے؟ ارشاد فرمایا: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خُلق قرآن تھا، پھر فرمایا: "تم سورۂ مؤمنون پڑھتے ہو تو پڑھو۔ چنانچہ ایک شخص نے شروع کی دس آیتیں پڑھیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اَخلاق ایسے ہی تھے۔" (مستدرک، 2/426، حدیث:3481)

کامیابی کی دو قسمیں ہیں: ایک، جزوی کامیابی اور دوسری، کلی کامیابی۔

جزوی کامیابی وہ ہے جو زندگی کے کسی ایک دو معاملات میں ہو، جیسے کسی مصنف کے لئے اس کی کتابوں کا چھپنا، بکنا، پسند کیا جانا، کامیابی ہے۔ یونہی بزنس مین کے لئے کاروبار بڑھنا، پھیلنا، دوسرے شہروں میں شاخیں کھل جانا ایک بڑی کامیابی ہے۔ اسی طرح نوکری پیشہ کے لئے اچھی تنخواہ، اچھی مراعات، اچھا عہدہ، عہدے میں ترقی، تنخواہ میں اضافہ اور اچھی کارکردگی کا ایوارڈ ملنا ایک مرغوب کامیابی ہے۔ اسی طرح کی تفصیل دِینی معاملات کے اعتبار سے بھی ہوسکتی ہے۔

لیکن کامیابی کا ایک کُلّی، جامع اور بلند تر معنیٰ ہے جو حقیقت میں ہمارا مطلوب و مقصود ہونا چاہئے۔ کامیابی کا وہ مفہوم بحیثیتِ انسان اور بطورِ مسلمان اس لئے حقیقی، کامل اور اعلیٰ ہے کہ اس کا علم ہمیں اُس علیم و خبیر ہستی نے دیا ہے جو ہم سے زیادہ ہمیں جاننے والا ہے۔ قرآنِ مجید میں ہے: ﴿اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَ هُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ﴾

ترجمہ: کیا جس نے پیدا کیا وہ نہیں جانتا؟ حالانکہ وہی ہر باریکی کو جاننے والا، بڑا خبردار ہے۔(پ29، الملک:14)

اگر پیسہ ہی انسان کی کامیابی کے لئے کافی ہوتا تو کوئی مال دار دنیا میں دُکھی نہ ہوتا، جبکہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ بہت سے پیسے والے نافرمان اولاد، زبان دراز بیوی، تباہ حال صحت اور انتشارِ ذہنی کی

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

وجہ سے زندگی عذاب میں گزارتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ان مسائل میں سے کوئی مسئلہ بھی نہ ہو پھر بھی حقیقی کامیابی کا دعویٰ نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر دنیا میں ہر چیز حاصل ہے لیکن اس کے ساتھ بندہ خدا کی لعنت و غضب کا مَوْرِد اور عذابِ جہنم کا مستحق ہے، تو ایسی کامیابی، ناکامی ہی ہے۔

کامیابی کا وسیع تر اسلامی تصور یہ ہے کہ خدا راضی ہو، آخرت میں نجات ملے، جہنم سے چھٹکارا اور جنت میں داخلہ حاصل ہو جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب انسان رضائے الٰہی کو اپنا مقصودِ اصلی بنا کر کوشش کرتا ہے اور وہ کوشش احکامِ خدا، ہدایاتِ اسلام، تعلیماتِ شریعت، اتباعِ سنت کے مطابق ہوتی ہے تو اس کے سارے کام ہی سیدھے ہو جاتے ہیں، مخلوق راضی، بیوی خوش، بچے فرمانبردار، ذہن پُرسکون اور رزق میں قناعت نصیب ہو جاتی ہے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اس کے متعلق ایک بہت خوبصورت فرمان ہے: اسود بن یزید نے روایت کیا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے تمہارے محترم نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے اپنے سارے غموں کو آخرت کا غم بنا لیا تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کے غم کے لئے کافی ہے، اور جو دنیاوی معاملات کے غموں اور پریشانیوں میں الجھا رہا، تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پروا نہیں کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہوا۔“ (ابن ماجہ، 4/425، حدیث:4106)

کامیاب لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَخْشَ اللّٰهَ وَ یَتَّقْهِ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفَآىٕزُوْنَ(۵۲) ﴾ ترجمہ: اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس (کی نافرمانی) سے ڈرے تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔ (پ18، النور:52)

اور فرمایا: ﴿ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَؕ ﴾ ترجمہ: تو جسے آگ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو وہ کامیاب ہو گیا۔ (پ4، اٰل عمرٰن:185)

قرآن بتاتا ہے کہ لوگ دو طرح کے ہیں: ایک وہ جو صرف دنیا کی کامیابی چاہتے ہیں اور دوسرے وہ جو دنیا و آخرت کی کامیابی مانگتے ہیں۔ چنانچہ طالبینِ دنیا کے متعلق فرمایا: ﴿ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا وَ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ(۲۰۰) ﴾ ترجمۂ کنز العرفان: اور کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں دیدے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔ (پ2، البقرۃ:200) اور طالبینِ آخرت کے متعلق فرمایا: ﴿ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ(۲۰۱) اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ نَصِیْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْاؕ وَ اللّٰهُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ(۲۰۲) ﴾ ترجمہ: اور کوئی یوں کہتا ہے کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ ان لوگوں کے لئے اُن کے کمائے ہوئے مال سے حصہ ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے۔ (پ2، البقرۃ: 201، 202)

دوسری جگہ پر فرمایا: ﴿ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِیْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِیْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَۚ-یَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا(۱۸) وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَ سَعٰى لَهَا سَعْیَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ كَانَ سَعْیُهُمْ مَّشْكُوْرًا(۱۹) كُلًّا نُّمِدُّ هٰۤؤُلَآءِ وَ هٰۤؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَؕ-وَ مَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا(۲۰) ﴾ ترجمہ: جو جلدی والی (دنیا) چاہتا ہے تو ہم جسے چاہتے ہیں اس کیلئے دنیا میں جو چاہتے ہیں جلد دیدیتے ہیں پھر ہم نے اس کے لیے جہنم بنا رکھی ہے جس میں وہ مذموم، مردود ہو کر داخل ہو گا۔ اور جو آخرت چاہتا ہے اور اس کیلئے ایسی کوشش کرتا ہے جیسی کرنی چاہیے اور وہ ایمان والا بھی ہو تو یہی وہ لوگ ہیں جن کی کوشش کی قدر کی جائے گی۔ ہم سب کو مدد دیتے ہیں اِن کو بھی اور اُن کو بھی تمہارے رب کی عطا سے اور تمہارے رب کی عطا پر روک نہیں۔ (پ15، بنی اسرآءیل:18، 19، 20)

قرآن کی نظر میں ایمان اور اچھے کردار والے حقیقت میں کامیاب ہیں۔ ﴿ اُولٰٓىٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْۗ-وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ(۵) ﴾ ترجمۂ کنز العرفان: یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔ (پ1، البقرۃ:5)

آخرت کو بھلا کر صرف مالی کامیابی حاصل کرنا قرآن کی رُو سے ہر گز کامیابی نہیں، چنانچہ فرمایا: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِۚ-وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ(۹) ﴾ ترجمہ: اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کرے گا تو وہ لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔ (پ28، المنٰفقون:9)

مزید تفصیلات اِنْ شَآءَ اللہ اگلی قسط میں۔۔۔

دین آسان ہے

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مَدَنی*

حُضورِ اکرم، نورِ مجسّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ یعنی دین آسان ہے۔[1]

شارحِ بخاری علامہ بدرُ الدّین عینی حنفی رحمۃُ اللہِ علیہ نے دین آسان ہونے کی جو وضاحت کی ہے، اُس کا خلاصہ ملاحظہ کیجئے: دین آسان ہے یعنی دینِ اسلام پچھلے تمام اَدیان سے آسان ہے۔ اسی لئے امّتِ محمدیہ کے لئے پچھلی اُمّتوں جیسی دشواریاں نہیں کیوں کہ پچھلی امتوں کے لوگ مٹّی سے (تیمم کے ذریعے) طہارت حاصل نہیں کرسکتے تھے، کپڑے پر جس جگہ نجاست لگ جاتی اسے کاٹنا پڑتا وغیرہ۔ اللہ پاک نے اپنے لطف و کرم سے اس اُمّت پر رحم فرماتے ہوئے اُن تمام سختیوں کو دُور فرما دیا۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ مَا جَعَلَ عَلَیْكُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍؕ﴾[2] ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہ رکھی۔[3]

اسلام دینِ فطرت ہے جس کی واضح علامت یہ ہے کہ اسلام نے بندے کو اُنہی احکام کا پابند کیا ہے جو اُس کی طاقت و قوت کے تحت آتے ہوں چنانچہ ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَاؕ﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر۔[4]

دین آسان ہونے کی چند مثالیں:

1. اللہ پاک نے اس اُمت سے بھول اور دل میں آنے والے گناہوں بھرے خیالات کو معاف فرمادیا جب تک کہ وہ "عزم"[5] کی حد تک نہ پہنچیں۔
2. فرائض و واجبات اور سنّتِ فجر میں قیام یعنی کھڑے ہونا فرض ہے، لیکن اگر کوئی شدّتِ تکلیف میں مبتلا ہو اور قیام کی کوئی صورت نہ ہو تو اسے بیٹھ کر نماز پڑھنے کی رخصت دی گئی ہے، جس کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنا انتہائی دُشوار ہو اسے لیٹ کر پڑھنے کی اجازت دی گئی۔
3. غسل و وضو کے لئے اگر پانی دستیاب نہ ہوسکے یا پانی کا استعمال اس کے لئے نقصان دہ ہے تو تمام شرائط پائے جانے کی صورت میں نیت کرکے مٹی پر ہاتھ مار کر چہرے اور کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں پر پھیر کر تیمم کرلینے کو وضو و غسل کے قائم مقام قرار دے دیا گیا ہے۔
4. اسی طرح سفر کی دُشواریوں کا لحاظ کرکے شریعت نے مسافر کو شرعی سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھنے اور اسے بعد میں قضا کرلینے کی رُخصت دی ہے۔
5. شرعی سفر کے لئے نماز قصر کرنے یعنی چار رکعت

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ فیضان اولیا و علما، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

فرض کو دو رکعت پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا دین میں بے جا سختی اور مبالغہ آرائی نہیں کرنی چاہئے اور جن امور میں شریعت نے رخصت و نرمی دی ہے انہیں قبول بھی کرنا چاہئے، اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ تُؤْتٰى رُخَصُهٗ كَمَا يُحِبُّ اَنْ تُؤْتٰى عَزَائِمُهٗ یعنی جس طرح اللہ کریم کو یہ پسند ہے کہ اس کے عطا کردہ فرائض پر عمل کیا جائے اسی طرح اسے یہ بھی پسند ہے کہ اس کی دی گئی رخصتوں پر عمل کیا جائے۔[6] یاد رہے کہ رخصت میں بھی درمیانی راہ اختیار کرنی چاہئے یعنی جن صورتوں میں شریعت نے جتنی رعایت دی ہے اس سے تجاوُز نہ کیا جائے کہ محض اپنی سہولت اور سُستی کی وجہ سے راہِ اعتدال چھوڑ دی جائے، مثلاً کسی عالمِ دین سے شرعی راہنمائی لئے بغیر ہی معمولی سی تکلیف یا خود ساختہ مجبوری کی وجہ سے نماز کی جماعت چھوڑ دی جائے یا معمولی عذر میں بیٹھ کر نماز پڑھ لی جائے، دینی معاملات و احکامات پر عمل کرنے میں اگر کسی مسلمان کو کوئی عذر اور تکلیف ہو یا عمل کی راہ میں کوئی مجبوری آڑے آجائے تو اسے چاہئے کہ "دین بڑا آسان ہے" کہہ کر اپنے اندازے سے اس مشکل کا حل نکالنے کی بجائے علما و مفتیانِ کرام کے پاس حاضر ہو کر اس کا حل معلوم کرے کیونکہ جس طرح ہم بہت سے دنیوی کاموں میں پیش آنے والی رکاوٹوں اور اُلجھنوں کے حل کے لئے جب اس کام کے ماہرین کے پاس جاتے ہیں تبھی وہ معاملہ صحیح طور پر حل ہوتا ہے مثلاً جسمانی مسائل اور پریشانیوں کا خود سے ہی علاج نہیں کرتے اور نہ ہی کسی معمار و ٹھیکیدار کے پاس جاتے ہیں بلکہ ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں اور بیماری جتنی سنگین ہو اتنے ہی بڑے ماہر ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں، کوئی مکان بنوانا ہو تو حجام کے پاس نہیں بلکہ معمار و ٹھیکیدار کے پاس جاتے ہیں اور سر کے بڑھے ہوئے بالوں کی اُلجھن کے حل کے لئے ڈینٹسٹ کے پاس نہیں جاتے، اسی طرح دینی مسائل میں بھی کسی غیرِ عالم و غیرِ مفتی سے اس کا حل معلوم کرنے یا خود ہی اپنے اندازے سے اسے حل کرنے کے بجائے سنی عُلمائے کرام اور مفتیانِ دین کے پاس جانا ہی لازمی اور ضروری ہے تاکہ وہ مسئلہ صحیح طریقے سے حل ہو جائے۔

روزمَرّہ کا مشاہدہ ہمیں بتاتا ہے کہ کم ہمت انسان کو معمولی سا کام بھی پہاڑ جتنا وزنی لگتا ہے اور بلند ہمت انسان پہاڑ جیسے کام کو معمولی سمجھ کر کر گزرتا ہے۔ ایک تعداد وہ ہے جو اپنی سستی و کاہلی اور کم ہمتی کی وجہ سے اسلامی تعلیمات پر عمل نہیں کرتی لیکن "دین پر عمل بہت مشکل ہے" کہہ کر اپنی بے عملی چھپانے کی کوشش کرتی ہے ایسے لوگوں کو لمبا سفر کر کے کڑی شرائط کے ساتھ بالکل وقت پر آٹھ آٹھ دس دس گھنٹوں کے لئے دفتر پہنچنا دشوار نہیں لگتا مگر چند منٹوں میں پڑھی جانے والی پانچ وقت کی نماز مَعاذَ اللہ بوجھ محسوس ہوتی ہے، اپنی ماہانہ آمدنی کا اکثر حصہ عیاشیوں میں لُٹانا آسان لگتا ہے جب کہ ضروری شرائط کے بعد فرض ہونے کی صورت میں صرف ڈھائی فیصد زکوٰۃ نکالنا پریشان کر دیتا ہے، کیریئر بنانے کی خاطر مشکل سے مشکل عُلوم حاصل کرنے کے لئے کئی سال تک رات دن اُٹھائی جانے والی مشقت تو گوارا ہے مگر ضروری دینی علم حاصل کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ وقت نکالنا بہت بھاری پڑتا ہے۔ یہ مختصر سا جائزہ ہمیں یہ باوَر کرانے کے لئے کافی ہے کہ دینِ اسلام پر عمل کو مشکل بنانے میں انسان کے زاویۂ نگاہ اور ترجیحات کا دخل ہے۔

جو زندگی کے ہر مرحلے میں اِسلام کو ترجیح دیتے ہیں اُنھیں دینِ اسلام پر عمل مشکل نہیں لگتا، اُن کا حُسنِ عمل دنیا پر گہرے نقوش چھوڑتا ہے اور اُنہیں رول ماڈل کے طور پر یاد رکھا جاتا ہے۔

---

(1) بخاری، 1 / 36، حدیث: 39 (2) پ 17، الحج: 78 (3) عمدۃ القاری، 1 / 348 ملخصاً (4) پ 3، البقرۃ: 286 (5) اگر گناہ کے کام کا بالکل پکا ارادہ کر لیا جس کو عزم کہتے ہیں تو یہ بھی ایک گناہ ہے اگرچہ جس گناہ کا عزم کیا تھا اسے نہ کیا ہو۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص 305) (6) مصنف لابن ابی شیبۃ، 6 / 234، حدیث: 1۔

بزرگانِ دین اور شب بیداری (قسط:02)

مولانا محمد عدنان چشتی عطّاری مَدَنی*

خوش نصیب ہیں وہ ایمان والے کہ جو راتوں کو جاگ کر اپنے مالک و مولا کی عبادت کرتے اور آنسو بہاتے ہیں۔ اللہ پاک نے قراٰنِ پاک میں ان کی تعریف بیان فرمائی ہے۔ احادیثِ پاک میں شب بیداری پر اجر و ثواب کی نوید سنائی گئی ہے جیسا کہ اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: قیامت کے دن تمام لوگ ایک ہی جگہ اکٹھے ہوں گے پھر ایک آواز سنائی دے گی: کہاں ہیں وہ لوگ جن کے پہلو بستروں سے جدا رہتے تھے؟ پھر وہ لوگ کھڑے ہوں گے، اُن کی تعداد بہت کم ہوگی، وہ بغیر حساب جنّت میں داخل ہو جائیں گے، پھر تمام لوگوں سے حساب شروع ہوگا۔[1]

ہمارے پیارے نبی اور شب بیداری: ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی شب بیداری سے کون واقف نہیں، آپ راتوں کو اس قدر عبادت کیا کرتے تھے کہ مبارک پاؤں پر سوجن آجایا کرتی تھی۔ ایسا بھی ہوتا کہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم ایک ہی رات میں دو رکعات یوں ادا فرماتے کہ ان میں سورۃُ البقرہ، سورۃ اٰلِ عمران اور سورۃُ النّساء تک تلاوت فرمالیتے۔[2]

مخصوص راتوں میں شب بیداری: یوں تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم سارا سال ہی راتوں کو عبادت فرمایا کرتے تھے لیکن شعبانُ المعظّم ہو یا رمضانُ المبارک آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی شب بیداری کا کیا کہنا! ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم شبِ براءت میں مختلف مقامات پر مختلف انداز میں عبادت فرمایا کرتے تھے جیسا کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: ایک شبِ براءت میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم سجدے کی حالت میں مسجد میں عبادت فرما رہے تھے۔[3] شبِ براءت کا ایک اور عمل ملاحظہ فرمایئے: اُمُّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کو اپنے حجرے میں پڑے ہوئے کپڑے کی طرح (یعنی بغیر کسی حرکت کے) سجدے کی حالت میں دیکھا آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم اللہ پاک سے مناجات کر رہے ہیں۔[4]

مختلف احادیثِ مُبارکہ کی روشنی میں یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم ہر سال شبِ براءت کبھی گھر میں اور کبھی مسجد میں عبادت اور ذکر و دُعا میں مشغول رہتے تھے۔ بسا اوقات اس عبادت میں ساری رات گزر جاتی اور مبارک قدموں پر سوجن آجاتی۔[5] کبھی شبِ براءت میں ایسا ہوتا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم قبرستان جا کر مسلمان مَردوں، عورتوں اور شہیدوں کے لئے دعائے مغفرت فرماتے۔[6]

رمضانُ المبارک کی مخصوص راتیں: جب رمضان شریف کا آخری عشرہ آتا تو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم شب بیداری فرماتے، اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے، عبادت میں خوب کوشش کرتے۔[7]

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم رمضانُ المبارک کے آخری عشرے میں اپنے گھر والوں میں سے ہر اس فرد کو جگاتے جو قیام کی طاقت رکھتا تھا۔[8]

عیدین کی راتوں میں شب بیداری: عید کا دن جہاں خوشی کے اظہار اور میل جول کا دن ہے وہیں ان کی راتیں بھی بڑی عظمت

* رکنِ مجلس المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

والی ہیں، انہیں عبادت میں بسر کرنے کا خود ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا ہے جیسا کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے عِیْدَین کی رات (یعنی شبِ عیدُ الفطر اور شبِ عیدُ الاَضحیٰ) ثواب کے لئے قیام کیا، اُس کا دِل اُس دن نہیں مَرے گا، جس دن (لوگوں کے) دِل مَر جائیں گے۔[9]

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص پانچ راتوں میں عبادت کرے اس کے لئے جنّت واجب ہو جاتی ہے۔ وہ راتیں یہ ہیں: آٹھ ذوالحجہ، نو ذوالحجہ، دس ذوالحجہ، عیدُ الفطر اور پندرہ شعبان کی رات (یعنی شبِ برات)۔[10]

حضرت علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور مخصوص راتوں میں عبادت: امیر المؤمنین حضرت علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجہَہُ الکریم فرماتے ہیں: یُعْجِبُنِی أَنْ یُفَرِّغَ الرَّجُلُ نَفْسَہٗ فِی أَرْبَعِ لَیَالٍ یعنی مجھے یہ بات پسند ہے کہ بندہ ان چار راتوں میں خود کو (عبادت کے لئے) فارغ کر لے 1 عیدالفطر کی رات 2 عیدالاضحیٰ کی رات 3 شعبان کی پندرہویں رات 4 رجب کی پہلی رات۔[11]

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ اور مخصوص راتوں میں عبادت: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ بڑی راتوں میں عبادت کی ایسی لگن رکھتے تھے کہ اپنے عامل کو ان راتوں میں عبادت کے لئے باقاعدہ خط کے ذریعے پیغام بھیج کر عبادت کرنے کا حکم صادر فرمایا جیسا کہ

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے بصرہ میں اپنے گورنر عدی بن اَرطاۃ رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا: سال کی چار راتوں (میں عبادت) تم پر لازم ہے۔ یقیناً اللہ پاک ان راتوں میں خوب رحمت عطا فرماتا ہے۔ 1 رجب کی پہلی رات 2 نصف شعبان کی رات 3 عیدالفطر کی رات 4 عیدالاضحیٰ کی رات۔[12]

طویل عبادت کے مختلف انداز: اللہ پاک کے کتنے ہی پیارے ایسے ہیں کہ جو اپنے خالق و مالک کو راضی کرنے کے لئے مختلف انداز میں اس کی عبادت بجالاتے ہیں کچھ چالیس سال تک عشاء کے وُضو سے فجر کی نماز پڑھتے تو کچھ تلاوتِ قراٰن کے ایسے شوقین کہ مسلسل چالیس سال تک ہر تین دن میں پورا قراٰن تلاوت کرتے کچھ روزانہ ایک قراٰن پاک کی تلاوت فرماتے۔

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ ایک رات میں ایک رکعت میں پورا قراٰنِ پاک پڑھ لیا کرتے تھے۔[13] آپ رضی اللہ عنہ ساری رات عبادت فرماتے اور ایک رکعت میں پورا قراٰنِ پاک پڑھ لیا کرتے تھے۔[14]

جلیلُ القدر امام حضرت ابو بکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ 60 سال تک روزانہ دن اور رات میں ایک قراٰنِ پاک ختم فرمایا کرتے تھے۔[15]

حضرت یحییٰ بن اکثم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں سفر و حضر میں حضرت وکیع بن جراح رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ رہا ہوں، آپ ہمیشہ روزہ رکھتے اور روزانہ رات کو ایک قراٰنِ پاک ختم فرمایا کرتے تھے۔[16]

صحاح سِتّہ کے راوی جلیلُ القدر امام احمد بن منیع رحمۃ اللہ علیہ کا چالیس سال تک یہ معمول تھا کہ آپ ہر تین دن میں ایک قراٰنِ پاک ختم فرمایا کرتے تھے۔[17]

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عطا بن سائب رحمۃ اللہ علیہ بہترین عبادت گزاروں سے تھے، آپ روزانہ رات کو ایک قراٰن ختم فرمایا کرتے تھے۔[18]

نفلی عبادات کی کثرت بدعت نہیں بلکہ اسلافِ کرام اور بزرگانِ دین کا طریقہ کار ہے، اس پر مزید تفصیل اگلے ماہ کے شمارے میں پیش کی جائے گی۔ اِن شآءَ اللہ

اللہ کریم ہمیں بھی فرائض کے ساتھ ساتھ شب بیداری کی نعمت سے سرفراز فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) الترغیب والترہیب، 1/ 240، حدیث: 9 (2) نسائی، ص289، حدیث: 1661 (3) فضائل الاوقات، ص32، حدیث: 36 (4) ذکر احادیث رویت عن النبی فی ذکر لیلۃ النصف من شعبان و فضلہ، ص 134 ماخوذاً (5) الدعوات الکبیر، 2/ 145، حدیث: 530 ماخوذاً (6) شعب الایمان، 3/ 384، حدیث: 3837 ماخوذاً (7) مسلم، ص598، حدیث: 1174 (8) مختصر قیام اللیل للمروزی، ص247 (9) ابنِ ماجہ، 2/ 365، حدیث: 1782 (10) الترغیب والترھیب، 2/ 62، حدیث: 2 (11) التبصرۃ لابن الجوزی، 2/ 20 (12) الترغیب والترھیب للاصبھانی، 2/ 393، حدیث: 1851 (13) مصنف ابن ابی شیبہ، 5/ 514، حدیث: 8680 (14) السنن الکبری للبیہقی، 2/ 396، حدیث: 4230 (15) صفۃ الصفوۃ، 3/ 109 (16) صفۃ الصفوۃ، 3/ 112 (17) سیر اعلام النبلاء، 11/ 484 (18) تہذیب الکمال، 20/ 90۔

شیخ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 12 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 جس پر حج فرض ہو گیا ہو وہ زکوٰۃ دے یا حج کرے؟

سُوال: جس پر حج فرض ہو گیا ہو وہ زکوٰۃ دے یا حج کرے؟

جواب: اگر زکوٰۃ کی حَد تک اس کے پاس مال ہے اور زکوٰۃ کی تاریخ آگئی تو زکوٰۃ فرض ہو گئی تو ظاہر ہے اب اُسے اپنے مال کا چالیسواں حصّہ زکوٰۃ میں دینا ہو گا اور حج فرض ہو تو حج بھی کرنا ہو گا۔ (مدنی مذاکرہ، 10ذوالقعدۃ الحرام 1440ھ)

2 فوت شدہ والدین کے نام کی قربانی کرنے کا حکم

سُوال: اگر والدین کا اِنتقال ہو چکا ہو اور انہوں نے زندگی میں کبھی بھی قربانی نہ کی ہو تو کیا اَولاد ان کے نام کی قربانی کر سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! اِیصالِ ثواب کے لئے قربانی ہو سکتی ہے اس میں کوئی حرج نہیں نیز والدین کی طرف سے قربانی کرنی چاہئے یہ اچھی بات ہے۔ والدین زندگی میں قربانی کرتے تھے یا نہیں یا 100، 100 بکرے زندگی میں ذَبح کرتے تھے تب بھی اِیصالِ ثواب کے لئے قربانی کرنے میں حرج نہیں۔ نیز زندہ کے ایصالِ ثواب کے لئے بھی قربانی ہو سکتی ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 10ذوالقعدۃ الحرام 1440ھ)

3 کاش ہر گھر میں عالِمِ دین ہو!

سُوال: آپ اپنی خواہش کا اِظہار کرتے ہیں کہ کاش! ہر گھر میں عالِمِ دین ہو، اگر کسی کی بیٹیاں ہی ہوں تو وہ آپ کی خواہش کو کیسے پورا کرے؟

جواب: اگر کسی کو اللہ پاک نے بیٹیوں ہی سے نوازا ہے تو انہیں عالمہ بنادے تب بھی میری خواہش پوری ہو جائے گی۔ ایک ہی بچّے کو حافظِ قراٰن اور عالمِ دِین بنانے کے بجائے بہتر یہ ہے کہ تمام بچوں کو ہی حافظِ قراٰن اور عالمِ دِین بنانے کی کوشش کی جائے۔ والدین کی اپنی عمر تو بیت گئی اب خود حافظِ قراٰن یا عالمِ دِین نہیں بن سکتے تو اپنی اولاد ہی کو حافظ یا عالم بنا کر اَجر و ثواب کما لیں۔ اگر اولاد کو حافظ یا عالم نہ بھی بنا سکیں تب بھی شریعت و سُنّت کے مُطابق ان کی تَربیت تو کرنی ہی ہو گی ورنہ اس مُعاملے میں کوتاہی قیامت کے دِن پھنسوا کر رُسوائی کا سبب بن سکتی ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 28ذوالقعدۃ الحرام 1439)

4 کیا قربانی کے جانور کو نہلایا جاسکتا ہے؟

سُوال: کیا قربانی کے جانور کو نہلایا جاسکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! قربانی کے جانور کو نہلایا جاسکتا ہے جبکہ ضَرورت ہو۔ (مدنی مذاکرہ، 10ذوالقعدۃ الحرام 1440ھ)

5 کیا قربانی کی بھی قضا ہوتی ہے؟

سُوال: ایک سال کی قربانی رہ جائے تو کیا یہ قربانی دوسرے سال کر سکتے ہیں؟ جیسے اس مرتبہ میرے پاس پیسے نہیں ہیں تو قربانی میرے لئے معاف ہے یا کرنا ہو گی؟

جواب: قربانی کے دِن گزر گئے اور قربانی نہیں کی نہ جانور اور

اس کی قیمت صَدَقہ کی یہاں تک کہ دوسری بقرہ عید آگئی اور اب یہ چاہتا ہے کہ گزشتہ سال کی قربانی کی قضا اس سال کرلے تو یہ نہیں ہوسکتا بلکہ اب بھی وہی حکم ہے کہ ایک سالہ بکرا یا بکری یا اس کی قیمت صَدَقہ کرے۔

(فتاویٰ ہندیۃ، 5/296، 297 - مدنی مذاکرہ، 10ذوالقعدۃ الحرام 1440ھ)

6 بیٹے کا ماں باپ سے پہلے مدینے شریف جانا کیسا؟

سُوال: کیا بیٹا ماں باپ سے پہلے مدینے شریف جاسکتا ہے؟

جواب: بیٹا ماں باپ سے پہلے مدینے شریف جاسکتا ہے اس میں حرج نہیں ہے بلکہ اگر حج فرض ہوگیا اور ماں باپ اِجازت نہ بھی دیں تب بھی جانا ہوگا۔ (مدنی مذاکرہ، 10ذوالقعدۃ الحرام 1440ھ)

7 حَجَرِ اَسود کا رنگ کالا کیوں؟

سُوال: حجرِ اَسود جب جنّت سے آیا تو اس کا رنگ سفید تھا، اب اس کا رنگ کالا کیوں ہوگیا ہے؟

جواب: یہ حجرِ اسود یعنی کالا پتھر پہلے حَجَرِ اَبیض یعنی سفید پتھر تھا، لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے اس کا رنگ کالا ہوگیا، (ترمذی، 2/248، حدیث: 878) اس لئے اب اسے حجرِ اَسود کہا جاتا ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 23 جُمادَی الْاُولیٰ 1441ھ)

8 جھوٹ بول کر عُمرے کے لئے جانا کیسا؟

سُوال: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں عُمرے کی سعادت حاصِل کرنے جارہا ہوں لیکن قانون کے مُطابق 40 سال سے کم عُمر کے مَرد کو عُمرے کے لئے اکیلے سفر کرنے کی اِجازت نہیں ہے، اکیلے ہونے کی وجہ سے صِرف کاغذات میں مجھے کسی نامحرم عورت کا محرم بنایا جارہا ہے حالانکہ اس عورت کا حقیقی محرم بھی اس کے ساتھ موجود ہے، اِس بارے میں میرے لئے کیا حکم ہوگا؟

جواب: جھوٹ چاہے زبان سے بولیں، لکھ کر بولیں یا اِشارے سے بولیں جھوٹ جھوٹ ہی ہے اور گناہ گناہ ہی ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 30 جمادی الاولیٰ 1441ھ بتغیر)

9 عمامہ شریف کے کتنے شملے ہونے چاہئیں؟

سُوال: عمامہ شریف کے کتنے شملے ہونا چاہئیں؟

جواب: پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے زیادہ تر عمامہ شریف کا ایک شملہ رکھا ہے، (ترمذی، 3/286، حدیث: 1742) لیکن ایک مرتبہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کسی صحابی کے سر پر اپنے مبارک ہاتھوں سے عمامہ شریف سجایا تو اس کے دو شملے چھوڑے۔ (ابو داؤد، 4/77، حدیث: 4079) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں کبھی کبھی سنّت کی نیت سے عمامہ شریف کے دو شملے بھی رکھتا ہوں۔ (فتاویٰ رضویہ، 22/200 - مدنی مذاکرہ، 16 جُمادَی الْاُولیٰ 1441ھ)

10 طواف کے دَوران سیلفی لینا کیسا؟

سُوال: دَورانِ طواف بہت سے لوگ سیلفی یا مووی بنا رہے ہوتے ہیں تاکہ زندگی کا یادگار لمحہ محفوظ رہے، ان کا ایسا کرنا کیسا؟

جواب: یادگار لمحے کو محفوظ رکھنے کے لئے سیلفی لینے کی ممانعت تو نہیں لیکن جو یکسوئی اور خشوع و خضوع کے مَواقع ہیں مثلاً دَورانِ طواف اور مُواجہہ شریف کی حاضِری وغیرہ تو وہاں سیلفی یا ویڈیو بنانے سے اِجتناب کرنا (یعنی بچنا) چاہئے بلکہ موبائل فون کی گھنٹی بھی بند کردینی چاہئے کیونکہ یہ خشوع و خضوع کے مانع (یعنی رکاوٹ) ہے۔

(مدنی مذاکرہ 28 ذوالقعدۃ الحرام 1439)

11 کیا مُسافِر پر قربانی واجِب ہے؟

سُوال: کیا مُسافر پر قربانی واجِب ہے؟

جواب: جو شرعاً مُسافر ہے اس پر قربانی واجِب نہیں۔

(مدنی مذاکرہ 28 ذوالقعدۃ الحرام 1439)

12 کیا میاں بیوی جنّت میں یکجا ہوں گے؟

سُوال: کیا میاں بیوی دونوں جنّت میں ایک ساتھ رہیں گے؟

جواب: اگر میاں بیوی کا خاتمہ اِیمان پر ہوا تو یہ دونوں جنّت میں ساتھ رہیں گے۔ (التذکرۃ باحوال الموتی وامور الآخرۃ، ص 462) اگر ان میں سے کسی کا مَعَاذَ اللہ اِیمان سَلامت نہ رہا تو دوزخ اس کا ٹھکانا ہوگا اور جو جنّت میں جائے گا اس کا کسی دوسرے جنتی سے نکاح ہوجائے گا۔ جنّت میں جانے والے کو اپنے دوسرے فریق کے بچھڑنے کا کوئی صَدمہ بھی نہیں ہوگا کیونکہ جنّت رنج و غم کا مقام نہیں۔

(مدنی مذاکرہ 21 ذوالحجۃ الحرام 1439)

دَارُالْاِفْتَاء اَہلِسُنّت

دارالافتاءاہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزار ہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 اگر جانور کے سینگ نکال دیئے گئے ہوں تو!

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک جانور خریدنے کا ارادہ ہے، مگر اس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہے۔ اس کے مالک سے پوچھا، تو اس نے بتایا کہ ایک سینگ ٹوٹ گیا تھا، دوسرے کو بھی ہم نے شروع سے ہی نکال دیا تھا، تو کیا ایسے جانور کی قربانی ہو سکتی ہے، جبکہ جانور کے سر پر کچھ بھی محسوس نہیں ہوتا اور نہ ہی سر پر اب کسی طرح کا کوئی زخم ہے۔ راہنمائی فرمائیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اس جانور کی قربانی جائز ہے، سینگ کا ٹوٹنا اس وقت عیب شمار ہوتا ہے، جبکہ جڑ سمیت ٹوٹ جائے اور زخم بھی ٹھیک نہ ہوا ہو، لہٰذا اگر کسی جانور کا سینگ جڑ سمیت ٹوٹ جائے اور زخم بھر جائے، تو اب اس کی قربانی ہو سکتی ہے، کیونکہ جس عیب کی وجہ سے قربانی نہیں ہو رہی تھی، وہ عیب اب ختم ہو چکا ہے، لہٰذا اس کی قربانی ہو جائے گی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیب	مُصَدِّق
ابو حذیفہ محمد شفیق عطّاری مدنی	مفتی محمد قاسم عطّاری

2 کیا احرام باندھے بغیر میقات سے گزر سکتے ہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ہماری کچھ دنوں بعد حج کے لئے روانگی ہے، ہم پہلے مدینہ پاک جائیں گے، پھر وہاں سے حج کے قریب مکہ شریف آئیں گے، تو اس کے لئے حج منسٹری والوں کی طرف سے یہ میسج آیا ہے کہ ”آپ کی حج پرواز جدہ جائے گی، پھر وہاں سے بس کے ذریعے مدینہ منورہ جائیں گے، مدینہ میں قیام کے بعد آپ سنتِ نبوی کی روشنی میں احرام باندھ کر مکہ مکرمہ کے لئے بذریعہ بس روانہ ہوں گے، لہٰذا جدہ کے سفر کے لئے آپ احرام نہ باندھیں“، معلوم یہ کرنا ہے کہ جدہ تو میقات کے اندر ہے، تو کیا ہم میقات سے احرام کے بغیر گزر سکتے ہیں؟

سائل: محمد عدنان عطّاری (کہوٹہ، راولپنڈی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں آپ میقات سے بغیر احرام باندھے گزر سکتے ہیں، کیونکہ اگر کوئی شخص مکہ (حدودِ حرم میں) جانے کے ارادے سے میقات سے گزرے، تو اس پر حج یا عمرے کا احرام باندھنا واجب ہوتا ہے، ایسے شخص کا میقات سے بغیر احرام کے گزرنا، دَم واجب ہونے کا سبب ہے، لیکن اگر میقات سے گزرتے ہوئے مکہ جانے کا ارادہ نہ ہو، بلکہ حدودِ حرم سے باہر ہی کسی جگہ مثلاً جدہ جانا ہو، تو اُس پر میقات سے گزرتے ہوئے احرام باندھنا ضروری نہیں اور آپ کا میقات سے گزرنا مکہ جانے کے لئے نہیں، بلکہ حدودِ حرم سے باہر

جدہ، پھر وہاں سے مدینہ شریف جانا ہے، لہٰذا میقات سے حج یا عمرے کا احرام باندھے بغیر گزر سکتے ہیں۔

اس کی نظیر یہ ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان مختلف اغراض کے لئے مدینہ شریف سے مقامِ بدر تشریف لاتے، جو میقات کے اندر ہے، لیکن میقات سے احرام نہیں باندھتے تھے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطّاری

3 اگر مالدار شخص 12 ذوالحجہ کو سفر پر ہو تو قربانی کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک مالدار مقیم پر قربانی واجب تھی پھر بارہ ذوالحجہ کی صبح بانوے کلومیٹر سے زائد سفر شرعی پر نکل گیا، کیا اب اس پر قربانی واجب رہی یا نہیں؟ نیز اگر اس نے قربانی کی نیت سے بکرا خرید لیا تھا، تو اب مسافر ہونے پر اسے فروخت کر سکتا ہے یا نہیں؟ سائل: محمد حامد سلطانی (فیصل آباد)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سوال میں ذکر کردہ صورت کے مطابق اُس شخص پر قربانی واجب نہ رہی، کیونکہ قربانی کے وجوب کی شرائط میں سے ایک شرط مقیم ہونا بھی ہے، لہٰذا اگر وہ بارہ ذوالحجہ کی صبح مسافر ہو گیا اور قربانی کے آخری وقت یعنی غروبِ آفتاب تک مسافر شرعی ہی رہا، تو اب اس پر قربانی واجب نہ ہوگی اور اگر اس شخص نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا تھا، تو اسے فروخت کر سکتا ہے، صدقہ کرنا واجب نہیں، کیونکہ مسافر شرعی بننے کی صورت میں اس پر قربانی واجب نہ رہی تھی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیْب
مفتی محمد قاسم عطّاری	عبد الرب شاکر عطّاری مدنی

4 غنی شخص کا قربانی کے لئے خریدا ہوا جانور مر گیا تو!

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک مالدار، غنی شخص نے قربانی کا جانور خریدا اور وہ قربانی سے پہلے مر گیا، تو کیا نیا جانور اتنی ہی قیمت کا لینا ضروری ہے یا پھر کم قیمت کا بھی لے سکتا ہے؟ راہنمائی فرمائیں۔ سائل: فیصل عطّاری (صدر کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اس غنی شخص کو اختیار ہے کہ جو بھی قربانی کے قابل جانور ہو، اسے قربان کر سکتا ہے۔ پہلے جانور کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ یا کم قیمت والا لینا، سب کی اجازت ہے، کیونکہ جانور مر جانے کی صورت میں دوسرے کم قیمت والے جانور کی قربانی کرنے سے پہلے جانور سے کسی قسم کے منافع حاصل نہیں کیے جا رہے اور جب کسی قسم کے منافع حاصل نہیں کئے جا رہے، تو اب کم قیمت والے جانور کی قربانی میں بھی کوئی حرج نہیں، ہاں قربانی کے لئے خریدنے کے بعد غنی شخص اگر جانور بدلنا چاہے تو حکم یہی ہے کہ اس جانور سے اعلیٰ جانور سے بدلنے کی اجازت ہے، پہلے جانور کی مثل یا اس سے کم قیمت والے سے بدلنے کی اجازت نہیں، مگر مر جانے کی صورت میں یہ حکم نہیں ہے، بلکہ فقہائے کرام مطلقاً فرماتے ہیں کہ دوسرا کوئی جانور قربان کرے اور اپنا واجب ادا کرے، البتہ بہتر یہ ہے کہ اچھا، فربہ جانور ذبح کیا جائے۔

یاد رہے کہ یہ مسئلہ غنی کے پہلے جانور کے مر جانے کی صورت میں ہے، البتہ چوری یا گم ہونے اور ایام قربانی تک اسے دوبارہ مل جانے کی صورت میں مسئلہ جدا ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیْب
مفتی محمد قاسم عطّاری	ابو حذیفہ محمد شفیق عطّاری مدنی

ہماری عادتوں کے فوائد و نقصانات

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

ایک نوجوان نے باہر ملک جاکر جاب کرنے کا سوچا، ایک جگہ باہر ملک کی ویکینسی آئی، تو وہاں گیا، دیکھا کہ کئی لوگ انٹرویو دے کر آرہے ہیں، لیکن ہر ایک کے چہرے سے مایوسی جھلک رہی تھی کہ انٹرویو اچھا نہیں ہوا اس نوجوان نے سوچا کہ مجھے بھی کہاں سے جاب ملے گی، بہر حال اس نے دل چھوٹا نہ کیا، جب اس کی انٹرویو کی باری آئی تو یہ چل پڑا جہاں انٹرویو لینے والے بیٹھے تھے وہاں پہنچتے پہنچتے راستے میں جو بھی فضول لائٹس روشن تھیں، انہیں بند کر دیتا، کرسی بیچ راستے میں نظر آئی تو اسے اٹھا کر سائیڈ میں کر دیا کیونکہ یہ اس کی عادت تھی، گھر میں اس طرح کے کام کرتا تھا، جب انٹرویو لینے والوں کے پاس پہنچا تو انہوں نے نام وغیرہ پوچھا، اس نے بتا دیا، انٹرویو لینے والوں نے اسے کہا: جاؤ! تمہاری جاب لگ گئی۔ اس نے پوچھا: انٹرویو تو نہیں ہوا جاب کیسے ہو گئی؟ انہوں نے کیمرے کی طرف اشارہ کرکے کہا: اسے دیکھ رہے ہو تم نے آتے آتے جو کام کئے یہ سب ہم نے دیکھ لئے، یہی تمہارا انٹرویو تھا، ہمیں وہی بندہ چاہئے تھا جسے ان تمام چیزوں کا احساس ہو، پہلے جتنے بھی افراد آئے ان کو جلتی ہوئی لائٹیں نظر نہ آئیں اور نہ ہی کچھ اور نظر آیا، یہ ہمارے لئے کیا کام کریں گے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس نوجوان کو اس کی عادت اور گھر کی تربیت نے جاب دلائی، بعض عادتیں اچھی ہوتی ہیں اور بعض بری، سبھی کو چاہئے کہ اچھی عادتیں اپنائیں اور بری عادتوں سے دور رہیں۔ جس آدمی میں بری عادتیں ہوتی ہیں وہ اس تک محدود نہیں ہوتیں بلکہ دوسروں کے لئے بھی باعثِ تکلیف ہوتی ہیں۔ آیئے ذیل میں کچھ اچھی اور بُری عادات کے متعلق پڑھتے ہیں: **زبان کی عادت اور بدن کے اعضاء:** بدن کے اعضاء زبان سے کہتے ہیں: تو ٹھیک رہے گی تو ہم ٹھیک رہیں گے، تو بگڑ جائے گی تو ہم بگڑ جائیں گے، یوں ہمیں نقصان پہنچے گا۔ جیسے گالی زبان دیتی ہے لیکن کوئی اسے پکڑ کر مارتا نہیں کہ تو نے گالی دی، بلکہ زبان کی جگہ بدن کا دوسرا حصہ مار کھاتا ہے۔ ایسے وقت میں زبان تو چھپ جاتی ہے مگر بدن اس کی سزا بھگت لیتا ہے۔ **دھکے کھلانے اور ٹرخانے کی عادتیں:** بعض لوگ بلاوجہ دوسروں کو دھکا کھلاتے اور پریشان کرتے ہیں: مثلاً (1) سیل مین سے چیزیں منگاتے ہیں جب وہ سامان لے کر آتا ہے تو سامان وصول کر لیتے ہیں مگر رقم دینے میں ٹال مٹول کرتے اور اسے دھکا کھلاتے ہیں (2) بعض لوگ مزدوروں کو دھکے کھلاتے ہیں اور کام مکمل کرنے کے بعد بھی ان کے پیسے نہیں دیتے (3) بعض لوگ کسی جگہ مسجد وغیرہ میں رقم خرچ کرنے کا اعلان کرتے ہیں، جب رقم کی وصولی کے لئے کوئی ان کے پاس جاتا ہے تو بغیر کسی وجہ کے دھکے کھلاتے اور ٹرخاتے ہیں کہ ابھی میں مصروف ہوں، دو تین گھنٹے بعد آجانا، اکثر اوقات پیسے پاس ہوتے ہیں لیکن دیتے نہیں۔ حق دار کو اس کا حق نہ دینا بہت بُری بات ہے اس کا حق فوراً دینا چاہئے اسی طرح چندہ مانگنے والے کا تو شکریہ ادا کرنا چاہئے کیونکہ وہ آپ کا محسن ہے، آپ کے پیسوں کو نیک کاموں میں خرچ کر رہا ہے۔ **تاخیری مزاج:** بعض افراد کی تاخیر سے کام کرنے کی عادت

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

ہوتی ہے، ہر کام لیٹ کرتے ہیں، مثلاً بل بھرنا ہے تو لاسٹ ڈیٹ پر، کالج یا یونیورسٹی وغیرہ کی فیس بھرنی ہے تو لاسٹ ڈیٹ پر، کوئی ٹیکس ادا کرنا ہے تو لاسٹ ڈیٹ پر، اکثر چیزیں لاسٹ ڈیٹ پر نظر آتی ہیں حتّٰی کہ بعض تو تاخیر کے اس قدر عادی ہوتے ہیں کہ نمازیں بھی قضا کرکے پڑھتے ہیں۔ کہیں جانا ہے، کچھ کرنا ہے، سونا ہے، اٹھنا ہے جو کام کرنا ہے تو تاخیر سے ہی کرنا ہے۔ یہ بھی بہت ہی بری عادت ہے مہربانی کرکے اسے ختم کریں۔ **شخصیت سے ملنے والا تاثر:** ہم ایک مشہور شخصیت سے ملاقات کرنے گئے، ملاقات اور بات چیت کرکے تقریباً 45 منٹ میں فارغ ہوئے، اجازت ملنے پر ہم باہر آگئے، جس نے ہماری ملاقات کروائی تھی باہر نکل کر اس نے ہمارا شکریہ ادا کرکے کہا: آپ نے تو کمال کردیا۔ یہ ہمارے کام سے فارغ ہو کر جلدی چلے جانے کی وجہ سے متاثر ہوئے تھے۔ آپ بھی جب کسی کے پاس جائیں تو کام ہونے پر فوراً اٹھ جایا کریں، اپنا اور اس کا ٹائم بچائیں، وقت کی قدر کریں جسے اپنے وقت کی قدر نہیں ہوتی وہ دوسروں کے وقت کی بھی قدر نہیں کرتا۔ **مختلف عادات:** بعضوں کو بھولنے کی عادت ہوتی ہے، پین رکھ کے بھول جانا یا چشمہ رکھ کے بھول جانا۔ بعضوں کی عادت ہوتی ہے چابی جہاں چاہے رکھ دیتے ہیں، پھر خود بھی پریشان ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی پریشان کرتے ہیں۔ اسی طرح بعضوں کی عادت ہوتی ہے کسی کی نہیں مانتے، اپنی بات منواتے ہیں، یہ خود پسندی کا مزاج ہے کہ میں درست ہوں باقی سب غلط ہیں، دعوتِ اسلامی نے ہمیں یہ تربیت دی ہے کہ آپ جب بھی مشورہ دیں تو ناقص کہہ کر مشورہ دیں، کہ میری ناقص رائے ہے یا ناقص مشورہ ہے۔ مشورہ کے لئے سامنے والے کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ مانے یا نہ مانے۔ اس میں کسرِ شان نہیں سمجھنا چاہئے کہ میری بات مانی نہیں گئی۔ **کسی اور کی گاڑی لینے والوں کی عادت:** بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کسی کی موٹر سائیکل یا گاڑی لیتے ہیں، اگر اس میں پیٹرول ہے تو اپنا کام کرکے گاڑی کھڑی کردیتے ہیں اس میں پیٹرول ڈلواتے نہیں، ایسا کرنا اچھی عادت نہیں، اگر ٹینکی بھری ہوئی تھی تب بھی کچھ نہ کچھ فیول بھروا دیں، ایک تو اس کا دل خوش ہوگا اور اگر آئندہ بھی آپ کو ضرورت پڑے گی تو مل جائے گی۔ **اپنی گاڑی کے بارے میں بری عادتیں:** بعض ایسے ہوتے ہیں جنہوں نے اپنی گاڑیوں کو آفس بنایا ہوتا ہے، گاڑی کے کسی کونے میں پیپر پڑا ہے، کسی کونے میں ٹفن پڑا ہے یا چپس پڑے ہیں، ایسا نہیں کرنا چاہئے یہ اچھی عادت نہیں۔ **اپنی صفائی نہ کرنے کی عادت:** بعضوں کا ذہن ہوتا ہے کون صاف ستھرا رہے، روز روز نہائے، بعض لوگ موچھیں نہیں تراشتے، داڑھی کے بال سیٹ نہیں کرتے، سر کے بالوں پر تیل نہیں لگاتے، ناخن نہیں کاٹتے اور بعض ایسے ہوتے ہیں جن کی جرابوں، جوتوں اور کپڑوں سے بدبو آتی ہے۔ صفائی کا اچھے انداز میں اہتمام کریں، اپنے جسم، کپڑے اور گھر سے متعلق تمام ہی چیزیں پاک و صاف رکھنے کی کوشش کریں۔ **صفائی اور اسلام:** صفائی ستھرائی دینِ اسلام کا خوبصورت ٹاپک ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج کل جو وبا پوری دنیا میں کرونا کے نام سے مشہور ہے، اس نے لاکھوں کو صفائی ستھرائی کی اہمیت سمجھا دی ہے، اس میں زیادہ زور ہی صفائی پر ہے جبکہ صفائی ستھرائی کا بیان 14 سو سال پہلے تو ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرما چکے ہیں۔ **بچّوں کی صفائی کے حوالے سے تربیت:** والدہ اگر بچے کو بچپن سے ہی صاف ستھرا رکھے، اسے تیل لگائے، اس کے بال بنائے، اور موقع کی مناسبت سے اولاد کی یوں تربیت کرے کہ بیٹا! یہ کام کرنا چاہئے اور یہ نہیں کرنا چاہئے، بیٹا! اسے صاف کرو، بیٹا! دستر خوان کو صاف کرو، بیٹا! زمین کو صاف کرو، بیٹا! آپ کی انگلیاں صاف ہونی چاہئیں۔ جب یہ سب کچھ ہوگا تو بچے کا یہ مزاج بنے گا، اگر اسے بچپن سے نہ سکھایا گیا تو وہ کہاں سے صاف رہنے کا مزاج بنے گا؟ **ایک اچھی عادت:** بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ اگر کوئی ان کے پاس کھانا وغیرہ بھیج دے تو یہ برتن خالی نہیں بھیجتے اس میں کچھ نہ کچھ ڈال کر ہی بھیجتے ہیں، یہ اچھا اخلاق اور اچھی عادت ہے۔ وہ دھو کر بھیجتے تب بھی انکو بُرا نہ لگتا لیکن یہ بھر کر بھیجتے ہیں۔ اسی طرح اگر گھر میں کوئی مہمان آئے تو اپنی طبیعتوں اور عادتوں کو درست کریں، تاکہ مہمان اچھا تاثر لے کر گھر سے جائے۔ میری تمام عاشقانِ رسول سے **فریاد** ہے کہ آپ سب بری عادتوں سے اپنا پیچھا چھڑائیں اور اچھی عادتیں اپنائیں، اچھی اچھی عادتیں ہوں گی تو دنیا میں بھی کامیابی ہوگی اور آخرت میں بھی اِنْ شَآءَ اللہ کام آئیں گی۔

فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں (قسط:03)

مولانا محمد افضل عطّاری مَدَنی*

نماز اللہ کریم کی جانب سے اپنے بندوں کے لئے بہت ہی عظیم تحفہ ہے، قراٰن وحدیث میں اس کا بار بار حکم آیا اور طرح طرح سے اس کی فضیلت و اہمیت بیان ہوئی، ان سب کے ساتھ ساتھ اللہ کی مزید رحمت یہ کہ نمازیوں کے بعض اعمال پر اللہ کے معصوم فرشتے ان کے لئے دعائے مغفرت بھی کرتے ہیں چنانچہ

70ہزار فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں: حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”جب کوئی شخص اپنے گھر سے نماز کے لئے نکلے اور یہ کلمات پڑھے: ”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْكَ وَبِحَقِّ مَمْشَایَ فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِیَاءً وَّلَا سُمْعَةً خَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سَخَطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ اَسْاَلُكَ اَنْ تُنْقِذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ“

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اس حق کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں جو سائلوں کا تجھ پر ہے اور اس حق کے طفیل جو میرے اس چلنے کا ہے کیونکہ میں فخر اور غرور اور لوگوں کو دکھانے اور سنانے کے لئے نہیں چلا بلکہ میں تو تیری ناراضی سے بچنے اور تیری خوشنودی حاصل کرنے نکلا ہوں، میں تیری بارگاہ میں عرض کرتا ہوں کہ مجھے جہنّم کی آگ سے بچا اور میرے گناہ معاف فرما کیونکہ تو ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے۔

تو اللہ کریم 70 ہزار فرشتے مقرر فرماتا ہے جو اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور اللہ کریم اپنے وَجہِ کریم کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص اپنی نماز پوری کرلے۔[1]

زمین وآسمان کا ہر فرشتہ دعائے مغفرت کرے گا: اللہ پاک نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی: اے موسیٰ! محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور ان کی اُمّت شام کے وقت چار رکعت (یعنی نمازِ عصر) ادا کرے گی تو زمین وآسمان کا ہر مقرب فرشتہ اُس اُمّت کے لئے استغفار کرے گا اور جس کے لئے میرے فرشتے استغفار کریں گے میں اسے عذاب نہیں دوں گا۔[2]

70فرشتے دعائے مغفرت کے لئے مقرر: سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: جس نے نمازِ فجر جماعت سے پڑھی پھر اسی جگہ بیٹھا رہا اور سورہ انعام کی پہلی تین آیات تلاوت کیں تو اللہ پاک اس کے ساتھ ستّر فرشتے مقرر فرمادے گا جو قیامت تک اللہ ربُّ العزّت کی تسبیح بیان کریں گے اور اس شخص کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہیں گے۔[3]

نمازی کے لئے فرشتوں کی تین دعائیں: حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”جو بندہ نماز پڑھ کر اس جگہ جب تک بیٹھا رہتا ہے، فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں، اس وقت تک کہ بے وضو ہوجائے یا اٹھ کھڑا ہو۔ ملائکہ کا استغفار اس کے لئے یہ ہے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهٗ یعنی اے اللہ تو اس کو بخش دے، اَللّٰھُمَّ ارْحَمْهُ یعنی اے اللہ تو اس پر رحم کر، اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْهِ یعنی اے اللہ اس کی توبہ قبول کر۔[4]

فرشتوں سے دعائے مغفرت کروانے والے کلمات: حضرت عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص یوں کہے: سُبْحٰنَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَكْبَرُ وَتَبَارَكَ اللہُ تو ایک فرشتہ ان کلمات کو اپنے پروں کے نیچے رکھ لیتا ہے اور انہیں لے کر آسمان کی طرف چڑھ جاتا ہے، وہ فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے بھی گزرتا ہے تو وہ فرشتے ان کلمات کے کہنے والے کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں حتّٰی کہ فرشتہ ان کلمات کو اللہ کے حضور پیش کردیتا ہے۔[5]

(بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

(1) مسند احمد، 17/ 247، حدیث:11156(2) حلیۃ الاولیاء، 6/ 34(3) روح المعانی، 7/ 98(4) مسند ابی داؤد طیالسی، ص317، حدیث:2415(5) مستدرک للحاکم، 3/ 204، حدیث:3642۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ، پاکستان

مشورہ اور اسلام

محمد حامد سراج عطاری مدنی*

عقل اور ذہانت خدا کی دَین ہے۔ یہ اس کی تقسیم ہے کہ کوئی بندہ ذہانت کا مجسّم پیکر نظر آتا ہے، کوئی اوسط یا کم درجہ کا ذہین ہوتا ہے۔ ذہانت کے اسی فرق کے سبب ایک انسان کسی مسئلہ کے مفید یا نقصان دہ پہلو کو پلک جھپکتے ہی سمجھ جاتا ہے جبکہ دوسرا اپنی عقل و فکر کو تھکا کر بھی نتیجہ تک رسائی نہیں پاتا اسی لئے اسلامی تعلیمات ہمیں بتاتی ہیں کہ انسان اپنی عقل و فہم کو ہی کامل نہ سمجھے بلکہ دوسروں سے مشورہ کرلے تاکہ بعد کی خجالت اور خسارہ سے بچا جاسکے۔ کئی مواقع ایسے بھی پیش آتے ہیں کہ کسی کام کو کرنے یا نہ کرنے کے دونوں پہلو بظاہر برابر نظر آتے ہیں، انسان فیصلہ نہیں کرپاتا کہ کام کے کس رخ کو اپنانے میں بھلائی ہے اور کس طرف نقصان اور بُرائی ہے؟ تذبذب کی ایسی صورتِ حال میں اسلام اپنے ماننے والے کو سکھاتا ہے کہ اپنی عقل و دانش پر اعتماد کرکے نقصان سے دوچار ہونے کے بجائے مشورہ کے دامن میں پناہ لی جائے۔ مشورہ خیر و برکت، عروج و ترقی، نزولِ رحمت اور وفورِ برکت کا ذریعہ ہے۔ اللہ کریم مشورہ کی برکت سے خیر کی راہیں کھول دیتا ہے اور اگر مشورہ کے بعد کیا جانے والا کام بار آور نہ بھی ہو اور حسبِ منشاء نتائج نہ بھی دے تب بھی بندہ لعن طعن اور شرمندگی سے بچ جاتا ہے۔

دینِ اسلام کی روشن تعلیمات میں مشورہ کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا گیا ہے۔ اسلام میں مشورہ کی اہمیت کس قدر ہے اس کا اندازہ یہاں سے لگائیں کہ اللہ پاک نے خود اپنے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مشورہ کرنے کا حکم دیا، حالانکہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بڑا دانا اور عقل مند کون ہوسکتا ہے؟ جہاں بھر کی عقل و دانش آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عقل و دانش کے لاکھویں حصے تک بھی نہیں، مشہور تابعی حضرت وہب بن منبہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے مُتقدِّمین کی 71 کتابیں پڑھی ہیں، ان تمام کتابوں میں یہی پایا کہ اللہ پاک نے دنیا کے آغاز سے لے کر دنیا کے انجام تک تمام لوگوں کو جس قدر عقلیں عطا فرمائی ہیں ان سب کی عقلیں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عقلِ مبارک کے مقابلے میں یوں ہیں جیسے دنیا بھر کے ریگستانوں کے مقابلے میں ایک ذرہ ہو۔ آپ کی رائے ان سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔[1] ایسی کمال عقل کے باوجود اللہ پاک نے اپنے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مشورہ کرنے کا حکم دیا، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَ شَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور کاموں میں ان سے مشورہ لو۔[2] تفسیر قرطبی میں ہے: اللہ پاک نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنے اصحاب سے مشورہ کرنے کا حکم اس وجہ سے نہیں دیا کہ اللہ اور اس کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ان کے مشورہ کی حاجت ہے، حکم دینے کی وجہ یہ ہے کہ انہیں مشورے کی فضیلت کا علم دے اور آپ کے بعد آپ کی اُمّت مشورہ کرنے میں آپ کی اتّباع کرے۔[3] ایک روایت میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول کو مشورہ کی ضرورت نہیں ہے لیکن اللہ پاک نے مشورہ کو میری اُمّت کے

* فارغُ التحصیل جامعۃُ المدینہ،
شعبہ فیضان صحابہ واہلِ بیت،
المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

لئے رحمت بنایا ہے۔[4] نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم خود بھی مشورہ فرماتے اور دوسروں کو بھی اس کا حکم دیتے، آیئے! اسی بارے میں دو فرامینِ مصطفےٰ پڑھتے ہیں: 1 عقل مندوں سے مشورہ کرو کامیابی پالو گے اور ان کی مخالفت نہ کرو ورنہ شرمندگی پاؤ گے۔[5] 2 جو شخص کسی کام کا ارادہ کرے اور اس میں کسی مسلمان شخص سے مشورہ کرے اللہ پاک اسے دُرست کام کی ہدایت دے دیتا ہے۔[6]

مشورہ سے متعلق کچھ آداب: مشورہ کس سے کرنا ہے اس بارے خوب غور و فکر سے کام لینا چاہئے اور مشورہ سے پہلے خوب سوچ لینا چاہئے کیونکہ ہر کس و ناکس، ناتجربہ کار، بد دین و بدخواہ وغیرہ سے مشورہ بہت ہی نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ جس سے مشورہ کیا جائے اس کے لئے بھی لازم ہے کہ وہ اپنے بھائی کے حق کو سمجھتے ہوئے بہترین مشورہ دے، نبی علیہ السّلام کا ارشاد ہے: جو اپنے بھائی کو کسی معاملے میں مشورہ دے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ دُرستی اس کے علاوہ میں ہے تو اس نے اپنے بھائی کے ساتھ خیانت کی۔[7]

کیا ہی اچھا ہو کہ آج مسلمان اس عظیم سنّت کی پیروی کریں جس میں ان کی سعادت، خوش بختی اور معاشرے کی ترقی کا راز بھی پوشیدہ ہے اور ہزاروں دینی اور دنیاوی فائدے بھی!

---

(1) صراط الجنان، 10 / 257 (2) پ4، آلِ عمرٰن: 159 (3) قرطبی، 4 / 192
(4) شعب الایمان، 6 / 76، حدیث: 7542 (5) فردوس الاخبار، 1 / 62، حدیث: 273
(6) در منثور، 7 / 357 (7) ابو داؤد، 3 / 449، حدیث: 3657 ملتقطاً۔

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ نے رَجَبُ المرجب 1442ھ میں درج ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: 1 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 16 صفحات کا رِسالہ **"کراماتِ خواجہ"** پڑھ یا سُن لے اُس کو خواب میں خواجہ غریب نواز کا دیدار نصیب فرما اور اُسے اپنے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیچھے پیچھے جنّتُ الفردوس میں داخلہ اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس عنایت فرما، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم 2 یااللہ پاک! جو کوئی رِسالہ **"ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی"** پڑھ یا سُن لے اُسے اور اس کی قیامت تک آنے والی ساری نسلوں کو صحابۂ کرام کی سچی غلامی نصیب فرما، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم 3 یاربَّ المصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"فیضانِ شعبان"** پڑھ یا سُن لے اُسے اپنے پیارے پیارے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے مہینے شعبانُ المعظم میں خوب عبادت کرنے کی توفیق عطا فرما اور اُسے بے حساب بخش دے، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم 4 یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"ڈرائیور کی موت"** پڑھ یا سُن لے اُس کو ایمان و عافیت کے ساتھ مدینے میں جلوۂ محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں شہادت اور جنّتُ البقیع میں دفن ہونا نصیب فرما، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

رِسالہ	پڑھنے / سننے والے اسلامی بھائی	اسلامی بہنیں	کل تعداد
کراماتِ خواجہ	29لاکھ90ہزار131	7لاکھ93ہزار615	37لاکھ83ہزار746
ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی	31لاکھ44ہزار808	7لاکھ90ہزار447	39لاکھ35ہزار255
فیضانِ شعبان	31لاکھ6ہزار296	7لاکھ64ہزار244	38لاکھ70ہزار540
ڈرائیور کی موت	32لاکھ85ہزار54	8لاکھ15ہزار548	41لاکھ602

(قسط:01)

بے سایہ محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مولانا کاشف شہزاد عطاری مَدَنی*

اللہ پاک نے رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جو بے شمار خصوصی شانیں عطا فرمائی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ سورج، چاند اور چراغ کی روشنی میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سایہ نہیں ہوتا تھا۔(1)

اے عاشقانِ رسول! سینکڑوں سال سے مُفسّرین، مُحدّثین، شارحین اور دیگر عُلمائے دین اپنی کتابوں میں سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اس عظیمُ الشّان خصوصیت اور فضیلت کا بیان کرتے آرہے ہیں۔ اللہ پاک کی رحمت حاصل کرنے کے لئے ان بزرگانِ دین کے کچھ فرامین اور قراٰن و حدیث سے دیگر دلائل ملاحظہ فرمایئے:

قراٰن و حدیث سے عدمِ سایہ کا ثبوت: قراٰنِ کریم کی کئی آیات اور کثیر احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ رحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اللہ پاک نے بے مثال بشریت کے ساتھ ساتھ نورانیت سے بھی نوازا ہے اور یہ بات بھی ظاہر ہے کہ نور کا سایہ نہیں ہوتا۔ ان دونوں باتوں کو ملانے سے نتیجہ یہ نکلا کہ نور والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سائے سے پاک ہیں اور آپ کی نورانیت پر دلالت کرنے والی تمام قراٰنی آیات اور احادیثِ مبارکہ اس بات کی دلیل ہیں۔ حصولِ برکت کے لئے صرف ایک قراٰنی آیت اور اس کی تفسیر ملاحظہ فرمایئے:

نور آگیا: اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ(۱۵)﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آگیا اور ایک روشن کتاب۔(2) اس آیتِ کریمہ میں نور کے مرادی معنی بیان کرتے ہوئے امام جلالُ الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: هُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم یعنی نور سے مراد نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں۔(3)

نور کا سایہ نہیں ہوتا: پیارے اسلامی بھائیو! نور کا سایہ نہ ہونا ایک معروف بات ہے اور کثیر بزرگانِ دین نے اسے بیان فرمایا ہے، یہاں صرف 4 بزرگوں کے فرامین پیش کئے جاتے ہیں: (1) شِہابُ المِلّۃ وَالدّین حضرت علّامہ احمد بن محمد خَفاجی مصری حنفی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اَلْاَنْوَارُ شَفَّافَةٌ لَطِيْفَةٌ لَا تَحْجِبُ غَيْرَهَا مِنَ الْاَنْوَارِ فَلَا ظِلَّ لَهَا یعنی انوار شفاف اور لطیف ہوتے ہیں، اپنے غیر تک روشنی کے پہنچنے میں رکاوٹ نہیں بنتے اس لئے ان کا سایہ نہیں ہوتا۔(4) (2) علامہ محمد بن عبد الباقی زُرقانی مالکی رحمۃُ اللہِ علیہ تحریر فرماتے ہیں: اِنَّ النُّوْرَ لَا ظِلَّ لَهٗ یعنی بے شک نور کا سایہ نہیں ہوتا۔(5) (3) شیخِ مُحقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: نُور رَا سَایہ نَمِی بَاشَد یعنی نور کا سایہ نہیں ہوتا۔(6) (4) امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نور کے لئے سایہ نہیں۔ مزید لکھتے ہیں: سایہ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

اس جسم کا پڑے گا جو کثیف ہو اور انوار کو اپنے ماوراء سے حاجب (یعنی اپنے آگے موجود چیز تک روشنی کے پہنچنے میں رکاوٹ بنے)، نور کا سایہ پڑے تو تنویر (یعنی روشنی) کون کرے؟ اس لئے دیکھو آفتاب (یعنی سورج) کے لئے سایہ نہیں۔[7]

تو ہے سایہ نور کا ہر عُضْو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا[8]

بزرگانِ دین کے فرامین: پیارے اسلامی بھائیو! سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عظیم خصوصیت و فضیلت "سایہ نہ ہونے" کو نقل کرنے والے بزرگانِ دین اور ان کے بیان کردہ دلائل اتنے زیادہ ہیں کہ انہیں ایک مضمون میں ذکر کرنا بہت مشکل ہے،

حصولِ برکت کے لئے کچھ دلائل ملاحظہ فرمایئے:

1 ایک موقع پر حضرت سیدنا ذُوالنُّورین عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: اِنَّ اللّٰهَ مَا اَوْقَعَ ظِلَّكَ عَلَى الْاَرْضِ لِئَلَّا يَضَعَ اِنْسَانٌ قَدَمَهُ عَلٰى ذٰلِكَ الظِّلِّ یعنی بے شک اللہ پاک نے آپ کے سائے کو زمین پر نہ پڑنے دیا تاکہ کوئی انسان اس سائے پر پاؤں نہ رکھے۔[9] ایک روایت کے مطابق آپ رضی اللہ عنہ یوں عرض گزار ہوئے: آپ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا، تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ناپاک زمین پر پڑ جائے۔[10]

2 امام بخاری و امام مسلم کے استاذُ الاستاذ حافظُ الحدیث امام عبدالرزاق، تبعِ تابعی بزرگ حضرت سیدنا عبدُ اللہ بن مبارک اور امام ابنِ جوزی رحمہم اللہ سے منقول ہے کہ صحابیِ رسول حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: لَمْ يَكُنْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ظِلٌّ یعنی رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سایہ نہیں تھا۔ مزید فرماتے ہیں: وَلَمْ يَقُمْ مَعَ شَمْسٍ قَطُّ اِلَّا غَلَبَ ضَوْؤُهٗ ضَوْءَ الشَّمْسِ وَلَمْ يَقُمْ مَعَ سِرَاجٍ قَطُّ اِلَّا غَلَبَ ضَوْؤُهٗ ضَوْءَ السِّراجِ یعنی رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب سورج کے سامنے کھڑے ہوتے تو آپ کا مبارک نور سورج کی روشنی پر غالب آجاتا اور چراغ کے سامنے کھڑے ہوتے تو چراغ کی روشنی پر غالب آجاتا۔[11] نورِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سورج اور چراغ کے نور پر غالب آنے کے 2 معنی ہوسکتے ہیں: (1) نورِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے سورج اور چراغ کی روشنیاں پھیکی پڑجاتیں جیسے سورج کی روشنی کے سامنے چراغ کی روشنی (2) اُس مبارک نور کے سامنے ان دونوں کی روشنی بالکل ختم ہوجاتی جیسے سورج کے سامنے ستاروں کی روشنی۔[12]

3 عارف باللہ امام حافظ ابوعبداللہ محمد بن علی حکیم ترمذی شافعی رحمۃُ اللہ علیہ تابعی بزرگ حضرت سیدنا ذکوان رحمۃُ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَكُنْ يُرٰى لَهٗ ظِلٌّ فِيْ شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ یعنی سورج اور چاند کی روشنی میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سایہ نظر نہیں آتا تھا۔[13]

عَدِیمُ الْمِثْل ولاثانی ہے وہ ذاتِ مبارک یوں
بنایا ہی نہیں اللہ نے سایہ محمد کا[14]

4 شیخُ الاسلام امام احمد بن محمد ابنِ حجر مکی ہیتمی شافعی رحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں: سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سراپا نور ہونے کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ جب آپ دن یا رات میں سورج یا چاند کی روشنی میں چلتے تو آپ کا سایہ نہ پیدا ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سایہ صرف کثیف جسم کا ظاہر ہوتا ہے اور اللہ پاک نے اپنے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تمام جسمانی کثافتوں اور غلاظتوں سے پاکیزہ فرما کر آپ کو سراپا نور بنادیا تھا اس لئے آپ کا سایہ بالکل بھی نہ تھا۔[15]

حق نے انہیں بے مِثْل بنایا، پڑتا زمیں پر کیونکر سایہ
نورِ خدا اَعضائے محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم[16]

شیطان کے دھوکے میں مت آئیں: پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ سائے سے پاک ہونا رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ایک ایسی عظیم فضیلت و خصوصیت ہے جو آپ کو اللہ پاک کی عطا سے حاصل ہوئی۔ خبردار! شیطان کے

بہکاوے میں آکر اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے کسی معجزے اور خصوصیت سے متعلق شکوک و شبہات کا شکار ہرگز نہ ہوں۔ حضرت سیدنا امام عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بات کو جان لو کہ ہر وہ بات جس سے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی عظمت و شان ظاہر ہوتی ہو، کسی کے لئے اس میں بحث و مباحثہ کرنا یا مخصوص قسم کی دلیل کا مطالبہ کرنا مناسب نہیں ہے۔[17]

عقل کے گھوڑے نہ دوڑائیں: اے عاشقانِ رسول! بزرگانِ دین کی کرامات اور سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے معجزات و خصوصیات کے معاملے میں عقل کے گھوڑے دوڑانا اور ان باتوں کو عقل کے ترازو پر تولنا دنیا و آخرت میں نقصان کا باعث بن سکتا ہے۔ یاد رکھیں! اللہ کریم نے اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کو بے نظیر، لاثانی اور بے مثال بنایا ہے اس لئے آپ کو دیگر انسانوں پر قیاس کرنا ہرگز درست نہیں۔

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ بَشَر ہیں مگر عالَمِ عُلْوی سے لاکھ درجہ اَشرف و اَحسن، وہ انسان ہیں مگر اَرواح و ملائکہ سے ہزار درجہ اَلْطف (یعنی روحوں اور فرشتوں سے کہیں زیادہ لطیف و نورانی)، وہ خود فرماتے ہیں: 1 لَسْتُ کَمِثْلِکُمْ میں تم جیسا نہیں۔[18] 2 لَسْتُ کَھَیْئَتِکُمْ میں تمہاری ہیئت پر نہیں۔[19] 3 اَیُّکُمْ مِثْلِیْ تم میں کون مجھ جیسا ہے۔[20] پھر اس خیالِ فاسد پر کہ ہم سب کا سایہ ہوتا ہے ان کا بھی ہوگا تو ثبوتِ سایہ کا قائل ہونا، عقل و ایمان سے کس درجہ دور پڑتا ہے۔[21]

انکار کرنے والے کا حکم: غزالیِ زماں حضرت علامہ مولانا سیّد احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عقائد و اعمال سے متعلق ہمارے بے شمار ایسے مسائل ہیں جنہیں ہم جَزم و یقین کے مرتبہ میں شمار نہیں کرتے، بلکہ محض فضیلت و منقبت کے درجہ میں مانتے ہیں، حتّٰی کہ اگر کوئی نیک دل طالبِ حق محض دلیل نہ ملنے کی وجہ سے ہمارے اس مسئلہ کو تسلیم نہ کرے تو ہم اسے بدعقیدہ نہیں کہتے، نہ اس کے حق میں برا بھلا کہنا جائز سمجھتے ہیں، بشرطیکہ اس کا انکار رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی عداوت اور بغض و کینہ کی وجہ سے نہ ہو۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جسمِ اقدس کا سایہ نہ ہونا بھی بابِ فضائل و مناقب سے ہے جس پر کفر و ایمان کا مدار (یعنی بنیاد) نہیں۔[22]

اللہ پاک سے دعا ہے کہ اپنے بے سایہ محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے طفیل ہمیں دونوں جہاں میں اپنی رحمتوں کا سایہ عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

---

(1) خصائص کبریٰ، 1/116، مدارج النبوۃ، 1/21 (2) پ 6، المائدۃ: 15 (3) تفسیر جلالین، 2/33 (4) نسیم الریاض، 4/335 (5) زرقانی علی المواہب، 5/525 (6) مدارج النبوۃ، 1/21 (7) فتاویٰ رضویہ، 30/706 (8) حدائقِ بخشش، ص 244 (9) تفسیر نسفی، ص 772 (10) مدارج النبوۃ، 2/161 (11) الوفا باحوال المصطفیٰ، 2/19، زرقانی علی المواہب، 5/525، الجزء المفقود من المصنف لعبد الرزاق، ص 56 (12) فتاویٰ رضویہ، 30/708 مفہوماً (13) خصائص کبریٰ، 1/116، مواہب لدنیہ، 2/71 (14) قبالۂ بخشش، ص 51 (15) المنح المکیۃ فی شرح الھمزیۃ، ص 86 (16) قبالۂ بخشش، ص 160 (17) کشف الغمۃ، 2/53 (18) مسند احمد، 9/132، حدیث: 23563 (19) بخاری، 1/633، حدیث: 1922 (20) بخاری، 4/352، حدیث: 6851 (21) فتاویٰ رضویہ، 30/725 (22) مقالاتِ کاظمی، 4/57۔

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ مئی 2021ء کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 محمد فیصل عطّاری (پتوکی ضلع قصور) 2 بنتِ غلام سرور (دادو سندھ) 3 بنتِ شفیق (جڑانوالہ)۔ انہیں مَدَنی چیک روانہ کردیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** 1 حضرت اُصَیرِم عمرو بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ 2 40 دن کی مدت میں۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے 12 منتخب نام:** بنتِ محمد صادق (کراچی) اکرم شاہ عطّاری (کراچی) رضوان (منڈی بہاؤالدین) بنتِ محمد اشرف عطّاریہ (سمندری) محمد حسن رضا عطّاری (سرگودھا) بنت محمد عارف (میرپور خاص) محمد عثمان (گوجرانوالہ) بنتِ خالد نذیر (راولپنڈی) بنتِ حافظ عامر شہزاد (فیصل آباد) بنتِ گوہر علی (دادو سندھ) بنتِ محمد احتشام (لالہ موسیٰ) سراج احمد عطّاری (سکھر)۔

بزرگانِ دین کے مبارک فرامین

The Blessed quotes of the pious predecessors

مولانا عبد اللہ نعیم عطّاری مدنی*

باتوں سے خوشبو آئے

نرمی و سختی اللہ کے لئے!

بخدا! میرا دل اللہ کے لئے مکھن سے بھی زیادہ نرم اور پتھر سے بھی زیادہ سخت ہے! (یعنی میرا دل ذاتی معاملے میں نرم اور حدودِ الٰہی کے معاملہ میں سخت ہے۔)

(اِرشاد: سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ) (حلیۃ الاولیاء، 1/87)

رازوں کی قبریں!

"قُلُوْبُ الْاَبْرَارِ قُبُوْرُ الْاَسْرَار" ترجمہ: نیک لوگوں کے دل رازوں کی قبریں ہوتے ہیں۔ (یعنی جس طرح قبر میت کو اپنے اندر چھپائے رکھتی ہے، اسی طرح نیک لوگ رازوں کو اپنے دل میں محفوظ رکھتے ہیں۔) (ارشاد: سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) (احیاء العلوم، 1/84)

آج اور کل!

اے لوگو! غور کرو آج تم کہاں ہو اور کل کہاں ہوگے؟ تم گھروں میں باتیں کرتے ہو، کل قبروں میں خاموش پڑے ہوگے! بھلائی تو صرف شکر گزار اور نیک لوگوں کے لئے ہے۔

(ارشاد: سیدنا یزید بن میسرہ رحمۃ اللہ علیہ) (حلیۃ الاولیاء، 5/273)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

تعصب کا وبال!

تعصّب آدمی کو اندھا بہرا کر دیتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 22/489)

مصافحہ کی حکمت

مصافحہ امورِ معاشرت (میں) سے ایک (ایسا) امر ہے جس سے مقصودِ شرع باہم مسلمانوں میں ازدیادِ الفت (اُلفت و محبت میں اضافہ) اور ملتے وقت اظہارِ اُنس و محبت (اُنسیت و محبت کو ظاہر کرنا) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 22/306)

تہمت والی جگہ جانے کا حکم!

محلِ عار و طعن و بدگوئی و بدگمانی سے احتراز لازم، خصوصاً مقتدا کو۔ (یعنی جس جگہ جانا شرمندگی کا باعث ہو یا کسی کی عیب جوئی کی جارہی ہو یا وہاں جانے سے لوگ بدگمانی و بدگوئی کریں گے تو ایسی جگہ جانے سے بچنا لازم ہے، خصوصاً اس شخص کو جس کی لوگ پیروی کرتے ہوں۔)

(فتاویٰ رضویہ، 22/229)

عطّار کا چمن کتنا پیارا چمن!

مُسلمان کو مُسلمان کی ہمدردی کرنی چاہئے۔

(13 ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ، 4 جولائی 2020ء)

چہرے کا حُسن (نور) "اللہ پاک کی عبادت" سے ہوتا ہے۔ (15 رجب المرجب 1442 بمطابق 27 فروری 2021)

اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ہر ایک کو ڈرتے رہنا چاہئے۔

(13 ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ، 4 جولائی 2020ء)

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ، کراچی

بے بسی
(Helplessness)

مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مَدَنی*

ایک یونانی بزنس مین اَرسطو اَوناسِس بہت بڑی شپنگ کمپنی کا مالک تھا، 1975ء میں اس کے مرنے کے بعد ایک ٹی وی چینل نے اُس پر ڈاکومینٹری (دستاویزی ویڈیو) بنائی جس میں ایک انکشاف نے لوگوں کو ہلاکر رکھ دیا، وہ اس کی بے بسی پر حیران رہ گئے کہ اتنا امیر کبیر آدمی ایک عجیب بیماری کا شکار تھا کہ وہ اپنی پلکوں (Eyelash) کو اپنی مرضی سے نہیں اٹھا سکتا تھا، وہ دنیا کے قابل ترین ڈاکٹرز سے علاج کروانے کے بعد بھی شفایاب نہ ہوسکا۔ دن کے وقت اُس کے پپوٹوں (آنکھوں کے اوپر والے حصوں) پر سلوشن ٹیپ لگادی جاتی جس کے لگانے سے دن بھر اُس کی آنکھیں دیکھ سکتی تھیں، رات کو وہ ٹیپ اتار دی جاتی تو پلکیں اُس کی آنکھوں پر گر جاتیں اور وہ سو جاتا۔ اگلے دن دوبارہ اُس کو ٹیپ لگادی جاتی۔ اوناسس سے پوچھا گیا کہ تم دنیا کے امیر ترین شخص ہو! کیا تمہاری کوئی ایسی خواہش ہے جو ابھی تک نہ پوری ہوئی ہو تو اوناسس کہنے لگا: ”کاش! میں صرف ایک بار اپنی پلکوں کو اپنی مرضی سے حرکت دے سکوں، چاہے میری ساری دولت چلی جائے۔“

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! انسان کو اپنی طاقت و توانائی کے ساتھ ساتھ بے بسی پر بھی نظر رکھنی چاہئے۔ انسان فضاؤں میں جہاز کے ذریعے پرواز کرتا ہے، آبدوز میں بیٹھ کر سمندروں کی تہہ میں اُتر جاتا ہے، پہاڑوں کا سینہ چیر کر ٹنلز (سرنگیں) بنالیتا ہے، زیرِ زمین گھر بنا کر اس میں رہ لیتا ہے، مصنوعی روشنیوں کے ذریعے رات کو دن بنالیتا ہے، اے سی کے ذریعے گرم موسم میں کمرے کو ٹھنڈا اور ہیٹر کے ذریعے سرد موسم میں کمرے کو گرم کرلیتا ہے، کراٹے کا وار کرکے پتھروں اور برف کی سلوں کو توڑ دیتا ہے، ہاتھوں کی طاقت سے لوہے کے برتنوں کو توڑ مروڑ دیتا ہے اور نہ جانے کیسے کیسے حیران کُن کام کر گزرتا ہے، لیکن یہی انسان کبھی اتنا بے بس اور مجبور ہوجاتا ہے کہ ❁ تھوڑا سا فاصلہ بھی اپنے قدموں پر چل کر طے نہیں کرسکتا ❁ چائے کی پیالی یا پانی کے گلاس کو اپنے ہاتھوں میں سنبھال نہیں سکتا ❁ صحت مند انسان کا دل ایک دن میں ایک لاکھ تین ہزار چھ سو اسی مرتبہ دھڑکتا ہے اور اگر کسی وجہ سے دھڑکنوں کی ترتیب کم یا زیادہ ہوجائے تو جان پر بن جاتی ہے ❁ انسان طرح طرح کی نعمتیں کھاتا اور لطف اٹھاتا ہے اگر اس کی آنتوں کی حرکت رک جائے یا مثانہ پانی نکالنے سے انکار کردے تو زندگی کتنی خوفناک ہوجائے گی اِس کا ہم تصور بھی نہیں کرسکتے، ایک ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ میرے پاس ایسے بھی مریض آتے ہیں جن کی آنتیں کاٹ کر معدے کے منہ پر نالی لگا کر سائیڈ پر پلاسٹک بیگ لٹکا دیا جاتا ہے اب سارا دن فُضلہ اُس بیگ میں جمع

* اسلامک اسکالر، رکن مجلس
المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

ہوتا رہتا ہے اور مریض سارا دن اُس بیگ کے ساتھ زندگی گزارنے پر مجبور ہوتا ہے ❁ جس بے چارے کی کسی حادثے میں ہڈیاں ٹوٹ جائیں تو اس کے بازوؤں اور ٹانگوں پر پلستر لگا دیا جاتا ہے، وہ انسان جو سوتے وقت اپنی مرضی سے کروٹیں لیتا تھا، اب کروٹ بدلنے جیسی نعمت سے بھی محروم ہو جاتا ہے ❁ اگر کسی کی ذائقہ چکھنے کی صلاحیت جاتی رہے تو اس کی زندگی بے ذائقہ ہو جاتی ہے کیونکہ پوری میڈیکل سائنس زبان جیسا آلہ بنانے سے قاصر ہے جو لیموں کی ترشی اور آم کی مٹھاس میں فرق محسوس کر سکے ❁ جس کی کسی وجہ سے بینائی (Sight) جاتی رہے اس کی زندگی میں کیسا اندھیرا ہو جاتا ہے وہی جانتا ہے ❁ گاڑی کا بریک فیل ہونے، کمپیوٹر سے ڈیٹا ڈیلیٹ ہونے یا دورانِ ڈرائیونگ نیند آنے پر انسان بے بسی کی کیسی تصویر نظر آتا ہے! ❁ بچہ غبارہ پھٹنے پر، نوجوان بائیک پنکچر ہونے اور کار والا انجن کی گیس کِٹ جلنے پر کیسا بے بس ہوتا ہے وہی سمجھ سکتا ہے ❁ حال ہی میں ایک ملک میں کھلی فضا میں مزے سے سانس لینے والے جب کرونا کا شکار ہو کر مصنوعی آکسیجن کے لئے فٹ پاتھوں پر تڑپ رہے تھے تو ان کی بے بسی عبرت انگیز تھی ❁ تاریخ میں دیکھا جائے تو نمرود جیسا کرّوفر والا بادشاہ ایک معمولی مچھر کے ہاتھوں انجام کو پہنچا جو اس کے دماغ میں گھس گیا تھا ❁ فرعون جیسا جابر و ظالم کیسی بے بسی کے عالَم میں اپنے لشکر سمیت دریائے نیل میں ڈوب کر مرا۔

دیکھا جائے تو انسان کی بے بسی کا سفر اس کے بچپن سے شروع ہوتا ہے جب وہ کھانے پینے وغیرہ میں دوسروں کا محتاج ہوتا ہے یہ الگ بات ہے کہ بچے کو اپنی بے بسی کا شعور نہیں ہوتا اور بڑھاپے میں اپنی انتہا کو پہنچتا ہے جب اس کی ہڈیاں کمزور پڑ جاتی ہیں اور گردے، پھیپھڑے اور معدہ وغیرہ کمزور ہو جاتے ہیں۔ پھر جب انسان کو موت آتی ہے تو نزع میں شدید بے بسی کا عالَم ہوتا ہے موت کا ایک جھٹکا تلوار کے ہزار وار سے سخت ہے لیکن وہ اپنی زبان بند ہونے کی وجہ سے کسی سے اپنی بے بسی شیئر بھی نہیں کر سکتا، مُردے کی بے بسی اس کو غسل دینے والے سے پوچھئے کہ وہ اپنے جسم کو ذرا سی بھی حرکت نہیں دے سکتا پھر اس کا جنازہ بے بسی کی داستان سناتے ہوئے لوگوں کے کندھوں پر قبرستان کی طرف جاتا ہے جہاں اسے قبر میں بے بس اور تنہا چھوڑ دیا جاتا ہے، اس کے بعد قیامت میں پُل صراط پر، میدانِ محشر میں انسان کی بے بسی کا کیا عالَم ہو گا اس کے تصور سے ہی دل کانپ اٹھتا ہے۔

آخری بات: جب انسان اتنا بے بس و کمزور ہے تو اسے تمام جہانوں کے پیدا کرنے والے ربِّ جلیل کی نافرمانی زیب نہیں دیتی کیونکہ اللہ پاک کی نافرمانی کا انجام جہنم کے عذابات ہیں اور جہنم کے عذابات اس قدر خوفناک اور دہشت ناک ہیں کہ ہم سوچ بھی نہیں سکتے، کئی احادیث و روایات کے مطابق دوزخیوں کو ذِلّت و رُسوائی کے عالَم میں داخلِ جہنم کیا جائے گا، وہاں دُنیا کی آگ سے ستّر گنا تیز آگ ہوگی جو کھالوں کو جَلا دے گی، ہڈیوں کا سُرمہ بنا دے گی، اس پر شدید دُھواں جس سے دَم گُھٹے گا، اندھیرا اتنا کہ ہاتھ کو ہاتھ سُجھائی نہ دے، بھوک پیاس سے نڈھال بیڑیوں میں جکڑے جہنمی کو جب پینے کے لئے سخت کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا تو منہ کے قریب کرتے ہی اس کی تپش سے منہ کی کھال جھڑ جائے گی، کھانے کو کانٹے دار تھوہڑ ملے گا، لوہے کے بڑے بڑے ہتھوڑوں سے اسے پیٹا جائے گا۔ ذرا تصور کیجئے کہ اگر ہمیں جہنم میں ڈال دیا گیا تو ہمارا یہ نرم و نازک بدن اس کے ہولناک عذابات کو کس طرح برداشت کر پائے گا؟ حالانکہ یہ تو اتنا بے بس اور کمزور ہے کہ کسی تکلیف کی شدت جب اپنی انتہاء کو پہنچتی ہے تو یہ بے ہوش ہو جاتا ہے یا پھر بے حس و حرکت (Numb and Motionless) ہو جاتا ہے۔ جبکہ جہنم میں پہنچنے والی تکالیف کی شدت کے سبب انسان پر نہ تو بے ہوشی طاری ہو گی اور نہ ہی اسے موت آئے گی۔ آہ! وہ وقت کتنی بے بسی کا ہو گا! کیا اب بھی ہمیں گناہوں سے وحشت محسوس نہیں ہو گی؟ کیا اب بھی ہمارے دل میں نیکیوں کی محبت نہیں بڑھے گی؟ آہ! اگر رحمتِ خداوندی شاملِ حال نہ ہوئی تو ہمارا کیا بنے گا؟

ہر خطا تو دَر گزر کر بیکس و مجبور کی
ہو الٰہی! مغفِرت ہر بیکس و مجبور کی

(وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص96)

اللہ کریم ہمیں دنیا و آخرت میں عافیت، راحت اور آسانی نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(قسط:07)

گزشتہ سے پیوستہ

مولانا ابوالنور راشد علی عطاری مدنی*

(14) اَنَا نَبِیُّ الرَّحْمَةِ، وَنَبِیُّ التَّوْبَةِ ترجمہ: میں رحمت والا نبی اور توبہ کا نبی ہوں۔[1]

محبوبِ ربُّ العزّت کے اس پُر عظمت فرمان میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دو مبارک اسماء "نَبِیُّ الرَّحْمَةِ" اور "نَبِیُّ التَّوْبَةِ" کا ذکر ہے، آپ کی رحمت و عنایت کا مختصر ذکر مئی اور جون 2021ء کے شماروں میں فرمانِ پاک "اَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ" اور "اَنَا رَسُوْلُ الرَّحْمَةِ وَرَسُوْلُ الرَّاحَةِ" کے تحت کیا گیا ہے، جبکہ اسم گرامی "نَبِیُّ التَّوْبَةِ" کی مختصر تشریح یہاں ملاحظہ کیجئے:

توبہ بندے اور اللہ کے درمیان ناطے کو جوڑنے اور مضبوط کرنے کا پہلا مرحلہ یا دروازہ ہے، پچھلی امتوں میں گناہوں کی سزا بہت سخت تھی اور بعض امتوں میں تو اگر کوئی رات کو گناہ کرتا تو صبح اس کے دروازے پر لکھا ہوتا تھا۔[2]

یہ بھی نبیِّ رحمت، ماہِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عظیم شان و عظمت ہی کا حصہ ہے کہ آپ کے صدقے سے کائنات کو توبہ جیسی نعمتِ کبریٰ نصیب ہوئی، جی ہاں! توبہ واقعی بہت بڑی نعمت ہے، بھلا کون سا بادشاہ، حکمران، صاحبِ اقتدار، صاحبِ منصب و ثروت ایسا ہے کہ جس کی بندہ ایک سے دوسری مرتبہ کوئی نافرمانی کردے اور وہ اس کو مُعاف کردے، کوئی بڑے سے بڑا مہربان بھی ہوگا تو پہلی بات یہ کہ اللہ و رسول کی عطا ہی سے ہوگا اور دوسری بات یہ کہ وہ بھی کتنا صبر کرے گا، بالآخر دوسری، تیسری یا چوتھی نافرمانی پر نکال باہر ہی کرے گا، اپنے دروازے نافرمان پر ہمیشہ کے لئے بند کردے گا، لیکن قربان جایئے "نَبِیُّ التَّوْبَةِ" جنابِ محمد مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کریم رب کی عطا پر کہ اگر کوئی دن میں ستر بار بھی گناہ کر بیٹھے اور ستر بار توبہ کرے تو بھی اللہ کریم کرم فرماتا ہے۔ مگر یاد رکھئے! اس ارادے سے گناہ کرنا کہ بعد میں توبہ کرلوں گا یہ اَشَدّ کبیرہ یعنی سخت ترین کبیرہ گناہ ہے بلکہ توبہ کے ارادے سے گناہ کرنا کُفر ہے۔[3]

توبہ صرف گناہ سے ہی نہیں کی جاتی، بلکہ یہ تو بارگاہِ الٰہ میں حاضر ہونے کا سوال ہے، اللہ کے نیک بندے دن میں کئی کئی بار توبہ کرتے، خود جنابِ سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی دن میں سو سو بار اِسْتِغْفار فرماتے تھے۔[4]

امام غزالی رحمۃُ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ اللہ کریم کے حقوق بندوں پر اس قدر ہیں کہ ان کا ادا کرنا ممکن نہیں ہے لہٰذا چاہئے کہ ہر بندہ جب اٹھے تو توبہ کرے اور رات کو توبہ کرکے سوئے۔[5]

توبہ کی جس قدر ترغیب رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمائی، کہیں نہیں ملتی، قراٰنِ کریم اور احادیثِ مبارکہ میں جگہ جگہ توبہ کی ترغیب ہے چنانچہ چند آیات و روایات کا ماحصل ملاحظہ کیجئے:

توبہ فلاح و کامیابی پانے کا نسخہ ہے۔[6] توبہ کرنے والا اللہ کا محبوب ہے۔[7] توبہ کرنے والا رحمتِ الٰہی کا مستحق ہے۔[8] توبہ کرنے والے کی بُرائیاں نیکیوں میں تبدیل ہوجاتی ہیں۔[9] توبہ کرنے والے کے گناہ مٹ جاتے ہیں۔[10] توبہ کرنے والے داخلِ جنت ہوں گے۔[11] توبہ کرنا بہترین انسان کی علامت ہے۔[12] توبہ مشکلات کی آسانی، غم سے آزادی اور بے حساب رزق کی عطا کا ذریعہ ہے۔[13] توبہ دل کا زنگ دور کرتی ہے۔[14]

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، نائب مدیر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

"نَبِیُّ التَّوْبَۃِ" جنابِ محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں بڑے بڑے گناہ گار آئے، بڑے بڑے ظالم آئے، وہ بھی آئے جنہوں نے اپنی بیٹیوں تک کو زندہ دفن کردیا تھا، وہ بھی آئے جنہوں نے مکۂ مکرمہ کے 13 سالہ دورِ نبوت میں ظلم و جبر کی ہر حد پار کردی تھی، وہ بھی آئے جنہوں نے صحابۂ کرام اور اقرباء عظام پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے تھے، لیکن قربان جایئے آپ کی شانِ کریمی و عفو پر کہ آپ نے ان کو معاف کردیا اور توبہ قبول فرمائی۔

حضرت عکرمہ جو کہ ابوجہل کے بیٹے ہیں۔ قبولِ اسلام سے پہلے جب مکۂ مکرمہ فتح ہوا تو یہ بھاگ کر یمن چلے گئے لیکن ان کی بیوی "اُمِّ حکیم" نے اسلام قبول کرلیا اور اپنے شوہر عکرمہ کے لئے بارگاہِ رسالت میں مُعافی کی درخواست پیش کی تو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کی درخواست کو قبول فرماتے ہوئے حضرت عکرمہ کو معاف فرمادیا اور پھر جب بارگاہِ رسالت میں آکر انہوں نے توبہ کی تو سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کی توبہ قبول فرمائی، صرف یہی نہیں بلکہ جب حضرت عکرمہ سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کے لئے جلدی سے کھڑے ہوگئے اور حضرت عکرمہ کی توبہ کا اس قدر اکرام فرمایا کہ صحابۂ کرام سے پہلے ہی فرمادیا: تمہارے پاس عکرمہ مؤمن ہوکر آرہے ہیں ان کے سامنے ان کے باپ ابوجہل کو بُرا بھلا نہ کہنا۔[15]

"کعب بن زُہَیر" بڑے پائے کے شاعر تھے، ان کے بارے میں قتل کا آرڈر جاری ہوچکا تھا، فرمایا گیا تھا کہ جو بھی انہیں دیکھے قتل کردے، ان کے بھائی حضرت بُجیر بن زُہَیر جو کہ اسلام لاچکے تھے انہوں نے آپ کو خط لکھا اور بتایا کہ اگر تم اسلام لے آؤ تو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مُعاف کردیں گے، چنانچہ یہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کی توبہ کو بھی قبول فرمایا، بارگاہِ رسالت سے امان پاکر انہوں نے ایک قصیدہ شانِ سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں پیش کیا، جسے قصیدہ "بانت سعاد" کہا جاتا ہے، اسے "قصیدۂ بُردہ" بھی کہتے ہیں کیونکہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قصیدہ سُن کر انہیں اپنی مبارک چادر عطا فرمائی۔[16]

اس قصیدے کے دو اشعار ملاحظہ کیجئے:

اُنْبِئْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ اَوْعَدَنِیْ   وَالْعَفْوُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ مَامُوْل

اِنِّیْ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللهِ مُعْتَذِرًا   وَالْعُذْرُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ مَقْبُوْل

مجھے خبر پہنچی کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرے لئے سزا کا حکم فرمایا ہے اور رسول کے ہاں معافی کی امید کی جاتی ہے اور میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حضور معذرت کرتا حاضر ہوا اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں عذر قبول کیا جاتا ہے۔[17]

"وحشی" جنہوں نے جنگِ اُحد میں سیّدُ الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہُ عنہ کو شہید کیا تھا۔ یہ بھی فتحِ مکہ کے دن بھاگ کر طائف چلے گئے تھے مگر پھر طائف کے ایک وفد کے ہمراہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر مسلمان ہوگئے۔ حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کی بھی توبہ قبول فرمائی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہُ عنہ کے زمانۂ خلافت میں جب جھوٹے مدعیِ نبوت مُسَیْلَمَہ کذّاب سے اہلِ اسلام کی جنگ ہوئی تو حضرت وحشی رضی اللہُ عنہ بھی اپنا نیزہ لے کر جہاد میں شامل ہوئے اور مسیلمہ کذاب کو قتل کیا۔[18]

اللہ کریم ہمیں بھی ہمیشہ توبہ کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری توبہ کو درجۂ قبولیت عطا فرمائے، اٰمین۔

حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اسمِ گرامی "نَبِیُّ التَّوْبَۃِ" کے دلچسپ اور ایمان و محبت کو گرمادینے والے کچھ علمی نکات اگلے ماہ کے شمارے میں پیش کئے جائیں گے۔

---

(1) شمائل ترمذی، ص214، حدیث:361 (2) نور الانوار، ص175 (3) پردے کے بارے میں سوال جواب، ص302 (4) مسلم، ص1111، حدیث:6858 (5) کیمیائے سعادت، 2/763 (6) پ18، النور:31 (7) پ2، البقرۃ:222 (8) پ4، النسآء:17، پ6، المآئدہ:39 (9) پ19، الفرقان:70 (10) پ28، التحریم:8 (11) پ16، مریم:60 (12) ابن ماجہ، 4/491، حدیث:4251 (13) ابوداؤد، 2/122، حدیث:1518 (14) مجمع البحرین، 4/272، حدیث:4739 (15) امتاع الاسماع، 1/398، دلائل النبوۃ للبیہقی، 5/98 (16) امتاع الاسماع، 2/88 (17) المجموعۃ النبہانیۃ فی المدائح النبویۃ، 3/6 (18) سبل الہدیٰ والرشاد، 4/217۔

خوش رہنے کے 8 طریقے

مولانا ابورجب محمد آصف عطّاری مَدَنی*

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کے شاگرد امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:189ھ) جب رات کے وقت کوئی مشکل فقہی مسئلہ حل کرلیتے تو خوشی کے مارے اُچھل پڑتے اور بلند آواز سے کہنے لگتے کہ کہاں ہیں بادشاہِ بغداد کے شہزادے "امین اور مامون"! کوئی ان سے پوچھے کہ کیا تمہیں بھی خوشی کی وہ کیفیت اور اس کی لذت نصیب ہوئی جو اس وقت میرے جسم اور روح کی توانائی بنی ہوئی ہے! (روحانی حکایات، ص29 ملخصاً)

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! خوشی انسان کی زندگی کو بارونق اور پُر لطف بنادیتی ہے، جس شخص سے خوشیاں واقعی روٹھ جائیں تو اسے اپنی زندگی بوجھ لگنے لگتی ہے اور وہ تصویرِ غم بن کر جینے کا حوصلہ کھو بیٹھتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ انسان خوش رہنے کی کوشش کرے تاکہ وہ ڈپریشن (مایوسی) اور آئسولیشن (تنہائی) کا شکار نہ ہو۔

خوشی کیسے حاصل ہوتی ہے؟ خوشی اس احساس کا نام ہے جو دل و دماغ کو اطمینان اور سکون دے۔ خوشی کیسے حاصل ہوتی ہے؟ اس حوالے سے لوگوں کے مختلف آئیڈیاز ہیں مثلاً

❁ کچھ لوگ صرف دولت کو خوشی کی وجہ سمجھتے ہیں حالانکہ دولت سے خوشیاں نہیں خریدی جاسکتیں، کئی امیر کبیر لوگ طرح طرح کی بیماریوں، گھریلو ناچاقیوں، کاروباری رنجشوں اور بھتہ خوروں کی دھمکیوں میں گِھرے ہوتے ہیں، اس کے باوجود بہت کم لوگ ایسے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ غریب انسان بھی خوش رہ سکتا ہے ❁ کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بڑے بڑے اعزاز اور ایوارڈ پانے والوں کی زندگی میں خوشیاں ہی خوشیاں ہوتی ہیں حالانکہ کئی ایوارڈ یافتگان ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی زندگی میں سوائے اس ایوارڈ کے کچھ نہیں ہوتا ❁ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شہرت پانے والا ہی زیادہ خوش ہوتا ہے حالانکہ جو جتنا مشہور ہوتا ہے اس کی پرائیویسی اتنی ہی متأثر ہوتی ہے، سوشل میڈیا والے اس کے بارے میں جھوٹی سچی خبریں پھیلا کر اسے پریشان کرتے رہتے ہیں ❁ کچھ لوگ صرف تفریح اور موج میلے کو ہی خوشی کا ذریعہ سمجھتے ہیں حالانکہ حقیقی خوشی تفریح کے احساس سے اوپر کی چیز ہے ❁ کچھ لوگ سہولیات اور آسائشات مل جانے کو ہی خوشیوں کا محور سمجھتے ہیں، ایک دیہاتی نوجوان کو دبئی میں گھریلو کام کی نوکری مل گئی، اس کے سیٹھ نے اسے یقین دلایا تھا کہ تم وہاں بہت خوش رہوگے، میرے ایئر کنڈیشنڈ گھر میں ٹھہروگے، تنخواہ کے ساتھ ساتھ تمہیں بہترین کھانا ملے گا، پہننے کے لئے اچھے کپڑے دیئے جائیں گے، تمہارا وقت بہت اچھا گزرے گا۔ لیکن جب وہ نوجوان دبئی پہنچا تو کچھ ہی دنوں میں اداس

* استاذ المدرّسین، مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی

اداس رہنے لگا کئی بار تو رونے لگتا۔ اب اس کے سیٹھ کی سمجھ میں بات آئی کہ اس نوجوان کے لئے ایک فلیٹ میں محدود رہنا خوشی نہیں تھی۔ اسے اپنے گاؤں کی کھلی فضا، اپنا گھر بار اور وہ آزادی میسر نہیں تھی کہ جہاں اپنی مرضی سے جو چاہتا کرتا تھا، یہاں تو اسے سارا دن کام کاج کرنا پڑتا تھا، مادی آسائشیں اس کے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتی تھیں اسی لئے اس کا یہاں پر دل نہیں لگ رہا تھا ❁ بعضوں کو گناہوں کی لذت میں شیطانی خوشی محسوس ہوتی ہے ❁ کچھ خوش نصیبوں کو نیکیوں میں خوشی ملتی ہے مثلاً جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر بلند آواز سے کلمہ پڑھا تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خوشی کی وجہ سے نعرۂ تکبیر بلند فرمایا اور تمام حاضرین نے اس زور سے اَللّٰہُ اَکبر کا نعرہ مارا کہ مکہ کی پہاڑیاں گونج اٹھیں۔ (زرقانی علی المواھب، 2/7،8 ملخصاً) اسی طرح رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس جب حضرت عکرمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے کے لئے حاضر ہوئے تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کو دیکھ کر بے حد خوش ہوئے اور تیزی سے ان کی طرف بڑھے۔ (زرقانی علی المواھب، 3/424،425 ملخصاً)

خوش رہنے کے 8 طریقے: غم اسی وقت ہمیں غمگین کرتا ہے جب ہم اسے محسوس کرتے ہیں اسی طرح خوشی بھی ہمیں اسی وقت خوش کرے گی جب ہم اسے محسوس کریں گے، خوش رہنے کے لئے ان طریقوں پر عمل مفید ہے: 1 اپنے پاس موجود نعمتوں کا احساس کیجئے آپ اپنے ربِّ کریم کے شکر گزار بندے بن جائیں گے، شکر نعمتوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ انسان کو خوشیوں سے بھی نوازتا ہے 2 اپنی روٹین آف لائف کا جائزہ لیجئے کہ کہیں آپ خوش رہنے کا وقت کسی اور کام میں تو نہیں گزار رہے جیسے کاروبار یا ملازمت کے بعد شام کو گھر پہنچنے کے بعد بیوی بچوں کے ساتھ خوشگوار وقت گزارنے کے بجائے آپ کاروباری یا دفتری بکھیڑوں میں الجھے رہتے ہوں تو اس پر نظرِ ثانی کیجئے 3 بڑی خوشی کے انتظار میں چھوٹی چھوٹی خوشیوں کو مِس نہ کیجئے، یہ ذہن بنالینا کہ میں بڑی کامیابی ملنے پر ہی خوش ہوں گا ایسے ہی ہے کہ برف کے کیوبز (ٹکڑے) ہوتے ہوئے بھی پانی ٹھنڈا کرنے کے لئے برف کے کٹورے کا انتظار کیا جائے 4 مجھے کیا ملے گا؟ میرے حصے میں کیا آئے گا؟ ہر کام میں صرف اور صرف اپنا مفاد دیکھنا اچھی بات نہیں، اللہ کی رضا کے لئے دوسروں کو فائدہ پہنچا کر ایثار کا ثواب اور دل کی خوشی دونوں حاصل کیجئے 5 اپنی خواہشات کا لیول حقیقی رکھئے، اگر آپ اپنے قد سے بڑھ کر خواہشات رکھیں گے تو آپ کو کامیابی کی خوشی پانے کے لئے طویل انتظار کرنا پڑے گا 6 دوسروں سے اپنا تقابل کرنا مثبت انداز سے ہو تو ہمیں ترقی کی راہ پر چلا سکتا ہے اور منفی انداز سے ہو تو خوشیوں کے بجائے غم میں مبتلا کر سکتا ہے کہ فلاں کے پاس ایسی شاندار گاڑی اور گھر وغیرہ ہے جبکہ میرے پاس کھٹارا سواری اور کرائے کا گھر ہے 7 دوسروں کی نعمتیں اور آسائشیں دیکھ دیکھ کر جیلسی کا شکار نہ ہوں کیونکہ اس سے غم پیدا ہوتا ہے خوشی نہیں 8 خوشیوں بھری زندگی کے خواب کی تعبیر کے لئے اپنی زندگی داؤ پر نہ لگائیں، مثلاً کئی لوگ دیگر ممالک میں غیر قانونی طور پر جانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن بارڈر پار کرنے کی کوشش میں سیکیورٹی فورسز کی گولیوں کا نشانہ بن جاتے ہیں اور بے چاروں کی موت کی خبر تک ان کے گھر نہیں پہنچ پاتی۔

اے عاشقانِ رسول! اسی طرح کے بہت سے کام ہم سیلف موٹیویشن کے ذریعے کر سکتے ہیں اور خوش رہ سکتے ہیں۔ لیکن یاد رکھئے کہ دنیا کی خوشیاں جتنی بھی ہوں بہر حال عارضی ہیں ایک مسلمان کو حقیقی خوشی اس وقت حاصل ہو گی جب وہ قبر و حشر کی منزلیں عافیت کے ساتھ طے کرنے کے بعد اپنے رب کی رحمت سے جنّت میں داخل ہونے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اللہ کریم ہمیں خوش رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میدانِ عرفات

مولانا ایوب عطّاری مَدَنی*

عَرَفات عَرَفہ کی جمع ہے۔ ذُوالحجۃِ الحرام کی نویں تاریخ کو بھی عرفہ کہتے ہیں اور عرفات میدان کو بھی، مگر لفظ عرفات صرف میدان کو کہا جاتا ہے نہ کہ اس دن کو۔ چونکہ اس جگہ کا ہر حصہ عرفہ ہے اس لئے جمع کا لفظ عرفات استعمال کیا جاتا ہے۔[1]

وجہ تسمیہ: اس جگہ کو چند وجوہات کی بناء پر عرفات کہتے ہیں: (1) عَرَف کا مطلب پہچاننا ہے: چونکہ اسی جگہ حضرت آدم علیہ السّلام اور حضرت حوا رضی اللہ عنہا کی ملاقات تین سو برس کی جدائی کے بعد ہوئی اور انہوں نے ایک دوسرے کو پہچانا۔[2] (2) اسی جگہ حضرت جبرئیل علیہ السّلام نے حضرت سیدنا ابراہیم خلیلُ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو ارکانِ حج سکھائے اور آپ نے فرمایا عَرَفْتُ یعنی میں نے پہچان لیا (3) عَرَف کا ایک معنی عطیہ بھی ہے، اللہ پاک اس دن حاجیوں کو مغفرت کا تحفہ دیتا ہے، اس لئے اسے عَرَفہ کہتے ہیں (4) تمام حجاج وہاں پہنچ کر اپنے گناہوں کا اقرار واعتراف کرتے ہیں اس لئے یہ عَرَفہ کہلاتا ہے۔[3]

محلِ وقوع: میدانِ عرفات، مکہ سے مشرق کی جانب طائف کی راہ پر تقریباً 20 کلو میٹر اور مِنیٰ سے تقریباً 11 کلو میٹر کے فاصلے پر ایک بڑا وسیع و عریض میدان ہے۔[4] یہ میدان شمال سے جنوب تک 12 کلو میٹر اور مشرق سے مغرب تک پانچ کلو میٹر تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ شمالی جانب سے عرفات نامی پہاڑی سلسلے میں گھرا ہوا ہے۔[5] میدانِ عرفات کے درمیان میں موجود جبلِ رحمت کے قریب جہاں سیاہ پتّھر کا فرش ہے وہاں وُقُوف کرنا افضل ہے۔[6]

احکام: 9 ذُوالحِجَّہ کو دوپہر ڈھلنے (یعنی نمازِ ظہر کا وقت شروع ہونے) سے لے کر دسویں کی صبحِ صادِق کے دَرمیان جو کوئی اِحرام کے ساتھ ایک لمحے کے لئے بھی عَرَفاتِ پاک میں داخِل ہوا وہ حاجی ہوگیا، یہاں کا وُقوف حج کا رُکنِ اعظم ہے۔[7]

میدانِ عرفات کے مغربی (Wist side) کنارے پر ایک عالیشان مسجد، مسجدِ نَمِرہ اپنے جلوے لُٹارہی ہے، اِس کے مزید دو نام یہ ہیں: (1) مسجدِ عرفہ (2) مسجدِ ابراھیم۔[8]

وُقوفِ عرفات کے فضائل: (1) بے شُمار اَولیائے کرام رحمہم اللہ السّلام اور اللہ کے دو نبی حضرت سیدُنا خِضَر اور حضرت سیدُنا الیاس علٰی نَبِیِّنَا وعلیہما الصّلوٰۃ والسّلام بھی بروزِ عَرَفہ میدانِ عَرَفاتِ مُبارَک میں تشریف فرما ہوتے ہیں۔[9]

(2) حضرتِ سیّدُنا امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ سے مروی ہے: کچھ گناہ ایسے ہیں جن کا کفّارہ وُقوفِ عَرَفہ ہی ہے۔ (یعنی وہ صِرف وُقوفِ عَرَفات سے ہی مٹتے ہیں)۔[10]

(3) رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک یومِ عرفہ سے زیادہ کسی دن بندوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا، اللہ (اپنے بندوں سے) قریب ہوتا ہے، پھر فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے: یہ بندے کس ارادے سے آئے ہیں۔[11]

---

(1) مراٰۃ المناجیح، 4/139 ماخوذاً (2) تفسیر قرطبی، البقرۃ، تحت الآیۃ: 198، 1/320، جزء 2 (3) خازن، البقرۃ، تحت الآیۃ: 198، 1/140، مراٰۃ المناجیح، 4/207 (4) بہار شریعت، حصہ اول اصطلاحات (5) اردو نیوز ویب (6) رفیق الحرمین، ص160 (7) رفیق الحرمین، ص160 (8) عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص235 (9) فتاویٰ رضویہ، 10/748 (10) قوت القلوب، 2/199 (11) مسلم، ص: 540، حدیث: 3288۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، مفتش اسپیشل پرسنز ڈپارٹمنٹ (دعوت اسلامی)

گرمی پہ یہ بازار ہے عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کا

مولانا بلال حسین عطّاری مَدَنی*

خلیفۂ ثالث، امیرُ المؤمنین حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ زمانۂ جاہلیت سے ہی ایک معزّز، سرمایہ دار اور تاجر شخص تھے۔ آپ کی تجارتی زندگی میں گندم اور کھجوروں وغیرہ کی تجارت، شراکت داری اور تجارت کی غرض سے مصر کا سفر شامل ہے۔ آپ دینِ اسلام کی نُصرت واِستحکام اور مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے موقع بموقع خَطیر رقم (Huge Amount) خرچ کرتے رہے۔[1]

جنّت کے خریدار: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تاریخِ اسلام کی وہ عظیم ہستی ہیں جنہوں نے تین مرتبہ جنّت خریدی: (1) ہجرتِ مدینہ کے بعد مسلمانوں کے لئے بئرِ رومہ خریدنے کے بدلے (2) مسجدِ نبوی کی توسیع کے لئے ساتھ والی جگہ خریدنے کے بدلے اور (3) غزوۂ تبوک کے موقع پر مسلمانوں کے بے سروسامان لشکر کو سامانِ ضرورت (950 اُونٹ، 50 گھوڑے اور 11000 اشرفیاں) فراہم کرنے کے بدلے۔[2]

بازار میں مستحکم ساکھ (Excellent Reputation): مارکیٹ میں آپ کی ساکھ بہت مضبوط و مستحکم تھی، تاجروں کو آپ کی زبان پر خوب اعتبار تھا خود بیان کرتے ہیں کہ میں بنی قَینُقاع کے بازار سے کھجور خرید کر مدینے بھیجتا اور ان کو وزن بتادیتا، وہ لوگ صرف میرے کہے پر انحصار کرتے ہوئے کھجوروں کا وزن کئے بغیر ہی مجھے طے شدہ نفع دے دیتے۔ البتہ جب نبیِّ رحمت، مصلحِ اُمّت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اس بات کا پتا چلا تو آپ نے تنبیہ فرمائی کہ خریدتے بیچتے وقت ناپ تول کرلیا کریں (تاکہ کسی طرح کے فساد کا اندیشہ نہ رہے)۔[3]

اسلام کے پہلے سلیپنگ پارٹنر (Sleeping Partner): آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو مُضاربت پر مال دیا کرتے تھے، آپ نے حضرت یعقوب جہنی رحمۃ اللہ علیہ کو بطورِ مُضاربت آدھے نفع پر مال دیا جو کہ ایک قول کے مطابق زمانۂ اسلام کی سب سے پہلی مُضاربت (Sleeping Partnership) تھی۔[4]

تجارتی شراکت دار (Business Partner): آپ رضی اللہ عنہ کی تجارتی سرگرمیوں میں شراکت داری پر کاروبار کرنا بھی شامل ہے، آپ نے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچازاد بھائی حضرت رَبیعہ بن حارث رضی اللہ عنہ کے ساتھ شراکت داری پر کاروبار کیا۔[5]

اللہ خریدار ہے عثمان غنی کا: ایک مرتبہ خلافتِ صدیقِ اکبر میں زبردست قحط پڑا، ان دنوں آپ کا ایک ہزار اونٹوں پر مشتمل تجارتی قافلہ مدینے پہنچا جن پر کھانے پینے کی اشیاء لَدی ہوئی تھیں، مدینے کے تاجر آپ کے پاس اچھے نفع کی پیشکش لئے موجود تھے مگر آپ نے لوگوں سے نفع کمانے کے بجائے اللہ ربُّ العزت سے تجارت کرتے ہوئے اُخروی ثواب کمانے اور قحط زدہ لوگوں کی خدمت کرنے کو ترجیح دی اور وہ کھانے پینے کا تمام سامان مدینۂ منوّرہ کے فقیروں پر صدقہ کردیا۔[6]

شہادت: امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ 18 ذوالحجہ سِن 35 ہجری کو بحالتِ روزہ بروز جمعہ عصر کی نماز کے بعد شہید ہوئے، آپ کا مزارِ مبارک جنّتُ البقیع میں ہے۔[7]

---

(1) حسن المحاضرہ، 1/176، مراٰۃ المناجیح، 5/387 (2) کنز العمال، جز13، 7/44، حدیث: 36332، مراٰۃ المناجیح، 8/395 (3) فتوح مصر والمغرب، ص 263 (4) طبقات ابن سعد، 3/44، شرح الزرقانی علی المؤطا، 3/473، تحت الرقم: 1433 (5) اسد الغابہ، 2/249 (6) الریاض النضرہ، 2/43 ملخصاً (7) معرفۃ الصحابہ، 1/264، 271، معجم کبیر، 1/77، الاصابہ، 4/379۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ ذمہ دار ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

حضرت ضَحّاک بن قَیس رضی اللہ عنہ

مولانا عدنان احمد عطاری مدنی*

مشہور صحابیِ رسول حضرت ابواُنَیس ضَحاک بن قَیس رضی اللہ عنہ کی پیدائش نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ظاہری وفات سے تقریباً سات سال پہلے ہوئی۔[1] آپ رضی اللہ عنہ کا شمار کم عمر اور فقہا صحابہ میں ہوتا ہے۔[2] **پریشان کو مزید پریشان نہ کرو:** آپ اپنا ایک واقعہ خود بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ دورانِ سفر مجھے اُونگھ آگئی تو میں کسی اور راستے پر نکل گیا اور وہ اونٹ بھی کھو گیا جس پر پانی رکھا ہوا تھا، مجھے سخت پیاس لگی تو میں نے اپنے ساتھی کو پانی تلاش کرنے بھیجا اور خود راستے کے بیچ میں کھڑا رہا، اچانک مجھے ایک آدمی دکھائی دیا، میں نے اس سے پانی مانگا تو اس نے (میری حالت اور بے چینی کو دیکھتے ہوئے) کہا: قیمت ملے بغیر پانی نہیں دوں گا، میں نے کہا: کیا قیمت ہے؟ اس نے (میری پریشانی اور مصیبت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے) کہا: 100 دینار! میں نے کہا: مہمان کو پانی پلانا، کھانا کھلانا اور اس کی عزت کرنا کیا تم پر لازم نہیں ہے؟ اس نے جواب دیا: ہم کبھی یہ کام کرتے ہیں اور کبھی نہیں کرتے، میں نے کہا: مجھے تو لگ رہا ہے کہ تم نے یہ کام کبھی بھی نہیں کیا، پھر میں نے 100 دینار کی ضمانت دی اور اپنی کمان اس کے پاس گروی رکھوادی، وہ پانی کی طرف مڑا اور دوڑ لگا دی تاکہ میرے لئے پانی لائے، میں نے (دل میں) کہا: مجھے اب اس کی ضرورت نہیں، میں اس جگہ کے قریب گیا تو وہاں لوگ پانی کے پاس جمع تھے، میں نے ان سے پانی مانگا تو ایک بوڑھے آدمی نے اپنی بیٹی سے کہا: اسے پانی پلا دو، وہ میرے پاس پانی اور دودھ لے آئی جسے پی کر میں نے اپنی پیاس بجھائی۔ اتنے میں وہ پہلا شخص آگیا اور مجھ سے کہنے لگا: میں نے تمہاری پیاس بجھائی ہے اور تم میرے حق کو لے جارہے ہو میں تمہیں اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب تک 100 دینار پورے وُصول نہ کرلوں، (شور سُن کر) سب لوگ میرے اِرد گرد جمع ہوگئے، میں نے کہا: یہ بڑا گھٹیا آدمی ہے اس نے میرے ساتھ ایسا بُرا سلوک کیا ہے اور اس بوڑھے آدمی نے میرے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا ہے، سب لوگوں نے اس پہلے آدمی کو بُرا کہنا شروع کردیا، اس دوران میرے ساتھی میرے پاس آگئے اور میرے مقام اور رتبے کے مطابق میری خدمت میں آداب بجالائے، یہ دیکھ کر وہ شخص وہاں سے بھاگنے کی کوشش کرنے لگا، میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں تمہیں اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب تک تم کو 100 نہ دے دوں، پھر میں نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ اس نانجار آدمی کو 100 تازیانے لگاؤ اور اس بوڑھے اور اس کی بیٹی کو 100 دینار اور کپڑے دے دو۔[3] **تعلقات:** کسی نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ کے حضرت ضحاک سے کیسے تعلقات ہیں؟ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب ہم ملتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں: آپ کیا پسند کرتے ہیں؟ جب جدا ہوتے ہیں تو پوچھتے ہیں: کچھ اور چاہئے؟[4] **چادر تحفے میں دے دی:** آپ کی طبیعت میں سخاوت بھی شامل تھی ایک مرتبہ آپ نے 3 سو دینار کی ایک چادر پہنی ہوئی تھی، ایک شخص نے اسے خریدنا چاہا تو آپ نے وہی چادر اس کو تحفے میں دے دی اور ارشاد فرمایا: یہ آدمی کی لالچ ہے کہ وہ اپنی چادر کو بیچے۔[5]

*سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

ناپسندیدگی: ایک مؤذن نے آپ سے کہا: میں اللہ کے لئے آپ سے محبت کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: لیکن میں اللہ پاک کے لئے تجھے ناپسند رکھتا ہوں، اس نے پوچھا: ایسا کیوں؟ آپ نے جواب دیا: تُو اذان دینے میں حد سے بڑھ جاتا ہے۔[6] **اصلاح:** حضرت ضَحاک بن قیس رضی اللہ عنہ بے مثال خطیب بھی تھے اور دورانِ خطابت اصلاح کے پہلو کو بھی مدِّ نظر رکھتے تھے، کوفہ میں گورنری کے دوران ایک مرتبہ آپ نے منبر پر اللہ کی حمد و ثنا کرنے کے بعد لوگوں سے فرمایا: تم میں کچھ لوگ وہ ہیں جو ہمارے نیک پرہیز گار اسلاف کو گالیاں دیتے ہیں، قسم اس ذات کی جس کا کوئی شریک و مثل نہیں! جو باتیں مجھ تک پہنچی ہیں اگر تم ان سے باز نہ آئے تو ننگی تلوار نکال لوں گا پھر تم مجھ سے نہ تو کوئی کمزور دیوار پاؤ گے اور نہ ہی بے دھار کی کند تلوار۔[7] **ذِکرِ الٰہی:** ایک موقع پر فرمایا: تم اللہ کا ذکر خوشحالی میں کیا کرو، وہ تمہاری تنگ دستی میں تمہاری مدد کرے گا۔[8] **تربیت:** آپ بچّوں اور اہلِ خانہ کی تربیت کا خوب ذہن دیتے تھے، چنانچہ فرمایا کرتے: اے لوگو! اپنی اولاد اور گھر والوں کو قراٰن سکھاؤ۔[9] **نماز کا حق:** ایک بار یوں فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو نماز کا حق ادا کرے، جو شخص نماز میں کھڑا ہوتا ہے اور اس کی طرف توجہ نہیں کرتا اس کی مثال اس گھوڑے کی طرح ہے جس کے گلے میں توبْرہ (دانہ کھلانے کا تھیلا) لٹکا ہوا ہے مگر چارے سے خالی ہے، جو اس کو دیکھے گا وہ خیال کرے گا کہ گھوڑا اس میں سے کھالے گا مگر وہ تو خالی ہے۔[10] **ذخیرہ اندوز:** ذخیرہ اندوزی کرنے والوں پر آپ سخت گرفت کرتے اور فرماتے: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ذخیرہ اندوزی کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔ یہ بھی فرمایا کرتے تھے: اللہ کریم پر بھروسا رکھو اور اپنے حیلے بہانوں پر اعتماد نہ کرو، کئی مرتبہ حیلے بہانے بندے کو ہلاکت کی طرف لے جاتے ہیں۔[11] **ریاکاری سے بچو:** ایک مقام پر فرمایا: اے لوگو! اپنے اعمال کو خالصۃً اللہ کے لئے کرلو کیونکہ اللہ وہی عمل قبول فرماتا ہے جو خالص ہو، جب تم میں سے کوئی کسی کو تحفہ دے یا کسی کی غلطی مُعاف کرے یا صِلۂ رَحمی کرے تو اپنی زبان سے ہرگز یوں نہ کہے: یہ اللہ کے لئے ہے، کیونکہ اللہ پاک اس کی دلی حالت کو جانتا ہے۔[12] **وسیلہ:** ایک مرتبہ شہرِ دمشق میں قحط سالی ہوگئی اس وقت آپ رضی اللہ عنہ دمشق کے گورنر تھے، آپ نے تابعی بُزرگ حضرت یزید بن اَسود رحمۃ اللہ علیہ کو بلوایا اور کہا: آپ کھڑے ہوجایئے اور اللہ کی بارگاہ میں ہمارے سفارشی بن جایئے، حضرت یزید بن اسود نے بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی: اے اللہ! تیرے بندے میرے ذریعے تیرا قُرب پانا چاہتے ہیں تو ان کو سیراب کردے، کچھ دیر نہ گزری کہ اتنی بارش برسی کہ لوگ ڈوبنے کے قریب ہوگئے۔[13] **مجاہدانہ و سیاسی زندگی:** آپ رضی اللہ عنہ کا شمار بہادر سرداروں میں ہوتا ہے[14] آپ دمشق کی فتح میں شامل مجاہدین میں سے ہیں[15] جنگِ صِفّین میں آپ حضرت سیّدُنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے[16] 53 ہجری میں کوفہ کے گورنر نامزد ہوئے، 57 ہجری میں دمشق تشریف لاکر گورنری کا عہدہ سنبھالا اور عرصہ دراز تک اسی عہدے پر فائز رہے[17] آپ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑھایا تھا[18] 64 ہجری میں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کا اعلان کیا تو آپ نے اکثر اہلِ شام سے حضرت عبدُ اللہ بن زبیر کی بیعت لے لی۔[19] **شہادت:** مگر یہ بات مروان بن حکم کو ایک آنکھ نہ بھائی لہٰذا مقابلے پر اُتر آیا، آپ کے پاس شہسواروں کی بڑی تعداد تھی، مروان کسی طرح جنگ جیت نہ سکتا تھا اس نے آپ کو صلح کا دھوکا دیا تو آپ اس کے کہنے میں آگئے اور صلح قبول کرلی، یوں آپ کی فوج نے اسلحہ رکھ دیا اور جنگ رک گئی، مروان نے اس موقع کو غنیمت جانا اور دھاوا بول دیا۔[20] 15 ذوالحجہ 64 ہجری میں "مَرْجِ راھط" نامی مقام پر اسی جنگ میں آپ رضی اللہ عنہ نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔[21]

---

(1) الاستیعاب، 2/297، زرقانی علی الموطأ، 1/352، تحت الحدیث: 243 (2) سیر اعلام النبلاء، 4/374، تاریخ ابن عساکر، 24/288 (3) انساب الاشراف، 11/52 ملخصاً (4) معجم کبیر، 12/308 (5) سیر اعلام النبلاء، 4/375 (6) انساب الاشراف، 11/46 ملخصاً (7) ایضاً، 11/51 (8) ایضاً، 11/47 (9) ایضاً، 11/47 (10) ایضاً، 11/48 (11) ایضاً، 11/55 (12) تاریخ ابن عساکر، 24/282 (13) الاحاد و المثانی، 2/136، تاریخ ابن عساکر، 65/113 (14) اعلام للزرکلی، 3/214 (15) سیر اعلام النبلاء، 4/374 (16) اعلام للزرکلی، 3/214 (17) الاستیعاب، 2/297 (18) سیر اعلام النبلاء، 4/375 (19) الاستیعاب، 2/297، فتح الباری، 14/60 (20) الاستیعاب، 2/298 ملخصاً (21) طبقات ابن سعد، 7/288۔

مزار شریف حضرت علّامہ مفتی عبدُ الحلیم رحمۃُ اللہِ علیہ

فقیہِ اہلِ سنّت مفتی عبدالحلیم رضوی اشرفی رحمۃُ اللہِ علیہ کے رخِ حیات کی مختصر جھلکیاں

مولانا محمد عطاء النبی حسینی مصباحی*

ایک انسان کی زندگی کے دو مرحلے بڑے اہم ہوتے ہیں: 1 آنا 2 جانا۔ جب انسان اس دنیا میں آتا ہے تو اعزہ واقربا میں خوشیوں اور مسکراہٹوں کو بکھیر دیتا ہے اور جب جاتا ہے تو آہوں اور سسکیوں میں ماحول کو سوگوار کر جاتا ہے۔ آنے یا جانے کی خبر تو رشتے داروں اور آس پڑوس والوں میں خوشی یا غم کی لہر دوڑا دیتی ہے مگر کچھ ہستیاں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ جب اس دنیائے فانی میں اپنی حیاتِ مستعار کے ایام گزار کر اپنے خالقِ حقیقی سے جاملتی ہیں تو اپنے پیچھے ہزاروں بلکہ لاکھوں افراد کو روتا چھوڑ جاتی ہیں، ان ہستیوں کے گزر جانے پر ایک ایسا خلا دکھائی دیتا ہے جس کا پُر ہونا بظاہر ناممکن نظر آتا ہے ان مقتدر اور معزز ہستیوں میں فقیہِ اہلِ سنّت، سرپرستِ دعوتِ اسلامی (ہند)، حضرت علّامہ مفتی عبدُ الحلیم صاحب رضوی اشرفی رحمۃُ اللہِ علیہ کا شمار بھی ہوتا ہے، 12 رمضانُ المبارک 1442ھ کی شب کو دنیائے اہلِ سنّت کے فقیہ، شمالی بہار کی عظیم دینی، علمی و انقلابی شخصیت حضرت علّامہ مفتی عبدُ الحلیم صاحب رضوی اشرفی رات تقریباً نو بج کر پینتالیس منٹ پر دارِ فانی سے دارِ بقا کی طرف کوچ فرماگئے۔ قبلہ مفتی صاحب کی وفات کی خبر دنیائے سنیت کے لئے رنج و اَلَم، قلبی اضطراب اور آنکھوں کے برسنے کا سبب بن گئی۔ امتیازی شان کے حامل، تقویٰ و پرہیز گاری میں کامل فقیہِ اہلِ سنّت مفتی عبد الحلیم رحمۃُ اللہِ علیہ اب ہمارے درمیان نہیں ہیں لیکن ہمارے لئے مشعلِ راہ بننے والی حضرت کی یادیں، حضرت کی باتیں، حضرت کی علمی و عملی کاوشیں ضرور موجود ہیں، قبلہ مفتی صاحب سے محبت و عقیدت کا تقاضا ہے کہ اب ان یادداشتوں کو محفوظ کیا جائے اور ان کے نقوشِ قدم کو اپنایا جائے۔ اسی جذبہ کے تحت فقیہِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ کے مختصر حالات پیش کئے جارہے ہیں۔

ولادت اور نام و نسب: حضرت فقیہِ اہلِ سنّت کی ولادت ضلع سیتامڑھی کے ایک گاؤں ددری میں موجود ایک ایسے خاندان میں ہوئی جن کا عُلَما نوازی اور غربا پروری محبوب ترین مشغلہ تھا۔ آپ کا نام و نسب اس طرح ہے: فقیہِ اہلِ سنّت الحاج مفتی عبد الحلیم اشرفی رضوی بن محمد منیر الدین بن شیر علی بن (حوبت) حب علی بن رمضان علی بن امانت علی صدیقی۔

تعلیم و تربیت: ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں کے ایک عالمِ دین سے حاصل کی۔ پھر ناصرُ الاسلام، حامیُ السنن، ممدوحِ اعلیٰ حضرت، عارف باللہ مولانا شاہ عبد الرحمٰن محبّی رحمۃُ اللہِ علیہ کے قائم کردہ مدرسہ نورُ الہدیٰ میں داخلہ لیا۔ اس کے بعد 1953ء میں مفتی عزیزُ الرّحمٰن صدیقی رضوی فیض پوری کے ایما پر منظرِ اسلام بریلی شریف تشریف لائے اور پورے انہماک کے ساتھ بقیہ تعلیم حاصل کی۔ آپ کی ذہانت و فطانت کو دیکھ کر اساتذہ، آپ کی طرف خاطر خواہ توجہ فرماتے۔ آپ نے یہاں حضرت مولانا احمد انصاری مدنی پوری اور مفتی عزیزُ الرّحمٰن صدیقی رضوی فیض پوری سے میزان و منشعب، نحو میر اور دیگر کتابیں پڑھیں۔

* مُدرِّس جامعۃُ المدینہ فیضانِ رضا، بریلی شریف ہند

حضرت علّامہ ریحان رضا خان رحمانی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو شرح مأۃ عامل اور نفحۃ الیمن پڑھائی۔ شیخُ العلماء حضرت علّامہ غلام جیلانی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ نے مائۃ عامل فارسی کے اشعار پڑھائے۔ عمدۃُ المدرسین حضرت علّامہ مولانا نعیمُ الدّین احمد صدیقی رضوی گورکھپوری نے آپ کو مشکاۃ، جلالین وغیرہ کُتب پڑھائیں۔ استاذُ الاساتذہ حضرت علّامہ مولانا حافظ و قاری الحاج مفتی محمد احمد عرف جہاں گیر خاں فتح پوری رحمۃ اللہ علیہ سے علومِ عقلیہ اور عربی ادب کی کتابیں پڑھیں۔ بحرُ العلوم حضرت علّامہ مولانا مفتی سیّد افضل حسین مونگیری، صدرُ المدرسین مدرسہ منظرِ اسلام رحمۃ اللہ علیہ سے فقہ میں مہارت حاصل کی۔ جامع علومِ عقلیہ و نقلیہ حضرت علّامہ الحاج محدث احسان علی مظفرپوری رحمۃ اللہ علیہ سے کُتب احادیث پڑھیں اور تکمیلِ درسِ نظامی کی سعادت پائی۔

بیعت وارادت اور اجازت و خلافت: حضرت مفتی عبد الحلیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاذ حضرت علّامہ احسان علی قادری رضوی محدثِ بہار رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر دورانِ تعلیم ہی مخدومِ ملت، نور دیدۂ سرکارِ سمناں، تلمیذِ اعلیٰ حضرت علّامہ مولانا مفتی الشاہ سیّد محمد اشرفی جیلانی المعروف محدثِ اعظم ہند کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر بریلی شریف میں سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ اشرفیہ میں بیعت ہوئے۔ پیر و مرشد کے وصال کے بعد شہزادۂ اعلیٰ حضرت عارف باللہ حضور مفتیِ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک ہاتھوں پر طالب ہوئے۔ اجازت و خلافت کی دولت حضور مفتیِ اعظم ہند، قطبِ مدینہ حضرت ضیاءُ الدّین احمد رضوی، سرکار مجاہدِ ملت حضرت حبیبُ الرّحمٰن قادری اور محدثِ بہار حضرت علّامہ احسان علی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہم سے ملی۔

درس و تدریس: حضرت مفتی عبد الحلیم رحمۃ اللہ علیہ سندِ فراغت پانے کے بعد بارگاہِ مرشد میں حاضر باشی کی خواہش رکھتے تھے جس کی اجازت بھی مل گئی تھی لیکن بحرُ العلوم حضرت مفتی افضل حسین صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو سختی کے ساتھ درس و تدریس کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: تم نے درسِ نظامی میں محنت و مشقت کے ذریعے جو کچھ بھی کمال حاصل کیا، درس و تدریس سے دوری کے سبب وہ ضائع ہو جائے گا۔ اس لئے تم درس و تدریس میں مشغول ہو جاؤ۔ اگرچہ ابتدائی جماعتیں پڑھانی پڑیں لیکن درس گاہ ہی اختیار کرو۔ اس طرح آپ نے منظرِ اسلام بریلی شریف میں پڑھانا شروع کیا۔ پھر 3 اپریل 1966ء میں حضرت علّامہ مشتاق احمد نظامی کے توسط سے تسہیلُ المصادر کے مصنف فقیہِ عصر حضرت مفتی عبد الرشید اشرفی نعیمی فتح پوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جامعہ عربیہ ناگپور تشریف لائے اور درس و تدریس کے جوہر لٹاتے رہے۔

تصنیف و تالیف: حضرت مفتی عبد الحلیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا ایک بڑا حصہ درس و تدریس اور طلبہ کی شخصیت سازی میں گزرا۔ اس کے بعد دعوت و تبلیغ میں مصروف ہو گئے۔ پھر سفر کی مصروفیات کے سبب تصنیف و تالیف کا خاص موقع میسر نہ آیا۔ تاہم وقتاً فوقتاً آپ نے چند رسالے تحریر فرمائے جو عوام و خواص میں مقبول ہوئے: (1) فلم "خانہ خدا" کا شرعی حکم (2) اسلام میں داڑھی کا مقام (3) فتاویٰ حلیمیہ (آپ کے تحریر کردہ فتاویٰ کا مجموعہ)

یادگارِ فقیہِ اہلِ سنّت: یوں تو فقیہِ اہلِ سنّت مفتی عبد الحلیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہر کارنامہ آبِ زر سے صفحات میں محفوظ کئے جانے کے قابل ہے لیکن ان کارناموں میں دارُ العلوم ضیائیہ فیضُ الرضا کا قیام اور اس کی تعمیر و تعلیمی استحکام و مضبوطی کے لئے آپ کی خدمات اور قربانیاں ہمیشہ لوگوں کے قلب و نظر میں آپ کی یاد تازہ کرتی رہیں گی۔

فقیہِ اہلِ سنّت کا زہد و تقویٰ: فقیہِ اہلِ سنّت حضرت مفتی عبد الحلیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک پابندِ شرع، متقی و پرہیزگار اور ایک اللہ والی شخصیت کا نام ہے۔ آپ کی فکرِ آخرت اور خشیتِ الٰہی، زہد و تقویٰ، اخلاص و للّٰہیت ہی کا نتیجہ تھا کہ جب جامعہ عربیہ ناگپور کا دارُ الافتاء آپ کے سپرد کیا گیا تو آپ نے مفتی عبد الرشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا: حُضور یہ آپ کی کرم نوازی اور حوصلہ افزائی ہے کہ آپ نے مجھے یہ ذمّہ داری سونپ دی۔ لیکن میں یہ ذمہ داری اس شرط پر قبول کروں گا کہ اس سے قبل دارُ الافتاء کا جو معاوضہ حضرت مولانا زینُ العابدین (آپ سے پہلے یہی افتا کی ذمہ داری سنبھال رہے تھے) کو ملا کرتا تھا میں اسے ہرگز نہ لوں گا۔ رضائے الٰہی کی خاطر مفت خدمت انجام دوں گا۔ غالباً اس وقت آپ کی تنخواہ 150 روپے تھی۔ حضرت مفتی عبد الرشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے

آپ کا یہ اخلاص دیکھ کر شفقت بھرے انداز میں فرمایا: آپ عیال دار ہیں، مہنگائی سر چڑھ کر بول رہی ہے آپ کی مختصر سی تنخواہ جو آپ کو مل رہی ہے اس سے آپ کے اپنے اور عیالی اخراجات کیسے پورے ہوں گے؟ لہٰذا آپ کو اس کا معاوضہ لینا پڑے گا۔ حضرت مفتی عبدالحلیم صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ مفتی عبدالرشید صاحب کی اس ادائے کرم نوازی سے متأثر تو ہوئے لیکن آپ کی بھی غیرت ایمانی بہت اعلیٰ درجے کی تھی۔ آپ نے پھر بارگاہ دلنواز میں عرض کی: حُضور! آپ نے جو کچھ فرمایا بجا فرمایا لیکن میرا ضمیر ہرگز یہ قبول نہیں کرتا کہ میں اس کا بھی معاوضہ لوں۔ درس گاہ پڑھاتا ہوں تو یہ طرفین کی رضامندی پر ہے میں اس کی تنخواہ لے لیتا ہوں۔ مسجد میں امامت کرتا ہوں تو اس کی بھی تنخواہ مجھے مل جاتی ہے۔ تو میں کس منہ سے کہوں کہ میں دین کا کام کر رہا ہوں؟ ساری خدمتوں پر تو معاوضہ مل ہی رہا ہے۔ کم از کم یہ فتویٰ نویسی اگر بلا معاوضہ ہو تو دل مطمئن رہے گا کہ دین کا کوئی کام بلا معاوضہ بھی انجام دے رہا ہوں۔

عاجزی اور خوفِ خدا: دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن مولانا عبدالحبیب عطّاری کا بیان ہے کہ ایک بار میں مدینے شریف میں ان سے ملنے گیا، حضرت اکیلے میں رو رہے تھے۔ میں نے عرض کی: حُضور! یہ اشک باری کس وجہ سے ہے؟ فرمایا: ابھی ابھی مُعاف نہ کرنے پر وعید سے متعلق ایک حدیثِ پاک میری نظر سے گزری، مجھے یاد آگیا کہ مدینے شریف آنے سے پہلے میرے مدرسے میں ایک طالبِ علم نے کوئی غلطی کی تھی میں نے اس کو سزا کے طور پر درجے سے باہر نکال دیا۔ وہ مجھ سے معافی مانگتا رہا لیکن میں نے بطورِ تربیت اسے معاف نہ کیا تھا اب حدیثِ پاک پڑھ کر رو رہا ہوں، یااللہ میں نے اس کو مُعاف کر دیا تو بھی اس کو مُعاف کر دے۔

جذباتِ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ

فقیہِ اہلِ سنّت، پیرِ طریقت حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالحلیم صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ اور امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ باہم بہت محبت اور شفقت کا معاملہ رکھتے تھے۔ 12 رمضان المبارک 1442ھ کی شب کو مفتی عبدالحلیم صاحب کے انتقالِ پُرملال پر امیرِ اہلِ سنت کے جذبات کچھ اس طرح کے تھے:

حضرت علّامہ مفتی عبدالحلیم صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ دعوتِ اسلامی کے بہت بڑے محسن ہیں، انہوں نے ہند میں ہماری بہت مدد فرمائی ہے، ایک ایسا دور ہم پر گزرا ہے کہ ہند میں دعوتِ اسلامی کے متعلق ہمارے بارے میں کافی الٹی سیدھی باتیں ہو رہی تھیں، وہاں کی گورنمنٹ کی طرف سے کوئی مسائل نہیں تھے، بس بعض افراد نے وہاں کے لوگوں میں کچھ غلط فہمیاں پھیلا دی تھیں، مَاشَآءَ اللہ مفتی عبدالحلیم صاحب نے بڑی شفقت فرمائی، ہند کے علمائے کرام کے پاس جا جا کر اُن کو سمجھایا اور اُن کی غلط فہمیاں دُور کیں اور بھی

کئی ایسے احباب ہوں گے کہ جنہوں نے ہمارے ساتھ تعاون کیا ہوگا لیکن میں مفتی صاحب کو ان سب میں فرسٹ نمبر دوں گا۔ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ "افسوس! مجھے دعوتِ اسلامی بڑھاپے میں ملی، کاش! جوانی میں مل جاتی تو اس کے لئے کام کرتا"۔ مگر بزرگی کے باوجود بھاگ دوڑ اتنی کرتے تھے کہ جوان کو تھکا دیں، مبالغۃً یوں کہہ سکتے ہیں کہ سارے ہند میں سفر کرتے رہتے تھے۔ دعوتِ اسلامی کے لئے مفتی صاحب کی بہت خدمات ہیں، اللہ پاک قبول فرمائے۔ میں اُن دنوں میں کہا کرتا تھا کہ دعوتِ اسلامی کے تعلق سے جیسے ہند میں حضرت مفتی عبد الحلیم صاحب ہیں، پاکستان میں ہمارے پاس کوئی ایسا عالِمِ دین نہیں ہے۔ مجھ سے بہت محبت و شفقت فرمایا کرتے تھے، ایک بار عرب امارات میں مجھ سے ملنے کے لئے تشریف لے آئے تھے، بہت محبت فرمایا کرتے تھے۔ (تعزیتی پیغام سے ماخوذ)

حضرت مفتی عبد الحلیم صاحب سے پہلی ملاقات: مسجدُ الحرام شریف میں اُن دنوں تہہ خانے میں زَم زَم شریف کی سبیل تھی، میں حضرت کو جانتا نہیں تھا، کبھی دیکھا بھی نہیں تھا، کسی نے مجھ سے مفتی عبد الحلیم صاحب کا تعارف کروایا، یوں دُعا سلام ہوئی تو مفتی صاحب نے مجھ سے فرمایا: کب تشریف لائے؟ میں نے برجستہ کہا کہ "میں آج تک تشریف نہیں لایا، جب بھی حکم ہوا ہے حاضر ہوا ہوں"۔ مفتی صاحب کو یہ بات بڑی پسند آئی کہ حرمین طیبین میں تشریف نہیں لاتے بلکہ حاضر ہوتے ہیں۔ پھر مفتی صاحب اس واقعے کو بیان بھی کرتے تھے کہ الیاس نے مجھے یہ جواب دیا تھا۔ پہلی ملاقات ایسی ہوئی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مفتی صاحب سے آخری سانس تک ہماری محبتیں قائم رہیں اور مفتی صاحب کے ساتھ بڑی نشست و برخاست ہوئیں، گھنٹوں ہم ساتھ بیٹھا کرتے تھے، بڑے شفیق تھے اور بڑا عاجزی و انکساری بھرا انداز تھا، دیگر مذہبی لوگوں کے مقابلے میں مفتی صاحب کا انداز مختلف تھا، اسلامی بھائیوں کے ساتھ بھی بہت شفقت فرماتے تھے۔ اللہ پاک پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے حضرت مفتی عبد الحلیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے، ان کو بے حساب جنّت سے مشرف فرمائے اور ان کے فیوض و برکات سے ہمیں مالا مال فرمائے۔ (مدنی مذاکرہ، 14 رمضان المبارک 1442ھ، بعد نمازِ تراویح)

ایصالِ ثواب اور دُعا: ان دنوں دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ، مدارسُ المدینہ اور دیگر تعلیمی اداروں میں تعطیلات کا سلسلہ ہے لیکن پھر بھی مَاشَآءَ اللہ ایک کثیر تعداد نے مفتی عبد الحلیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سوئم کے موقع پر ایصالِ ثواب کا اہتمام کیا۔ اللہ ربّ العزّت مفتی صاحب کو غریقِ رحمت فرمائے اور ان کی تمام خدماتِ دینیہ کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ اٰمین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ

یَارَبَّ الْمصطفٰے جَلَّ جَلَالُہٗ وَصلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اپنے فضل و کرم سے جو کچھ پڑھا گیا اس کا ثواب اپنے کرم کے شایانِ شان عطا فرما کر یہ تمام ثواب اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عنایت فرما، بوسیلۂ خَاتَمُ النَّبِیّٖن تمام انبیا و مُرسلین، خلفائے راشدین، اُمّہاتُ المؤمنین، تمام صحابہ و تابعین و تبع تابعین، ائمۂ مجتہدین، علمائے کاملین، مفسرین، محدثین، بُزرگانِ دین، تمام مؤمنات و مؤمنین، مسلمات و مسلمین، خصوصاً والدینِ مصطفےٰ، حسنینِ کریمین، شہیدان و اسیرانِ کربلا، جمیع اہلِ بیتِ اطہار، امامِ اعظم، غوثُ الاعظم، غریب نواز، اعلیٰ حضرت، امام غزالی، قطبِ مدینہ، صدرُ الافاضِل، حُضور مفتیِ اعظم ہند، حضرت مفتی احمد یار خان، مفتیِ دعوتِ اسلامی حاجی فاروق، حاجی مشتاق، حاجی زم زم رضا، تمام مرحومین مبلغین و مبلغات بالخصوص محسن و سرپرستِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا مفتی عبد الحلیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرما۔ یااللہ پاک! مفتی صاحب کے درجات بلند فرما، جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما، اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! ان کے تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما، یااللہ پاک! حضرت کے فیوض و برکات سے ہمیں مالا مال فرما، حضرت کے صدقے ہم سب کی بے حساب مغفرت فرما، حضرت کے صدقے میں ہم کو دعوتِ اسلامی کا مخلص مبلغ بنا، حضرت کے تمام متوسلین مریدین سب کو دعوتِ اسلامی کا بڑھ چڑھ کر کام کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(مدنی مذاکرہ، 14 رمضان المبارک 1442ھ، بعد نمازِ تراویح)

مفتی عبد الحلیم رضوی اشرفی رحمۃُ اللہِ علیہ کی دعوتِ اسلامی سے محبت

اِس وقت دعوتِ اسلامی ایک عالم گیر تحریک ہے لیکن ابتدائی دور میں دعوتِ اسلامی کی مخالفت اور بائیکاٹ کیا جا رہا تھا۔ اُس نازک دور میں فقیہِ اہلِ سنّت، خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند، محسن و سرپرستِ دعوتِ اسلامی مفتی عبدُ الحلیم صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ نے مخالفتوں کی آندھی اور طوفان میں تنِ تنہا کھڑے ہو کر اعلان کیا: ”دعوتِ اسلامی اہلِ سنّت کی پاسبان، مسلکِ اعلیٰ حضرت کی ترجمان اور سوادِ اعظم کے عقائد و نظریات کی نگہبان ہے۔ اہلِ سنّت کے عوام و خواص کو چاہئے کہ وہ جان و دل سے دعوتِ اسلامی کی امداد اور اعانت کریں! اس کے خلاف جتنے فتاویٰ ہیں وہ حسد یا غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ ان فتاویٰ کی کوئی حقیقت نہیں۔ ان فتاویٰ کی پرواہ نہ کریں۔ بے تأمّل دعوتِ اسلامی کو اپنائیں اور اسے گھر گھر پہنچائیں۔ کل قیامت میں دعوتِ اسلامی کی حمایت اور اس میں آپ کی شمولیت سے متعلق اگر پُرسش ہوئی تو رب کی بارگاہ میں عبدُ الحلیم اس کا جواب دہ اور ذمّہ دار ہو گا۔“ خصوصاً ہندوستان میں تو دعوتِ اسلامی کی جس قدر قبلہ مفتی صاحب نے حمایت کی ہے اور اس دینی تحریک کے لئے آپ نے جتنی قربانیاں دی ہیں شاید وہ شمار سے باہر ہیں۔ (فتاویٰ حلیمیہ سے ماخوذ)

دعوتِ اسلامی کے لئے آپ کی قربانیوں اور دعوتِ اسلامی کے نزدیک آپ کی قدر و قیمت اور اہمیت کا اندازہ امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کے اس جملے سے بخوبی ہو جاتا ہے جو آپ نے حضور فقیہِ اہلِ سنّت کی تعزیت کے موقع پر فرمایا: ”اگر اس وقت مفتی عبد الحلیم صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ ساتھ نہ دیتے، تو ہو سکتا تھا کہ دعوتِ اسلامی ہند سے ختم ہو جاتی۔“ (تعزیتی پیغام)

بڑی شفقت و محبت والے:

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا حاجی محمد عمران عطاری مُدَّ ظِلُّہُ العالی نے فرمایا: 2005 میں ارا کینِ شوریٰ دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کے حوالے سے ہند کے سفر پر گئے تھے تو جب خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند، محسن و سرپرستِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مفتی عبد الحلیم صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ نے ہماری دعوت کی تھی، بڑی شفقت و محبت دی اور آپ نے بڑا کرم فرمایا۔ اس کے بعد بھی مزید ایک دو بار اور دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کے حوالے سے ہند جانا ہوا تو اس وقت بھی مفتی صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ نے بڑی شفقت فرمائی تھی، اللہ پاک مفتی صاحب کو غریقِ رحمت فرمائے، اٰمین۔ (مدنی مذاکرہ، 14 رمضان المبارک 1442ھ، بعد نمازِ تراویح)

سب جگہ جانا پڑتا ہے:

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن مولانا حاجی عبد الحبیب عطاری حضرت علّامہ مفتی عبد الحلیم صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے ہند میں مفتی صاحب سے بہت ملاقاتیں کی ہیں، مدینے شریف اور عرب امارات میں بھی ملاقاتیں کی ہیں، کمال کی شخصیت تھے، بڑے شفیق، بڑے مہربان، بڑے عاجزی والے تھے۔ مجھے یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ

جب مفتی صاحب امیرِ اہلِ سنّت سے ملاقات کے لئے پہلی بار شاید 1990 میں پاکستان تشریف لائے تو ہمارے گھر ہی قیام فرماہوئے، مجھے ہی مفتی صاحب کی ڈرائیوری کا شرف ملتا اور میں ہی مفتی صاحب کو امیرِ اہلِ سنّت کے پاس لے جاتا تھا۔ اس دور میں مفتی صاحب مجھے بابو، بابو عبدالحبیب کہتے تھے، میں نے مفتی صاحب سے اس دور میں ہی کہہ دیا تھا کہ آپ نے جب مجھے بیٹا کہا ہے تو بیٹا بنا کر رکھئے گا۔ جب مجھے پتا چلتا کہ مفتی صاحب کی طبیعت خراب ہے تو میں مفتی صاحب کو فون کرتا اور باقاعدہ بیٹے کی طرح ناراضی کا اظہار کرتا کہ میں نے آپ کو سفر کرنے سے منع کیا تھا، آپ کیوں اتنا سفر کرتے ہیں؟ تو مفتی صاحب فرماتے ہیں: کیا کروں بابو! لوگ مانتے ہی نہیں ہیں اِدھر سے بلاتے ہیں، اُدھر سے بلاتے ہیں سب جگہ جانا پڑتا ہے۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ مفتی صاحب کی زندگی کا اکثر وقت ٹرین میں گزرتا تھا، پورے پورے مہینے کی ٹرین کی ٹکٹیں بُک ہوتی تھیں۔ بزرگوں کا قول ہے: زمین کے اوپر کام اور زمین کے اندر آرام۔ مفتی صاحب نے زمین پر دن رات دینی کام کیا ہے اللہ کی رحمت سے اِنْ شَآءَ اللہ زمین کے اندر آرام سے رہیں گے، اللہ پاک مفتی صاحب کو غریقِ رحمت فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے اور ان سے جنّت میں ہماری ملاقات کروائے، اٰمین۔

مفتی صاحب کے سوئم کے موقع پر دعوتِ اسلامی کی طرف سے ایصالِ ثواب

قرانِ پاک	15ہزار855
متفرق پارے	1لاکھ40ہزار680
سُورۂ یٰسٓ شریف	1لاکھ96ہزار982
سُورۂ مُلک	7لاکھ15ہزار430
سُورۂ رحمٰن	86ہزار849
سُورۂ واقعہ	95ہزار359
سُورۂ مزّمّل	26ہزار441
چاروں قُل شریف	11لاکھ57ہزار93
سُورۂ فاتحہ	20لاکھ22ہزار724
سُورۂ اِخلاص	1کروڑ35لاکھ91ہزار113
مختلف سُورتیں	11لاکھ86ہزار17
آیتِ کریمہ	2کروڑ49لاکھ63ہزار318
بِسْمِ اللہ شریف	1کروڑ29لاکھ67ہزار617
آیتُ الکُرسی	10لاکھ92ہزار162
کلمہ طیبہ	10کروڑ89لاکھ45ہزار557
مختلف ذِکْر و اذکار	2کروڑ62لاکھ35ہزار283
دُرودِ پاک	70کروڑ63لاکھ94ہزار171
دُرودِ تاج	41ہزار677
دُرودِ تُنجّینا	48ہزار711
عمر بھر کی نیکیاں ایصال ثواب کرنے والے	1لاکھ29ہزار843
تسبیحِ فاطمہ	64لاکھ22ہزار722
نَوافل کا ثواب	1لاکھ39ہزار638
نَفل روزوں کا ثواب	2ہزار844
متفرق اَوراد	3لاکھ17ہزار195
اِسْتِغفار	82کروڑ28لاکھ30ہزار407
یاسلامُ	21ہزار601

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابوماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

مزاراتِ شہدائے حَرَّہ، جنّتُ البقیع

مزار حضرت سیّد شاہ عبد اللطیف لااُبالی کرنولی قادری رحمۃُ اللہِ علیہ

ذُوالحجۃ الحرام اسلامی سال کا بارھواں (12) مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وصال یا عرس ہے، ان میں سے 58 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ذُوالحجۃ الحرام 1438ھ تا 1441ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے۔ مزید 12 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان:

1 حضرت ابو العاص لَقیط بن رَبیعہ قرشی عَبشَمی رضی اللہُ عنہ اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہُ عنہا کے بھانجے، بنتِ رسول حضرت زینب رضی اللہُ عنہا کے شوہر، مکے کے بڑے امیر تاجر، قبولِ اسلام سے پہلے دو مرتبہ مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہوئے، 7ھ میں اسلام لائے، مدینہ شریف ہجرت فرمائی اور ذُوالحجہ 12ھ میں وصال فرمایا۔ حضرت زینب سے آپ کے ہاں ایک بیٹا اور ایک بیٹی حضرت علی اور حضرت اُمامہ رضی اللہُ عنہا کی ولادت ہوئی۔[1] 2 صحابیِ رسول حضرت ابو محمد عبد اللہ بن نَوفل قرشی ہاشمی رضی اللہُ عنہما رسولِ کریم صلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم کے چچازاد بھائی حضرت نَوفل بن حارث رضی اللہُ عنہ کے بیٹے تھے، شکل وصورت میں نبی پاک کے مشابہ (یعنی ہم شکل)، خوبصورت و معزز، اور صحابۂ کرام سے کئی احادیث کے راوی تھے، حضرت امیر معاویہ کے دور میں مدینہ شریف کے پہلے قاضی بنائے گئے، آپ نے واقعۂ حَرَّہ (ذوالحجہ 63ھ) میں شہادت پائی۔[2]

اولیائے کرام رحمہمُ اللہُ السّلام:

3 اسدُ الحجاز والقریش حضرت ابراہیم بن محمد بن طلحہ تیمی قرشی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 30ھ میں ہوئی اور ذوالحجہ 110ھ مِنیٰ مکہ شریف میں دورانِ حج احرام کی حالت میں بعمر اَسی (80) سال وصال فرمایا، عقبہ میں دفن ہوئے۔ آپ صحابیِ رسول حضرت طلحہ بن عُبیدُ اللہ کے پوتے، والدہ کی جانب سے حضرت حسن مثنّٰی کے بھائی، ثقہ راوی حدیث، جلیلُ القدر تابعی، صالح و متقی، عراق میں صاحبِ خراج مقرر ہوئے۔ قلیل عرصہ حجاز کے والی بھی بنائے گئے، اُمرا و خلفا کے سامنے کلمۂ حق فرماتے۔[3] 4 صاحبزادۂ غوثِ اعظم حضرت شیخ سیّد عبد الجبار جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت تقریباً 547ھ میں ہوئی اور وصال 19 ذوالحجہ 575ھ کو 28 سال کی عمر میں فرمایا، مزار شریف حلبہ بغداد میں والدِ گرامی کے مزار پُرانوار کے قریب ہے۔ آپ نے علمِ دین والد صاحب، شیخ ابو منصور اور دیگر اساتذہ سے حاصل کیا، آپ بہترین کاتب بھی تھے، آپ کے بھائی حضرت شیخ عبد الرزاق جیلانی سمیت کثیر لوگ آپ کے شاگرد ہیں۔[4] 5 سلطانُ الفقراء حضرت سیّد شاہ عبد اللطیف لااُبالی کرنولی قادری رحمۃُ اللہِ علیہ خاندانِ غوثُ الاعظم کے فرد، حماہ (شام) سے قمر نگر کرنول (رائل سیما، آندھرا پردیش، ہند) تشریف لائے، آپ علم و تقویٰ کے جامع، جذبۂ تبلیغ سے سرشار اور صاحبِ کرامت و جلال تھے، آپ کے ہاتھ پر کثیر غیر مسلم اسلام لائے اور اسلامی تہذیب و تمدن میں اضافہ ہوا، آپ کا وصال 7 ذوالحجہ 1047ھ کو ہوا۔ مزار قمر نگر کرنول میں مرجع خاص و عام ہے۔[5] 6 میراں

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

حضرت سید محمد فاضل الدین گیلانی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1070ھ کو ایک علمی و روحانی گھرانے میں بمقام چک قاضی (تحصیل شکرگڑھ ضلع نارووال، پنجاب) میں ہوئی اور 7 ذوالحجہ 1151ھ کو وصال فرمایا۔ مزار بٹالہ شریف (گورداسپور مشرقی پنجاب، ہند) میں ہے۔ آپ خاندانِ غوثیہ کے فرزند، عالمِ دین، بانیِ خانقاہ قادریہ فاضلیہ اور باکرامت ولیُّ اللہ تھے۔[6] 7 بانی آستانہ عالیہ باؤلی شریف حضرت باباجی خواجہ محمد خان عالم مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کری شریف (جلالپور جٹاں، گجرات، پنجاب) میں ہوئی اور وصال باولی شریف (سرائے عالمگیر، ضلع گجرات) میں 3 ذوالحجہ 1288ھ کو ہوا، آپ سلسلہ مجددیہ کے شیخِ طریقت، خلیفۂ ہادی نامدار، مرجعِ خاص و عام تھے۔[7] 8 خاندانِ فاروقی مجددی کے چشم و چراغ حضرت پیر محمد سعید جان آغا مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1257ھ کو چار باغ صفا (سرہ رود، ننگرھار، افغانستان) میں ہوئی 19 ذوالحجہ 1332ھ کو وصال فرمایا، تدفین چار باغ صفا میں حضرت صاحب کے مزار کے غربی جانب ہوئی۔ آپ عالمِ دین، سلسلہ مجددیہ قادریہ میں مجاز، بہترین واعظ و مصلح اور صاحبِ دیوان شاعر تھے۔[8]

مزار میراں حضرت سید محمد فاضل الدین گیلانی قادری رحمۃ اللہ علیہ

مزار بانی آستانہ عالیہ باولی شریف حضرت باباجی خواجہ محمد خان عالم مجددی رحمۃ اللہ علیہ

علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام:

9 شیخ محمد ناصر زائر افضلی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت حضرت شاہ خوب اللہ خواجہ محمد یحیٰ الہ آبادی کے گھر ہوئی اور سفرِ حج کے دوران برہان پور میں 11 ذوالحجہ 1164ھ کو وصال فرمایا۔ آپ خانقاہ خوب اللہ الہ آبادی کے سجادہ نشین، تلمیذ علّامہ حیات سندھی مدنی، عالمِ دین، شاعرِ اسلام اور علومِ عقلیہ و نقلیہ میں مہارتِ تامہ رکھتے تھے۔[9] 10 ناشرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا فقیر محمد جہلمی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1260ھ موضع چتن (تحصیل و ضلع جہلم، پنجاب) میں ہوئی اور 26 ذوالحجہ 1334ھ کو انتقال فرمایا، تدفین جہلم قبرستان میں ہوئی۔ آپ تلمیذ صدرُ العلماء مفتی صدرُ الدّین آزردہ، معروف عالمِ دین، ناشرِ کُتب، مصنف و مترجم، بانیِ سراج المطابع اور سراج الاخبار تھے، آٹھ کتابوں میں "حدائقُ الحنفیہ" زیادہ مشہور ہے۔[10] 11 عالمِ باعمل حضرت مولانا کرم دین قادری نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1307ھ کو موضع جند (تھانہ ڈوہمن، ضلع چکوال، پنجاب) پاکستان میں ہوئی اور یہیں 26 ذوالحجہ 1394ھ کو وصال فرمایا۔ آپ جید عالمِ دین، استاذ درس نظامی اور امام و خطیب جامع مسجد جند تھے۔[11] 12 حضرت مولانا مفتی نصیرُ الدّین رحمۃ اللہ علیہ پنڈی گھیب (ضلع اٹک، پنجاب) پاکستان میں 1319ھ کو پیدا ہوئے اور یہیں 8 ذوالحجہ 1406ھ کو وصال فرمایا، آپ درسِ نظامی کے مدرس، مناظرِ اہلِ سنّت، مسلکِ اہلِ سنّت کا دَرد رکھنے والے عالمِ دین اور استاذُ العلماء تھے۔[12]

---

(1) الاستیعاب، 4/264، المواھب اللدنیہ، 1/392 (2) اسد الغابۃ، 3/418 (3) طبقات ابن سعد، 5/321، سیر اعلام النبلاء، 5/456 (4) اتحاف الاکابر، ص373 (5) تذکرۃ الانساب، ص104 (6) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 1/276 (7) تذکرہ اولیائے جہلم، ص107 (8) تذکرۂ مشائخ مجددیہ، ص131 (9) تذکرۂ شعرائے حجاز، ص362 (10) تاریخ جہلم، ص713، 716 (11) تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص89 (12) تذکرہ علماء اہلسنت ضلع اٹک، ص254۔

ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی

مولانا ناراشد علی عطاری مَدَنی*

مومنیں پیشِ فَتح و پسِ فتح سب
اہلِ خیر وعدالت پہ لاکھوں سلام

الفاظ و معانی: **پیش:** پہلے، قَبل۔ **پس:** بعد، پیچھے۔ **فتح:** کامیابی، جیت، مراد فتحِ مکّہ۔ **اہلِ خیر وعدالت:** بھلائی والا اور عادل ہونا۔

شرح: امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ اعظم، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا تحریر کردہ یہ شعر جہاں شہنشاہِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی مشترکہ منقبت ہے، وہیں ایک آیتِ قرآنی کی طرف اِشارہ اور اسلامی عقیدے کا زبردست ترجمان بھی ہے۔ شعر کا مطلب یہ ہے کہ فتحِ مکہ سے پہلے اور بعد میں ایمان لانے والے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تمام ہی صحابہ اہلِ خیر وعدالت یعنی بھلائی والے اور عادل ہیں۔ ان سب نُفوسِ قُدسیہ پر لاکھوں سلام ہوں جن کی فضیلت وعدالت پر قراٰنِ مجید کی آیات اور شاہِ موجودات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سینکڑوں اَحادیث ناطق اور شاہد ہیں۔

ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی: قراٰنِ کریم میں حضور سیّدُ المرسلین، خاتمُ النّبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک وہ جنہوں نے فتحِ مکّہ سے پہلے ایمان لاکر راہِ خدا میں مال خرچ کیا اور جہاد کیا، دوسرے وہ جنہوں نے فتحِ مکہ کے بعد یہ سب کچھ کیا۔ اگرچہ مقام ومرتبہ پہلے والوں ہی کا زیادہ ہے، لیکن اللہ ربُّ العزت نے ان دونوں جماعتوں سے ہی جنّت کا وعدہ فرمالیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَؕ-اُولٰٓىٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْاؕ-وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰىؕ-وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۠(۱۰)﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتحِ مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا وہ مرتبہ میں اُن سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنّت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔[1]

اس آیتِ مبارکہ میں تمام صحابۂ کرام سے ”اَلْحُسْنٰی“ کا وعدہ فرمایا گیا ہے جس کا لفظی معنیٰ ”بھلائی“ ہوتا ہے لیکن یہاں اِس بھلائی سے مراد جنّت ہے، جیسا کہ تفسیر کی معتبر اور مستند کتابوں میں موجود ہے۔ چند حوالے (References) ملاحظہ ہوں:

1 تفسیرِ مَعالمُ التّنزیل (تفسیرِ بغوی) میں ہے: اَیْ: كِلَا الْفَرِیْقَیْنِ وَعَدَهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ یعنی اللہ تعالیٰ نے دونوں ہی جماعتوں سے جنّت کا وعدہ فرمالیا ہے۔[2]

2 تفسیرِ مدارِکُ التنزیل (تفسیرِ نسفی) میں ہے: هِیَ الْجَنَّةُ مَعَ تَفَاوُتِ الدَّرَجَاتِ یعنی ”اَلْحُسْنٰی“ سے مراد درجات و مراتب کے فرق کے ساتھ جنّت ہے۔[3]

* مُدرّس جامعۃ المدینہ، فیضانِ اولیا، کراچی

3 تفسیرِ جلالین میں ہے: اَلْجَنَّۃ۔ یعنی "اَلْحُسْنٰی" سے مراد جنّت ہے۔[4]

الحتصر آیتِ مبارکہ میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا ذکر ہے اور کلمۂ "کُلًّا" کا ترجمہ موقع محل کے اعتبار سے سب، ہر یا تمام ہی کے لفظ سے ہوتا ہے اور "اَلْحُسْنٰی" سے مراد جنّت ہے، لہٰذا شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت علامہ محمد الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ کی طرف سے اُمّت کو دیا گیا نعرہ "ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی" گویا اس آیتِ مقدّسہ کا خوبصورت ترجمان ہے۔

سب صحابہ عادل اور اہلِ خیر ہیں: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے تمام صحابہ اہلِ خیر اور عادل ہیں۔ اختصار کے ساتھ تین اکابرینِ اُمّت کے فرامین ملاحظہ ہوں:

1 شیخُ الاسلام امام محیُّ الدّین ابو زکریا یحییٰ بن شرف النَّوَوی رحمۃ اللہ علیہ اس عقیدے اور حقیقت کو یوں بیان فرماتے ہیں کہ اَلصَّحَابَۃُ کُلُّھُمْ عَدُوْلٌ یعنی سارے صحابہ عادل ہیں۔[5]

2 محقِّقِ اہلِ سنّت شیخ علی بن سلطان اَلقاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جمہور عُلَما کا یہی مؤقف ہے کہ اَنَّ الصَّحَابَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ کُلَّھُمْ عَدُوْلٌ یعنی تمام ہی صحابۂ کرام عادل ہیں۔[6]

3 صدرُ الشّریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ اسلامی عقیدہ بیان فرماتے ہیں کہ "تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم اہلِ خیر و صلاح ہیں اور عادل، ان کا جب ذکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔"[7]

(1) پ27، الحدید:10 (2) تفسیر بغوی، پ27، الحدید، تحت الاٰیۃ:10، 4/269 (3) تفسیر نسفی، پ27، الحدید، تحت الاٰیۃ:10، ص1208 (4) تفسیر جلالین، پ27، الحدید، تحت الاٰیۃ:10، ص449 (5) ارشاد طلاب الحقائق، ص68 (6) منح الروض الازھر شرح الفقہ الاکبر، ص126 (7) بہارِ شریعت، 1/252۔

تعزیت و عیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے گزشتہ دو ماہ (مارچ اور اپریل 2021ء) میں تقریباً 3ہزار280 تعزیت و عیادت سمیت دیگر پیغامات جاری فرمائے، ان میں سے چند کے نام یہ ہیں:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے 1 حضرت علّامہ مولانا محمود خان قاسمی (کراچی)[1] 2 حضرت علّامہ قاری محمد انور قمر نقشبندی (U.K)[2] 3 صاحبزادہ حضرت مولانا احتشامُ الحق رضوی جلالی (مہتمم جامعہ جلالیہ تعلیم القرآن گوجرہ، پنجاب)[3] 4 تاجکستان کے بہت بڑے عالم، حضرت شیخ دامُلّا حکمت اللہ (تاجکستان)[4] 5 حضرت علّامہ مولانا الحاج عبد المصطفےٰ نوری صاحب (مدینۃ العلماء باڑا شریف، سیتا مڑھی بہار، ہند)[5] 6 استاذُ الحفاظ حضرت علّامہ مولانا حافظ قاری محمد خالد جلالی (گوجرانوالہ)[6] 7 حضرت مولانا محمد فاروق رضوی صاحب (جودھ پور، ہند)[7] 8 سجادہ نشین سیکری شریف حضرت مولانا سیّد محمد نورُ الحسنین نعیمی لطیفی صاحب (سیکری شریف یوپی، ہند)[8] 9 حضرت مولانا الحاج پیر ابو طاہر

محمد عبد العزیز چشتی نظامی سیالوی صاحب (گوجرانوالہ)[9] 10 استاذُ العلماء حضرت مولانا حافظ شاہ شائق نقشبندی (یزمان منڈی، بہاول پور)[10] سمیت دیگر کئی عاشقانِ رسول کے انتقال پر ان کے سوگواروں سے تعزیت کی اور مرحومین کے لئے دُعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔ نیز امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے سینکڑوں بیماروں اور دُکھیاروں کے لئے دُعائے صحت و عافیت بھی فرمائی۔ تفصیل جاننے کے لئے اس ویب سائٹ، "دعوتِ اسلامی کے شب و روز" news.dawateislami.net کا وزٹ فرمایئے۔

مرحوم حضرت علّامہ مولانا الحاج عبد المصطفےٰ نوری صاحب (مدینۃ العلماء باڑا شریف، سیتا مڑھی بہار، ہند) کے صاحبزادے مفتی ابوالحسّان محمد اشتیاقُ القادری صاحب (جامعہ مدینۃ العلم، کبیر نگر دہلی) کا جوابی پیغام:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری حفظہ اللہ تعالیٰ و دام ظلّہ وہ مثالی و بینَ الاقوامی شخصیت ہیں جن کے اَمثال اس دور میں نادِر و مَفقود ہیں۔

اندازہ تولگایئے کہ دنیا کی عظیم تحریک کے بانی و سرپرست اور بے شمار علمی و دعوتی مصروفیات کے باوجود مجھ جیسے ناکارہ پر اتنا کرم و احسان اور ایسی نادر شفقت و عنایت کہ اپنے بے پناہ قیمتی اوقات سے وقت نکال کر تعزیت و تَسلِیَہ کے کلمات ارشاد فرمانا اور بکمالِ کرم و عنایت صبر و تحمل کی تلقین فرمانا یقیناً قطعاً ایک عظیم محسن و مشفق اور انتہائی خلیق و غم گسار کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ یہ اس بات کا بھی اشارہ ہے کہ امیرِ اہلِ سنّت دام ظلّہ العالی نمونۂ اَسلاف ہیں اور اپنے خُدام پر شفقت و کرم فرمانے میں بے مثال ہیں۔

فقیر قادری کو اب سے کوئی بارہ تیرہ سال پہلے آپ کے درِ دولت پر حاضر ہو کر چند دن فیوض و برکات حاصل کرنے کا موقع میسر آیا، میں نے اپنی پوری زندگی میں علم و عمل اور نیکی و بھلائی کا ایسا مجسم مجموعہ کبھی نہیں دیکھا، کتابوں میں اولیاء و صالحین کے جو اَوصاف و اَحوال پڑھ رکھے تھے ان کی عملی تصویر پہلی مرتبہ "الیاس قادری" کی شکل میں قریب سے دیکھ کر آنکھوں کو نور اور دل کو سُرور کی جو کیفیات حاصل ہوئیں ان کے انوار و برکات کو الفاظ میں بیان کرنا مجھ ناتواں کے لئے تقریباً ناممکن ہے۔

کثرتِ کار و ہجومِ اَفکار کے اس عالَم میں میرے لئے یہ امر بھی کسی عجوبے سے کم نہیں کہ حضرت امیرِ اہلِ سنّت مدّ ظلّہ العالی مجھ ناکارہ و گم نام سے متعدد بار فون کے ذریعہ گفتگو فرما چکے ہیں اور میرے حالات دریافت فرماکر مجھے دعاؤں سے نواز چکے ہیں، بلکہ اسے عجوبہ نہ کہہ کر فقیر اسے آپ کی کرامت سمجھتا ہے کہ اتنی بڑی تنظیم کے بانی کی یادداشت کا یہ عالَم کہ مجھ جیسا شخص جو رابطہ رکھنے میں بھی اَز حد گیا گزرا ہے اور کسی قابلِ ذکر کام کے لائق بھی نہیں ہے، اسے یاد رکھنا یقیناً میرے نزدیک ایک خارقِ عادت اَمر ہے، جب کہ ہم لوگوں کا حال یہ ہے کہ ہم اپنے سو دو سو متعلقین سے بھی رابطہ رکھنے میں ناکام نظر آتے ہیں اور سَہو و نِسیان کا شکار رہتے ہیں۔

ربِّ کریم حضرت امیرِ اہلِ سنّت دام ظلّہ العالی کا سایۂ علم و فضل و کرم سلامت رکھے اور آپ کے فیوض و برکات سے عالَمِ اسلام کو تا قیامت مستفیض و مستفید و مستنیر فرمائے۔

---

(1) تاریخِ وفات: 27 جُمادَی الاُخریٰ 1442ھ مطابق 13 جنوری 2021ء
(2) تاریخِ وفات: 24 رجب المرجب 1442ھ مطابق 9 مارچ 2021ء
(3) تاریخِ وفات: پہلی شعبان المعظم 1442ھ مطابق 16 مارچ 2021ء
(4) تاریخِ وفات: رمضان المبارک 1442ھ کی پہلی رات مطابق 13 اپریل 2021ء (5) تاریخِ وفات: 2 رمضان المبارک 1442ھ مطابق 15 اپریل 2021ء (6) تاریخِ وفات: 10 رمضان المبارک 1442ھ مطابق 23 اپریل 2021ء (7) تاریخِ وفات: 14 رمضان المبارک 1442ھ مطابق 27 اپریل 2021ء (8) تاریخِ وفات: 11 رمضان المبارک 1442ھ مطابق 24 اپریل 2021ء (9) تاریخِ وفات: 15 رمضان المبارک 1442ھ مطابق 28 اپریل 2021ء (10) تاریخِ وفات: پہلی رمضان المبارک 1442ھ مطابق 14 اپریل 2021ء۔

رازوں کی سرزمین

(قسط:04)

مولانا عبد الحبیب عطاری*

شارحینِ بخاری کے قدموں میں حاضری: یوں تو کثیر عُلمائے کرام نے مختلف زبانوں میں صحیح بخاری شریف کی شروحات لکھی ہیں لیکن کچھ شروحات ایسی ہیں جنہوں نے عالمگیر شہرت پائی اور سینکڑوں سال سے ان کا فیضان عام ہورہا ہے۔ 7مارچ 2020ء کو ہمیں دو ایسے بزرگوں کے مزارات پر حاضری کی سعادت ملی جن کی شروحاتِ بخاری کو دنیا بھر کے علم دوست مسلمانوں میں مقبولیت اور شہرت حاصل ہے۔

1 شارحِ بخاری شہابُ الدّین ابو العباس حضرت سیّدُنا امام احمد بن محمد قسطلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 12 ذوالقعدہ 851ھ کو مصر میں ہوئی جبکہ یکم محرمُ الحرام 923ھ کو وصال فرمایا۔ آپ کی 25 تصانیف میں سے اِرْشَادُ السَّارِی فِی شَرْحِ صَحِیْحِ الْبُخَارِی اور سیرت کے موضوع پر لکھی گئی کتاب اَلْمَوَاھِبُ اللَّدُنِّیَّۃ بِالْمِنَحِ الْمُحَمَّدِیَّۃ کافی مشہور ہیں۔

2 شارحِ بخاری حضرت علامہ بدرُ الدّین ابو محمد محمود بن احمد عینی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 26 رمضانُ المبارک 762ھ کو ہوئی جبکہ 4 ذوالحجہ 855ھ کو قاہرہ مصر میں وصال فرمایا۔ آپ کی کتابوں میں سے عُمْدَۃُ القاری شرح صحیح البخاری بہت مشہور ہے۔

مزارات سے متصل مسجد میں ہم نے باجماعت نماز ادا کی اور یہاں مدنی چینل کے لئے دونوں بزرگوں کی سیرت سے متعلق بیان بھی ریکارڈ کیا گیا۔

ان مزارات پر حاضری کے دوران ہم نے دیکھا کہ یہاں صفائی ستھرائی کا شایانِ شان انتظام نہیں ہے، میں نے اپنے لئے سعادت سمجھتے ہوئے دونوں مقدس قبروں والے ہال میں صفائی کرنے کا شرف حاصل کیا۔ اس موقع پر جامعہ ازہر کے جو طلبہ ہمارے ساتھ تھے ہم نے انہیں ترغیب دلائی اور انہوں نے نیت کی کہ اِن شآءَ اللہ ہم یہاں صفائی کا انتظام کریں گے۔

پیارے اسلامی بھائیو! کسی بھی مقدّس مقام مثلاً مسجد، مدرسہ یا مزار شریف میں ہمیں صفائی ستھرائی کے حوالے سے کوئی کمزوری نظر آئے تو حتّی الامکان اس کی بہتری کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ اگر مسجد میں کچرا یا گرد و غبار وغیرہ نظر آئے تو مسجد کے خادم پر حکم چلانے کے بجائے ممکنہ صورت میں حصولِ ثواب کی نیت سے خود مسجد کی صفائی کی سعادت حاصل کرنی چاہئے۔

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مَنْ اَخْرَجَ اَذًی مِّنَ الْمَسْجِدِ بَنَی اللہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ یعنی جو شخص مسجد سے تکلیف دہ چیز کو نکال دے، اللہ پاک اُس کے لئے جنّت میں ایک گھر بنائے گا۔

(ابن ماجہ، 1/ 419، حدیث:757)

امام شعرانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے قدموں میں حاضری: آج کے دن ہی ہم ایک عظیم ولیُّ اللہ اور بہت بڑے بزرگ حضرت سیّدنا امام ابو المَوَاہِب عبد الوہاب شعرانی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے۔ آپ کی ولادت 898ھ میں جبکہ وصالِ باکمال جُمادَی الاولیٰ 973ھ میں ہوا، مزارِ مبارک قاہرہ مصر میں ہے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے کئی کتابیں بھی تصنیف فرمائیں جن میں سے کَشْفُ الْغُمَّۃ،

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطّاری کے آڈیو پیغامات وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس مدنی چینل

https://www.facebook.com/AbdulHabibAttari/

لَطَائِفُ الْمِنَنْ، اَلْمِیْزَانُ الْکُبْرٰی اور اَلْیَوَاقِیْتُ وَالْجَوَاھِر وغیرہ کافی مشہور ہیں۔

سفر کے فوائد: اللہ پاک کے فضل و کرم، اس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عنایت اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کی برکت سے مجھے دینی کاموں کے سلسلے میں دنیا کے مختلف ملکوں اور شہروں کا سفر کرنے کی سعادت ملتی رہتی ہے۔

میرا تجربہ یہ ہے کہ دنیا کے مختلف ملکوں اور شہروں میں سفر کرنے کے متعدد فوائد ہیں، مثلاً: ایک فائدہ یہ ہے کہ مختلف خطوں کے رسم و رواج اور لوگوں کی عادات و نفسیات سے واقفیت حاصل ہوتی ہے، اس کے علاوہ مختلف زبانوں سے متعلق معلومات بھی ملتی ہیں۔ مختلف خطوں میں رہنے والے ایک ہی زبان کے بولنے والے افراد کے اس کا تلفظ کرنے میں بسا اوقات کچھ فرق ہوتا ہے۔ مصر کے لوگ عموماً "ج" کو "ک" بولتے ہیں، مثلاً اونٹ جسے عربی میں "جَمَل" کہا جاتا ہے اسے یہاں کے لوگ "کَمَل" کہتے ہیں۔

ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ مختلف ملکوں کی الگ الگ مخصوص خوراکیں اور ڈشز کھانے اور اللہ پاک کی ان نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا موقع میسر آتا ہے۔ پاکستان میں بالخصوص میمن برادری کے یہاں "خاؤسے" نامی ایک ڈش تیار کی جاتی ہے جو کثیر اجزا(Ingredients) کا مرکب اور کافی لذیذ ہوتی ہے، مصر میں ہمیں ایک ایسی ڈش کھانے کا موقع ملا جو پاکستانی "خاؤسے" سے کافی قریب ہے۔ مصر جیسے کسی اسلامی ملک میں سفر کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ حلال کھانے کا حصول اور نماز کے لئے مسجد میں حاضری آسان رہتی ہے۔ اللہ کریم اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے طفیل ہمیں دنیا میں بھی اپنی نعمتوں سے مستفید فرمائے اور آخرت میں جنّت کی لازوال نعمتیں عطا فرمائے۔

مخصوص غذا اور ماحول کے عادی نہ بنیں: اے عاشقانِ رسول! اگر آپ سنّتوں کی خدمت کرنے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں تو اپنے آپ کو کھانے اور سونے وغیرہ کے معاملات میں حالات کے مطابق ڈھالنے کی صلاحیت پیدا کریں۔ اگر آپ خود کو مخصوص کھانوں، مشروبات اور ماحول کا عادی بنالیں گے، مثلاً بریانی، قورمہ اور نہاری وغیرہ پاکستانی کھانوں کے بغیر آپ کی بھوک نہیں مٹ سکتی، دودھ پتی چائے کے بغیر آپ کا دماغ کام نہیں کرتا، آرام دہ بستر اور ایئر کنڈیشنڈ کمرے کے سوا آپ سو نہیں سکتے تو پھر سنّتوں کی خدمت کی سعادت حاصل کرنا اور دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنا بہت مشکل ہے۔ اپنے آپ کو اس بات کا عادی بنائیں کہ کوئی بھی حلال غذا کھا کر اپنا پیٹ بھر سکیں، روٹی سالن نہ ملے تو پھلوں سے بھوک مٹا سکیں اور کسی بھی ماحول میں نیند پوری کر سکیں، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی بدولت آپ کو کثیر دینی اور دنیوی فوائد حاصل ہوں گے۔

گدا بھی منتظر ہے خُلد میں نیکوں کی دعوت کا
خدا دن خیر سے لائے سخی کے گھر ضیافت کا

(حدائقِ بخشش، ص37)

اسلامی بھائی کے گھر: سفرِ مدینۂ منوّرہ کے دوران ہند سے تعلق رکھنے والے ایک مُحبِّ دعوتِ اسلامی غلام محمد بھائی سے ملاقات ہوئی تھی جنہوں نے ہمیں دورۂ مصر کی دعوت بھی دی تھی۔ مصر کے سفر میں یہ ہمارے ساتھ ساتھ رہے اور کئی جگہ عربی زبان میں ہماری ترجمانی بھی کی۔ ماشآءَ اللہ! اسلام کی محبت اور دین کی خدمت کے جذبے سے سرشار ہیں۔ قاہرہ میں ان کے گھر بھی حاضری ہوئی جہاں جامعہ ازہر کے کئی طلبہ کے ساتھ ملاقات اور مشورہ ہوا جنہوں نے مصر میں دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کو آگے بڑھانے کے حوالے سے اپنے جذبات کے اظہار کے ساتھ اچھی اچھی نیتیں بھی کیں۔

اللہ کریم ان تمام اسلامی بھائیوں کے جذبات اور نیتیں قبول فرمائے، انہیں دنیا و آخرت کی بھلائیاں عطا فرمائے، تمام دنیا اور بالخصوص مصر میں دعوتِ اسلامی کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نماز کی حاضری

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اپریل 2021ء کے سلسلہ "نماز کی حاضری" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے (1) غلام مرتضیٰ (اوکاڑہ) (2) بنتِ امجد (لاہور) (3) میزاب رضا عطّاری (فیصل آباد)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔

سوکھے کی بیماری (Rickets)

ڈاکٹر اُمِّ سارِب عطّاریہ*

رِکٹس(Rickets) یعنی سوکھے کی بیماری، اس کا تعلق خاص کر بچّوں سے ہوتا ہے لیکن بالغ افراد بھی اس بیماری میں مبتلا ہوسکتے ہیں، اگر بالغ افراد میں یہ بیماری ہو تو اسے اوسٹیوملیشیا (Osteomalacia) کہتے ہیں، رکٹس میں مبتلا بچّوں کی ہڈیوں کی نشوونما متأثر ہوتی ہے۔ عموماً یہ بیماری پیدائشی نہیں ہوتی بلکہ زیادہ تر 6 ماہ سے 3 سال کی عمر کے بچّے اس میں مبتلا ہوتے ہیں، کیونکہ اس عمر میں ان کی ہڈیوں کی نشوونما جلدی ہوتی ہے۔ اس عمر میں جسم کو زیادہ مقدار میں کیلشیئم اور فاسفیٹ کی ضرورت ہوتی ہے لہٰذا ضروری ہے کہ بڑھتی ہوئی ہڈیوں کو کیلشیئم (جو اینٹوں Bricks کی طرح کام کرتا ہے)، وٹامن ڈی (جو سیمنٹ Cement کی طرح کام کرتا ہے) اور اچھی غذا مناسب مقدار میں پہنچائی جائے، اس کے علاوہ دھوپ میں بیٹھنے سے ہمارے جسم میں خود بخود وٹامن ڈی بنتا ہے اور Actine Form میں چینج ہوتا ہے، ہڈیاں بینک کا کام کرتی ہیں آپ کے جسم میں جتنا بھی کیلشیئم پہنچتا ہے وہ بینک یعنی ہڈیوں میں جمع ہوتا ہے اس لئے اگر کیلشیئم کا استعمال کم ہوگا تو ہڈی بینک خالی ہوجائے گا۔

وجوہات واسباب(Causes): اس کی ممکنہ وجوہات میں سے چند یہ ہیں: 1 وٹامن D، کیلشیئم اور فاسفیٹ کی کمی 2 جگر اور آنتوں کی بیماریوں میں مبتلا ہونا 3 وقت سے پہلے پیدائش 4 کم دھوپ والے علاقوں میں رہنا یا دن کے اوقات میں گھر سے باہر نہ نکلنا بھی اس کا سبب بن سکتا ہے۔ **علامات(Symptoms):** اس بیماری کی علامات میں سے چند یہ ہیں: 1 ہڈیوں میں درد ہونا 2 پیروں اور بازوؤں میں جھکاؤ اور درد ہونا 3 پٹھوں میں کھچاؤ اور درد ہونا 4 ریڑھ کی ہڈی میں درد ہونا 5 دانتوں میں خرابی اور نقائص ہونا وغیرہ۔ **رکٹس کی اقسام(Types Of Rickets):** اس کی دو قسمیں بیان کی جاتی ہیں، پہلی قسم یہ ہے کہ جس میں وٹامن D یا کیلشیئم کی کمی ہو، اس میں وٹامن D کی کمی ہڈیوں کو متأثر کرتی ہے دوسری قسم وہ ہے جو پہلے سے موجود کسی اور بیماری کے نتیجے میں ہو۔ **لیبارٹری ٹیسٹ(Laboratory Tests):** اس کی تشخیص کے طریقوں میں سے خون اور پیشاب کے ٹیسٹ بھی ہیں لہٰذا جس بچّے میں اس بیماری کی علامات ظاہر ہوں تو ڈاکٹر سے مشورہ کرکے یہ دونوں ٹیسٹ کروائیں۔ **وہ افراد جن کو رکٹس یا اوسٹیوملیشیا کی بیماری ہوسکتی ہے:** مختلف قسم کے افراد کو یہ بیماری لگ سکتی ہے، ان میں سے چند یہ ہیں: 1، 2 حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین 3 جن بچّوں کو وٹامن D اور کیلشیئم جذب کرنے میں دشواری ہوتی ہو 4 جو لوگ سورج کے سامنے نہیں آتے 5 جو لوگ مچھلی نہیں کھاتے ہیں۔ **وٹامن D کی کمی کا نقصان:** جس طرح وٹامن D کا موجود ہونا جسم کے لئے فائدہ مند ہے اسی طرح نہ ہونا یا اس میں کمی کا ہونا نقصان دہ ہے۔ اس کی وجہ سے جسم کے لئے کیلشیئم اور فاسفیٹ کی مناسب سطح کا برقرار رہنا مشکل ہوجاتا ہے، جب ایسا ہوتا ہے تو ہڈیوں میں معدنیات کی کمی ہوتی ہے اور ہڈیاں کمزور اور نرم ہوجاتی ہیں۔ **وٹامن D کی کمی کی وجوہات:** مختلف وجوہات کی بنا پر وٹامن D میں کمی ہوسکتی ہے، چند ایک وجوہات ملاحظہ کیجئے: 1 جن بچّوں کو صرف دودھ پلایا جاتا ہے ان میں وٹامن D کی کمی ہوسکتی ہے 2 جلد موٹی ہونے کی وجہ سے 3 ونڈوز وٹامن D میں کمی کا باعث بن سکتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ٹائپ بی الٹراوائیلیٹ شعاعیں جو وٹامن D کو برقرار رکھنے کے قابل ہیں وہ شیشے سے نہیں گزر سکتیں تو یوں اس میں کمی ہوسکتی ہے۔ **غذائیں اور احتیاطیں:** اس بیماری سے دور رہنے کے لئے بہتر طریقہ یہ ہے کہ ایسی غذائیں کھائیں جن میں مناسب مقدار میں کیلشیئم، فاسفورس اور وٹامن D شامل ہو جیسے دودھ، پنیر، دہی، بروکولی اور کلی، سویا پھلیاں، توفو، اخروٹ، سارڈینز، انڈا، مچھلی اور اس کا تیل، کوڈ جگر کا تیل، سالمن، سارڈائنز اور

* سندھ گورنمنٹ ہاسپٹل، کراچی

قلعے ناشتے کے دانے وغیرہ۔ اسی طرح روزانہ کم از کم 15 سے 20 منٹ تک دھوپ لینا فائدہ مند ہے کیونکہ اس سے اچھی مقدار میں وٹامن D مل سکتی ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق موسمِ بہار اور موسمِ گرما میں ہفتے میں چند بار اپنے ہاتھ اور چہرے کو سورج کی روشنی میں ظاہر کرنا بہتر ہے۔ اگر اس بیماری کے ساتھ جگر یا آنتوں کی بیماریاں بھی ہوں تو ہر سال وٹامن D کا ٹیکہ لگوایا جاسکتا ہے۔ **اضافی کیلشیئم اور وٹامن ڈی:** غذا کیلشیئم کا بہترین ذریعہ ہے لیکن پھر بھی اضافی کیلشیئم اور وٹامن ڈی ڈاکٹر کے مشورے سے استعمال کریں، دودھ کا استعمال زیادہ کریں کیونکہ یہ ہڈیوں کے ساتھ ساتھ پٹھوں کو بھی مضبوط کرنے میں مدد دیتا ہے۔

پانچ سال بعد اولاد کی خوشخبری

کراچی کے رہائشی محمد سراج عطّاری کا بیان ہے: "میرے بڑے بیٹے کی شادی کو پانچ سال گزر چکے تھے لیکن ابھی تک اس کے ہاں اولاد نہیں تھی، میں بہت پریشان تھا، کئی جگہ سے علاج کروایا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا، آخر کار اللہ پاک کے کرم سے ایک اسلامی بھائی سے ملاقات ہوئی جنہوں نے جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت الحاج حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العالی سے سیب دَم کرواکر دیئے۔ مَاشَآءَ اللہ اس کی برکت سے میرے بیٹے کے یہاں خوش خبری کا سامان ہوگیا۔ میرا بیٹا 12 دن کے مدنی قافلے میں پہلے لاہور اور پھر وہاں سے ایبٹ آباد کا مسافر بنا۔ یہ بزرگوں کی برکتیں اور ان کی دعائیں ہیں، اللہ پاک ان کو صحت و تندرستی عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کو دن دُگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کو درازیٔ عمر بالخیر عطا فرمائے۔ اٰمین"

اے عاشقانِ رسول! دورِ رسالت سے لے کر اب تک قرآنی آیات اور اللہ پاک کے مبارک ناموں وغیرہ کے ذریعے رُوحانی علاج مسلمانوں کا معمول ہے۔ اس سچی حکایت میں دَم کرنے کا ذکر ہے تو آپ کی معلومات کے لئے عرض ہے کہ رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم خود اپنے آپ پر دَم کیا کرتے تھے، چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم جب بستر پر تشریف لاتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملاتے اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر ان پر دَم کرکے جسمِ اطہر پر جہاں تک ہاتھ پہنچتے دونوں ہاتھ پھیرتے، ہاتھ پھیرنے کی ابتدا سر، چہرے اور جسم کے اگلے حصے سے فرماتے، یہ عمل تین بار فرماتے۔ (بخاری، 3/407، حدیث:5017) بلکہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے دَم سکھانے کا حکم بھی دیا چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا حَفصہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: ایک مرتبہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم تشریف لائے تو میرے پاس ایک شِفا نامی خاتون بھی موجود تھی، جو نَمْلَہ (یعنی پھوڑے اور پھنسی) کا دَم کیا کرتی تھی، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اُس شِفا نامی خاتون سے اِرشاد فرمایا: یہ دَم حَفصہ کو بھی سکھادو۔ (سنن الکبریٰ للنسائی، 4/366، حدیث:7542)

سیب کس طرح دَم کروائے جاسکتے ہیں؟

جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا عبید رضا عطّاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العالی کراچی میں موجود ہونے کی صورت میں بدھ اور اتوار کو بعدِ نمازِ عصر عام ملاقات فرماتے ہیں اور اولاد کے طلب گاروں کے لئے سیب بھی دَم کرتے ہیں۔ عاشقانِ رسول کی خدمت میں عرض ہے کہ ملاقات کے لئے آنے سے پہلے ہفتے کی شام اور منگل کی شام کو دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی کے اِستقبالیہ آفس "UAN:+92 21 111252692 Ext:1985" پر کال کرکے اتوار یا بدھ کو ملاقات متوقع ہونے کے بارے میں کنفرم کرلیجئے۔ (حالیہ دنوں کورونا کے باعث ملاقات نہیں ہوتی۔)

پھر جو سیب دَم کروانا چاہیں وہ بدھ اور اتوار کی مغرب سے پہلے پہلے فیضانِ مدینہ کراچی کے استقبالیہ آفس پر جمع کروا دیں۔ جمعرات اور پیر کے دن واپس اسی آفس سے وصول کرلیں۔ (ایک جوڑے کے لئے ایک سیب پر دَم ہوتا ہے، سیب وصول کرتے وقت ان کے کھانے کا طریقہ بھی اسی آفس کے اسلامی بھائی سے معلوم کرلیجئے)

1 رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کس کس جانور کا گوشت تناول فرمایا

طلحٰہ خان عطّاری (ثانیہ، جامعۃ المدینہ فیضان خلفائے راشدین، راولپنڈی)

حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں کئی اقسام کے گوشت تناول فرمائے جن میں خشکی و تری کے جانوروں اور پرندوں کا گوشت شامل ہے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اونٹ، بکری، دنبہ، مرغ، خرگوش، اور مچھلی کا گوشت تناول فرمانا ثابت ہے لیکن ان میں سب سے زیادہ بکری کی دَستی کا گوشت پسند تھا۔

(شمائل محمدیہ للترمذی، ص102تا112ماخوذاً)

1 **اُونٹ:** حجۃُ الوداع میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہُ عنہ نے 100 اونٹ ذبح کئے پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حکم دیا کہ ہر اونٹ سے ایک ٹکڑا لیا جائے اور ان کو ہانڈی میں پکایا جائے، پھر دونوں نے ان کا گوشت کھایا اور ان کا شوربا پیا۔(مسند احمد، 1/560، حدیث:2359 ملخصاً)

2 **بکری:** عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بکری کے دست کا گوشت کھایا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔(ابوداؤد، 1/69، حدیث:187)

3 **نیل گائے:** ابو قتادہ رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حمارِ وحشی کو دیکھا اس کا شکار کیا حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ ہے؟ عرض کی اس کی ران ہے، اس کو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قبول فرمایا اور کھایا۔(مسلم، ص 472، 473، حدیث:2851، 2858)

4 **خرگوش:** حضرت انس رضی اللہُ عنہ کہتے ہیں: میں خرگوش پکڑ کر ابو طلحٰہ رضی اللہُ عنہ کے پاس لایا، انہوں نے ذبح کیا اور اس کا گوشت حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں بھیجا حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قبول فرمایا۔(بخاری، 3/554، حدیث:5489، ملخصاً)

5 **مرغی:** حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہُ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مرغی کھاتے دیکھا ہے۔

(بخاری، 3/563، حدیث:5517)

6 **مچھلی:** حضرت جابر رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک غزوے میں شرکت کی، ہم سخت بھوکے تھے تو دریا نے ایک مچھلی پھینکی اس جیسی پہلے ہم نے نہ دیکھی تھی اس کو عنبر کہا جاتا تھا، ہم نے اس میں سے کھایا اور جب ہم حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس آئے تو ہم نے ذکر کیا۔ حضور نے اس مچھلی میں سے کچھ کھانے کے لئے طلب کیا تو ہم نے حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے اسے تناول فرمایا۔

(مشکوۃ المصابیح، 2/81، حدیث:4114 ملتقطاً)

2 قربانی کرنے کے 5 دنیاوی فائدے

بنتِ رضوان احمد عطّاریہ (فاضلہ جامعۃ المدینہ قطبِ مدینہ ملیر، کراچی)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝۲﴾ ترجَمۂ کنزُالعرفان: تو تم اپنے ربّ کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔(پ30، الکوثر:2)

یقیناً اللہ پاک کے ہر حکم میں بنی نوع انسان کے لئے کثیر دینی و دنیاوی فوائد ہیں، خواہ انسان کی عقل میں آئیں یا نہ آئیں، اِسی

طرح قربانی کے بھی دینی فضائل و ثواب کے ساتھ ساتھ بے شمار دنیاوی فائدے ہیں۔

1 **روزگار کے مواقع:** قربانی کے جانوروں کو بیچنے والوں، ان کی دیکھ بھال کرنے والوں، کنٹینر، سوزوکی، ٹرک والوں، چارہ، جھول وغیرہ بیچنے والوں، جانوروں کی حفاظت کے لئے چوکیداروں، ویٹرنری ڈاکٹروں، قصاب حضرات، قیمہ وغیرہ بنانے والوں سمیت لاکھوں لاکھ لوگوں کو اس سنتِ ابراہیمی کی برکت سے روزگار میسر آتا ہے۔

2 **گوشت کی فراہمی:** قربانی کی بدولت لوگوں کو صحت مند جانوروں کا تازہ اور غذائیت سے بھرپور گوشت مہیا ہوتا ہے، اس کے علاوہ سفید پوش اور متوسط طبقے کو فراوانی کے ساتھ گوشت حاصل ہوتا ہے، نیز بہت سے لوگ غریبوں میں گوشت تقسیم کرتے ہیں، جس کی وجہ سے ایسے غریب لوگوں کے گھروں میں بھی گوشت پکتا ہے جو سارا سال گوشت خریدنے کی اِستطاعت نہیں رکھتے۔

3 **باہمی اُخوّت و بھائی چارہ:** قربانی کے موقع پر مسلمانوں میں باہمی اُلفت و محبت اور اُخوت و بھائی چارے کا مظاہرہ دیکھنے میں آتا ہے، کہیں دوست اَحباب اور عزیز رشتہ دار مل کر اِجتماعی قربانی کا اہتمام کرتے ہیں تو کہیں مل جُل کر جانوروں کی دیکھ بھال کرتے نظر آتے ہیں، اسی طرح عیدالاضحیٰ کے دن ایک دوسرے کو گوشت ہدیہ کیا جاتا ہے اور مل کر کھانے کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔

4 **دینی اداروں کو فوائد:** قربانی کی کھالیں بیشتر مسلمان دعوتِ اسلامی اور دیگر عاشقانِ رسول کے دینی اداروں کو دیتے ہیں، انہیں بیچ کر حاصل ہونے والی رقم سے دین کے کاموں میں بہت معاونت ہوتی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی قربانی کے موقع پر جمع ہونے والی کھالوں کی رقم اور دیگر مواقع پر جمع ہونے والے عطیات سے دنیا بھر میں 80 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے خدمتِ دین میں مصروف ہے۔

5 **ملکی معیشت کو فائدہ:** قربانی کی کھالوں سے مختلف چیزیں بنائی جاتی ہیں اور انہیں دوسرے ملکوں میں برآمد بھی کیا جاتا ہے، جس سے ملک کو قیمتی زرِّ مبادلہ حاصل ہوتا ہے، اس کے علاوہ قربانی کے جانوروں کی آلائشوں کو کھاد وغیرہ بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے، مزید یہ کہ جانور لے جانے والی گاڑیاں مختلف مقامات پر ٹول ٹیکس ادا کرتی ہیں اور پھر مویشی منڈی میں بھی جگہ کے حساب سے کرایہ ادا کیا جاتا ہے، جس سے ملکی خزانے کو فائدہ ہوتا ہے۔

لہٰذا خوش دلی کے ساتھ اللہ پاک کی راہ میں عمدہ جانور قربان کیجئے اور اس کے دنیاوی اور اُخروی فائدے حاصل کیجئے۔

3 قومِ ثمود کی نافرمانیاں

محمد دانش عطاری (درجہ ثانیہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ بخاری کراچی)

ہدایتِ انسانیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار (124000) پیغمبر معبوث فرمائے۔ انہیں میں سے ایک حضرت صالح علیہ السّلام ہیں جو قوم ثمود کی طرف نبی بنا کے بھیجے گئے۔ یہ لوگ سرزمینِ حجر میں رہتے تھے۔ (صراط الجنان، 3/360)

جب حضرت صالح علیہ السّلام نے اپنی قوم کو نیکی کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ (پ8، الاعراف: 73)

تو قومِ ثمود کے سردار جندع بن عمرو نے حضرت صالح علیہ السّلام سے عرض کی: اگر آپ سچے نبی ہیں تو پہاڑ کے اس پتھر سے فلاں فلاں صفات کی اونٹنی ظاہر کریں، اگر ہم نے یہ معجزہ دیکھ لیا تو آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ حضرت صالح علیہ السّلام نے ایمان کا وعدہ لے کر اللہ پاک سے دعا کی، سب کے سامنے وہ پتھر پھٹا اور اسی شکل و صورت کی پوری جوان اُونٹنی نمودار ہوئی اور پیدا ہوتے ہی اپنے برابر بچہ جنا۔ یہ معجزہ دیکھ کر جندع تو اپنے خاص لوگوں کے ساتھ ایمان لے آیا جبکہ باقی لوگ اپنے وعدے سے پھر گئے اور کفر پر قائم رہے۔ (صراط الجنان، 3/360)

چنانچہ اسی آیت میں ہے: تمہارے لئے نشانی کے طور پر اللہ کی یہ اونٹنی ہے تو تم اسے چھوڑے رکھو تاکہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے برائی کے ساتھ ہاتھ نہ لگاؤ ورنہ تمہیں دردناک عذاب پکڑ لے گا۔ (پ8، الاعراف: 73)

پھر قوم کے متکبر سرداروں نے کمزور مؤمنین سے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ صالح اپنے رب کا رسول ہے؟ انہوں نے کہا: بیشک ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں جس کے ساتھ انہیں بھیجا گیا ہے تو متکبر (سردار) بولے: بیشک ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں جس پر تم ایمان

لائے ہو۔ (پ8، الاعراف:75، 76)

مزید ستم یہ کہ اس قوم کے دو افراد مصدع ابن دہر اور قیدار نے اس مبارک اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ کر اسے ذبح کرڈالا (صراط الجنان، 3/361) اور صالح علیہ السّلام کو چیلنج کرتے ہوئے بولے: اے صالح! اگر تم رسول ہو تو ہم پر وہ عذاب لے آؤ جس کی تم ہمیں وعیدیں سناتے رہتے ہو۔ (پ8، الاعراف:77)

الغرض حضرت صالح علیہ السّلام نے ان سے فرمایا کہ تم تین دن کے بعد ہلاک ہو جاؤ گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اولاً ہولناک آواز میں گرفتار ہوئے جس سے ان کے جگر پھٹ گئے اور ہلاک ہوگئے۔ پھر سخت زلزلہ قائم کیا گیا۔ (صراط الجنان، 3/361 ملتقطاً)

بالآخر یوں یہ قوم اپنے انجام کو پہنچی۔

اللہ پاک ہمیں اپنے غضب سے محفوظ فرمائے۔ اٰمین

تحریری مقابلے میں موصول ہونے والے 86 مضامین کے مؤلفین

مضمون بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام: **جامعاتُ المدینہ کراچی:** **فیضانِ مدینہ:** عبد اللہ ہاشم عطّاری (فاضل)، علی رضا (خامسہ)۔ **فیضانِ بخاری:** حافظ محمد اسماعیل عطّاری (ثالثہ)، محمد دانش (ثانیہ)، محمد ثاقب رضا (سادسہ)، ابو بکر (ثالثہ)۔ **فیضانِ کنزُ الایمان:** محمد اریب (ثانیہ)، محمد نجم الدین ثاقب (خامسہ)۔ **متفرق جامعاتُ المدینہ کراچی:** توصیف احمد عطّاری (رابعہ فیضان بغدادلانڈھی)، و قاریونس (ثالثہ، فیضان عبد اللہ شاہ غازی)۔ **فیصل آباد:** عبد الرؤف عطّاری (سادسہ، فیضان مدینہ)، اویس افضل (ثالثہ، فیضان امام غزالی)، میزاب رضا عطّاری (پرائم فاؤنڈیشن اسکول)۔ **راولپنڈی:** **فیضان خلفائے راشدین:** طلحہ خان عطّاری (ثانیہ)، عبد الباسط (اولیٰ)۔ **متفرق شہر و جامعات:** عبدُ اللہ فراز عطّاری (ثالثہ، فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور)، آصف بلال عطّاری (دورۂ حدیث فیضان مدینہ گوجرانوالہ)، مزمل علی عطّاری (ثالثہ گلزار مدینہ عارف والا)، محمد بلال (فیضان غوث اعظم چھانگامانگا)۔

مضمون بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام: **جامعاتُ المدینہ للبنات کراچی:** **فیضانِ عالم شاہ بخاری:** بنتِ محمد سعید (معلمہ)، بنتِ عدنان عطّاری (ثالثہ)، بنتِ فاروق (ثالثہ)، بنتِ شہزاد احمد (ثالثہ)، بنتِ عدنان عطّاری (ثالثہ)۔ **عشقِ عطّار:** بنتِ نیاز (رابعہ)، بنتِ لیاقت علی خان (ثالثہ)، بنتِ محمد اقبال قادری (رابعہ)۔ **فیضِ مکہ:** بنتِ محمد الیاس پیروانی (ثالثہ)، بنتِ محمود علی (فاضلہ)، بنتِ وسیم احمد عطّاریہ (فاضلہ)۔ **فیضانِ اصحابِ صفّہ:** بنتِ عبد المجید (ثالثہ)، بنتِ سفیر اللہ صدیقی (ثالثہ)، بنتِ عمر دین (ثالثہ)۔ **فیضانِ فاروق اعظم:** بنتِ شمیم (ثانیہ)، بنتِ مظہر علی خان **فیضان سعدی:** بنتِ ظفر حسین (رابعہ)، بنتِ عثمان غنی۔ **متفرق جامعات المدینہ کراچی:** بنتِ رضوان احمد (فاضلہ، قطب مدینہ)، بنتِ سلیم (ثالثہ، فیض مدینہ)، بنتِ صادق (رابعہ، بہار عطّار)، بنتِ منصور (ثانیہ، فیضان غزالی)، بنتِ محمد اسماعیل عطّاریہ (ثالثہ، گلشن رضا)۔ **لاہور:** **برکت ٹاؤن:** بنتِ حنیف (دورۂ حدیث)، بنتِ طارق محمود (ثالثہ)۔ **متفرق جامعاتُ المدینہ لاہور:** بنتِ مدثر (اولیٰ، فیضان عطّار)، بنتِ غلام مصطفےٰ (فیضان شریعت)، بنتِ ذوالفقار علی (رابعہ، گلبرگ)، بنتِ علی محمد (رابعہ، بھٹہ گاؤں)، بنتِ رمضان عطّاریہ (مغلپورہ)، بنتِ شفیق عطّاریہ (تاجپور)، بنتِ بلال احمد (ثالثہ، رافعۃ العلوم)۔ **راولپنڈی:** **خوشبوئے عطّار واہ کینٹ:** بنتِ شاہنواز (رابعہ)، بنتِ کریم عطّاریہ (معلمہ)، **متفرق جامعاتُ المدینہ:** بنتِ مدثر (اولیٰ فیضانِ عطّار ڈھوک کالا خان)، بنتِ نذیر احمد عطّاری (ثالثہ، میانوالی)، بنتِ محمد الیاس طاہر (پیروشاہ، گجرات)، بنتِ محمد یعقوب (گجرات)، بنتِ نیاز احمد (دورۂ حدیث شریف، رحیم یار خان)، بنتِ صدیق (ثالثہ، حیدر آباد)۔ **متفرق شہر:** بنتِ اکرم عطّاریہ (ایم اے اردو، گلشن معمار، کراچی)، بنتِ عمران (میانوالی)، بنتِ منور حسین (ایم ایس سی، گجرات)، بنتِ معروف (کشمیر) **ہند:** بنتِ جواہر عطّاریہ (دہلی، ہند)، بنتِ محبوب عالم صدیقی (زون ذمہ دار، ہند)، بنتِ جاوید خان (مہاراشٹر، ہند)، بنتِ عبد الغنی (فیضان رضا، ہند)، بنتِ عمر (فاضلہ، فیضان تمہید الایمان، ہند)۔

ان مؤلفین کے مضامین 10 جولائی 2021ء تک ویب سائٹ news.dawateislami.net پر اپلوڈ ہو جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

تحریری مقابلہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے عنوانات (برائے اکتوبر 2021)

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20 جولائی 2021

1 رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مسکرانے کے 5 واقعات 2 لوط علیہ السّلام کی قوم کی نافرمانیاں 3 نفلی نمازوں کے فضائل

مزید تفصیلات کے لئے ان نمبرز پر رابطہ کریں:

صرف اسلامی بھائی: +923012619734 صرف اسلامی بہنیں: +923486422931

آپ کے تأثرات (منتخب)

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

1 پیر محمد ارشد سبحانی صاحب (سرپرست اعلیٰ ماہنامہ ارشدیہ): اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ منگواتا رہتا ہوں اور میرے ذاتی کُتب خانہ ”ارشدی لائبریری“ میں اس کے کئی شمارے موجود ہیں۔ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ اسم بامُسمّٰی ہے۔ ”ماہنامہ فیضان مدینہ“ واقعی فیضانِ مدینہ ہے، یہ مدینہ طیبہ کے فیضان (علومِ دینیہ، اسلامیہ اور شرعیہ) کو چہار دانگ عالَم میں بانٹ رہا ہے۔ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے مطالعہ سے فیضانِ مدینہ کی خوشبو محسوس ہوتی ہے۔ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ سوادِ اعظم اہلِ سنّت وجماعت (مسلکِ اعلیٰ حضرت) کے عظیم و پاکیزہ اعتقادی اور نظریاتی مشن کو بڑی جرأت و تیزی کے ساتھ پوری دنیا میں پھیلانے کا ایک ایسا عظیم فریضہ سرانجام دے رہا ہے جو اپنی مثال آپ ہے۔

2 مجھے میرا میگزین (ماہنامہ فیضانِ مدینہ) موصول ہوگیا ہے۔ مجھے اس کا صفحہ اور طباعت کا انداز دیکھ کر بہت خوشی ہوئی، معلومات بھی بہت مفید اور دلچسپ ہیں، ہر چیز کو ایک اچھے انداز میں ترتیب دیا گیا ہے، میری رائے ہے کہ (اِنْ شَآءَ اللہ) اس تنظیم کی دن بدن ترقی نہیں رکے گی کیونکہ اس نے ٹیکنالوجی اور ترقی کے تمام نئے ذرائع اپنائے ہیں۔ (بنتِ مقبول، اسکول ٹیچر، کراچی)

متفرق تأثرات

3 اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ علمِ دین حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے، اس کے ذریعے سے ہمیں بزرگوں کے اَعراس کا علم ہوتا ہے اور بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، مجھے اس میں نگرانِ شوریٰ کی تحریر **”فریاد“** بہت اچھی لگتی ہے۔ (عبدالجبار عطاری، پاکپتن شریف)

4 اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کا مضمون **”کیا آپ جانتے ہیں؟“** میں نے پڑھا تو مجھے کافی علم ملا کیونکہ اس میں میں نے ایسی باتیں پڑھیں جن کا مجھے پہلے علم نہیں تھا۔ اللہ پاک ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کو مزید ترقی عطا فرمائے، اٰمین۔ (رضوان عطاری، ڈی جی خان) 5 ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ علم کا خزانہ ہے، اس سے بزرگوں کے اعراس، اسلامی بہنوں کے شرعی احکام اور بچوں کی تربیت کے حوالے سے کافی ساری باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کو نظرِ بد سے محفوظ فرمائے اور مزید ترقی عطا فرمائے، اٰمین۔ (بنتِ حسین، نیک اعمال کابینہ ذمہ دار، ایران) 6 مجھے میگزین پڑھنے کا بہت شوق تھا، جب میں نے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کا سنا تو فوراً اس کی بکنگ کروالی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ علم کا خزانہ ہے اور اس میں معلومات ہی معلومات ہیں، مجھے اس سے بہت کچھ سیکھنے کو ملا ہے۔ (بنتِ خالد عطاریہ، راولپنڈی) 7 ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کا سلسلہ **”اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل“** بہت خوب اور بہت معلوماتی ہے، اس سے کافی پرابلمز حل ہو جاتی ہیں۔ (بنتِ مظفر، گجرات پاکستان) 8 مَاشَآءَ اللہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ بہت اچھا لگتا ہے، خاص طور پر بچّوں کے ماہنامہ کی کہانیاں بہت اچھی ہوتی ہیں۔ (بنتِ رانا محبوب، کراچی)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں

مولانا عمر فیاض عطّاری مدنی*

مجید کالونی کراچی میں فیضانِ رمضان مسجد کا افتتاح

افتتاحی تقریب میں رکنِ شوریٰ حاجی امین عطّاری کی شرکت

دعوتِ اسلامی کے شعبہ خدّامُ المساجد و المدارس کے تحت مجید کالونی قائد آباد کراچی میں جامع مسجد فیضانِ رمضان کا افتتاح کر دیا گیا۔ مسجد کا افتتاح مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن حاجی محمد امین عطّاری نے فرمایا اور افتتاحی تقریب میں بیان کرتے ہوئے شرکا کو نیکی کی دعوت دی۔ اس کے بعد رکنِ شوریٰ حاجی محمد امین عطّاری نے کراچی ریجن کے ذمہ داران کے ہمراہ ظفر ٹاؤن میں زیرِ تعمیر مسجد کا دورہ کیا اور وہاں جاری تعمیراتی کاموں کا جائزہ بھی لیا۔

بویونی دارُ السّلام تنزانیہ میں فیضانِ بلال مسجد کا افتتاح

افتتاحی تقریب میں نگرانِ تنزانیہ کابینہ نے خصوصی بیان کیا

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام 11 اپریل 2021ء بروز اتوار چنیکا بویونی دارُ السّلام تنزانیہ میں فیضانِ بلال مسجد کا افتتاح ہوا جس میں نگرانِ تنزانیہ کابینہ مولانا احمد رضا عطّاری مدنی نے مسجد بنانے کے فضائل پر سنّتوں بھرا بیان کیا جس کی مقامی زبان ”سواہلی“ میں ترجمانی بھی کی گئی۔ تقریب میں مقامی عُلَما و مشائخ سمیت اہلِ علاقہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی نے شرکا کو مسجد آباد کرنے اور یہاں پر دعوتِ اسلامی کے ہونے والے دینی کاموں میں شرکت کرنے کی ترغیب دلائی۔

جوہر ٹاؤن لاہور، ملتان اور گوجرانوالہ میں دارُ الافتاء اہلِ سنّت کی نئی برانچز کا افتتاح

مفتی ہاشم عطّاری مدنی اور اراکینِ شوریٰ کی تقاریب میں شرکت

عاشقانِ رسول کی شرعی و فقہی راہنمائی کے لئے 7 اپریل 2021ء بروز بدھ لاہور، جوہر ٹاؤن میں دارُ الافتاء اہلِ سنّت کی نئی برانچ کا افتتاح کیا گیا۔ اس پُروقار تقریب میں خصوصی طور پر استاذُ الحدیث مفتی ہاشم خان عطّاری مدنی، رکنِ شوریٰ حاجی عبد الحبیب عطّاری، رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطّاری، نگرانِ مجلس پروفیشنلز محمد ثوبان عطّاری اور دیگر ذمہ داران و مدنی عُلمائے کرام نے شرکت کی اور خیر و برکت کی دعائیں کیں۔ اس کے علاوہ 8 اپریل 2021ء کو ملتان میں دارُ الافتاء اہلِ سنّت کی نئی برانچ کا افتتاح کیا گیا جس میں اراکینِ شوریٰ حاجی قاری سلیم عطّاری اور حاجی محمد اسلم عطّاری، سینیئر متخصص مولانا سرفراز عطّاری مدنی اور دیگر عُلمائے کرام سمیت ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی نے شرکت کی۔ تقریب میں رکنِ شوریٰ حاجی محمد سلیم عطّاری نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور شرکا کو دارُ الافتاء اہلِ سنّت سے شرعی راہنمائی حاصل کرنے کی ترغیب دلائی۔ اسی طرح 8 اپریل کو گوجرانوالہ میں دارُ الافتاء اہلِ سنّت کی نئی برانچ کا افتتاح کیا گیا۔ اس افتتاحی تقریب میں استاذُ الحدیث مفتی ہاشم خان عطّاری مدنی اور دیگر علمائے کرام سمیت دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ واضح رہے

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، کراچی

کہ پہلے دارُ الافتاء اہلِ سنّت کی کل 12 برانچیں (Branches) تھیں۔ یوکے کی ایک برانچ، افتاء مکتب لاہور اور افتاء مکتب کراچی ملاکراب کل 15 برانچیں ہوگئی ہیں جن میں 3 نئی ہیں۔
دارُ الافتاء اہلِ سنّت سے شرعی راہنمائی کے لئے آپ صبح 10 بجے تا شام 4 بجے ان نمبرز پر رابطہ فرمائیں۔

0311-3993312

0311-3993313

0311-7864100

شیخُ الحدیث علّامہ حافظ عبد الستار سعیدی صاحب کی فیضانِ مدینہ کراچی آمد

مفتیانِ کرام سے ملاقاتیں کیں اور شعبہ جات کا وزٹ کیا

استاذُ العلماء شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا حافظ عبد الستار سعیدی صاحب مُدَّ ظِلُّہُ العالی کی یکم اپریل 2021ء کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی آمد ہوئی۔ علامہ حافظ عبد الستار سعیدی صاحب نے دارُ الافتاء اہلِ سنّت میں شیخُ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطّاری، استاذُ الحدیث مفتی محمد حسان عطّاری مدنی اور دیگر مفتیانِ کرام سے ملاقاتیں کیں۔ اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے شعبہ المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، مدنی چینل، سوشل میڈیا سمیت عالمی مدنی مرکز میں قائم مختلف شعبہ جات کا دورہ کیا۔ علامہ عبد الستار سعیدی صاحب نے المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) میں ہونے والے تصنیفی و تالیفی اور تحقیقی کاموں کا جائزہ لیا اور رکنِ شوریٰ مولانا حاجی ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی سے ملاقات کی۔ رکنِ شوریٰ نے انہیں دعوتِ اسلامی کی خدماتِ دینیہ سے متعلق آگاہی فراہم کی جس پر سعیدی صاحب نے دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کو سراہتے ہوئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

ایڈمنسٹریٹر کراچی لئیق احمد کا عالمی مدنی مرکز کا دورہ

فیضانِ مدینہ میں قائم ڈیپارٹمنٹس کا وزٹ
مولانا حاجی عبدُ الحبیب عطّاری سے ملاقات

گزشتہ دنوں ایڈمنسٹریٹر کراچی لئیق احمد نے سینیئر ڈائریکٹر کوآرڈینیشن ساجد احمد خان، ڈائریکٹر جنرل پارکس اینڈ ہارٹی کلچر طٰہٰ سلیم اور دیگر افسران کے ہمراہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کا دورہ کیا اور دعائے افطار میں شرکت کی۔ اس موقع پر ایڈمنسٹریٹر کراچی لئیق احمد نے ترجمانِ دعوتِ اسلامی و رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبدُ الحبیب عطّاری سے ملاقات بھی کی جس میں باہمی تعاون کے حوالے سے بات چیت کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ شہر کے وسیع تر مفاد میں تمام اداروں کے ساتھ باہمی رابطوں میں اضافہ کر رہے ہیں، دعوتِ اسلامی کے شعبہ فیضان گلوبل ریلیف فاؤنڈیشن کی شجرکاری مہم قابلِ قدر ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دعوتِ اسلامی کے ساتھ مستقبل میں مزید تعاون بڑھے گا اور ہم مل کر شہر میں جہاں بھی ضرورت ہوگی کام کریں گے، ایڈمنسٹریٹر کراچی نے "فیضان گلوبل ریلیف فاؤنڈیشن" کے ذمہ داران کو دعوت دی کہ ہیلتھ سٹی منگھوپیر میں منشیات کے عادی افراد کی بحالی اور اسپیشل بچّوں کے بحالی سینٹر کے قیام کے لئے K.M.C کے ساتھ مفاہمت کے بعد تعمیراتی کام کا آغاز کیا جائے۔ دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران نے ایڈمنسٹریٹر کراچی کو کتابوں کا تحفہ دیتے ہوئے فیضانِ مدینہ آمد پر ان کا شکریہ ادا کیا اور انہیں یقین دہانی کروائی کہ دعوتِ اسلامی شہر کی بہتری کے لئے ہر ممکن تعاون کے لئے ہمہ وقت تیار ہے۔

رکنِ شوریٰ مولانا حاجی جنید عطّاری مدنی کی درگاہ عالیہ ہمایوں شریف حاضری

موجودہ گدی نشین مولانا میاں عبد الباقی صاحب مُدَّ ظِلُّہُ العالی سے ملاقات

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن مولانا حاجی جنید عطّاری مدنی نے پچھلے دنوں جیکب آباد میں درگاہ عالیہ ہمایوں شریف میں عمدۃ الفقہاء عبد الغفور ہمایونی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار پاک پر حاضری دی اور مزار شریف کے موجودہ گدی نشین مولانا میاں عبد الباقی صاحب مُدَّ ظِلُّہُ العالی سے ملاقات کی۔ رکنِ شوریٰ نے انہیں دعوتِ اسلامی کی دینی، فلاحی اور سماجی خدمات سے آگاہی دیتے ہوئے فیضانِ مدینہ کراچی کے وزٹ کی دعوت پیش کی۔ اس موقع پر مزاراتِ اولیاء ریجن ذمہ دار مُحب عطّاری، نگرانِ کابینہ عبد الوحید مدنی اور دیگر اسلامی بھائی بھی موجود تھے۔

آؤ بچّو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

لڑائی جھگڑا

مولانا محمد جاوید عطاری مَدَنی*

اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:

”اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَی اللہِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ“

یعنی اللہ پاک کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو بہت زیادہ جھگڑا کرنے والا ہو۔ (بخاری،2/130،حدیث:2457)

پیارے بچّو! لڑائی جھگڑا کرنے کے بہت سارے دینی اور دنیوی نقصانات ہیں مثلاً لڑائی جھگڑا کرنے سے آپس کی دوستی ختم ہوسکتی ہے، لڑائی جھگڑے سے فساد کم ہونے کے بجائے بڑھتا ہے، جھگڑالو بچّے کو کوئی بھی اچھا بچّہ نہیں کہتا، اس کے ساتھ رہنا کوئی پسند نہیں کرتا اور لڑائی جھگڑا کرنا اللہ پاک کی ناراضی کا سبب ہے۔

بعض بچّے بات بات پر لڑنے جھگڑنے اور مار پیٹ پر اُتر آتے ہیں۔ گھر میں بھائی بہنوں سے چھوٹی چھوٹی باتوں پر، کھانے پینے اور دیگر چیزوں پر مار دھاڑ کرتے ہیں۔

اچّھے بچّو! اس طرح بات بات پر لڑنا جھگڑنا، مار پیٹ کرنا اچھے بچّوں کا کام نہیں ہے بلکہ اچھے بچّوں کو تو چاہئے کہ صُلح اور مُعاف کرنے کو اختیار کریں۔ اگر دوسرے بچّے نے آپ سے جھگڑنے والی کوئی بات کر بھی دی تو جھگڑا کرنے کے بجائے دَرگُزر سے کام لیں یا اپنے امّی ابّو کو اچھے انداز میں بتادیں مگر انداز شکایت والا نہ ہو۔

اللہ پاک ہمیں لڑائی جھگڑوں سے بچنے اور درگزر سے کام لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بچّوں کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کی نصیحت

بِلاوجہ جانوروں کو مت ماریئے!

مولانا اویس یامین عطاری مَدَنی*

اچّھے بچّو! امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس قادری صاحب فرماتے ہیں:

ہمارے یہاں گلیوں میں پھرنے والے کتوں کو عُموماً بچّے مارتے ہیں اور جب وہ بھونکتے ہیں تو مزے لیتے ہیں، بِلاوجہ ان کتوں کو مارنا ظلم ہے۔ یاد رکھئے! جانور کی بد دُعا بھی مقبول ہے۔ اپنا یہ ذہن بنالیجئے کہ نہ کتّے کو مارنا ہے اور نہ ہی بلی اور چیونٹی کو، اس لئے کہ چیونٹی کو بھی بِلاوجہ مارنا ناجائز و گناہ ہے۔ بچّے اس بے چاری کو مارتے رہتے ہیں تو بچّوں کو ایسا کرنے سے روکنا چاہئے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط24)، کتے کے متعلق شرعی احکام، ص27ملخصاً)

پیارے بچّو! پتا چلا کہ بِلاوجہ جانوروں کو نہیں مارنا چاہئے، بِلاوجہ کتوں، بلیوں اور چیونٹیوں کو مارنا گناہ ہے، بعض بچّے بِلاوجہ کتوں اور بلیوں کو چھیڑتے ہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے کہ کتے یا بلی نے کاٹ لیا یا پنجہ ماردیا تو آپ زخمی ہوسکتے ہیں، آپ کو انفیکشن ہوسکتا ہے جس کی وجہ سے آپ کو تکلیف اٹھانی پڑے گی اور دوائی، انجکشن وغیرہ کے لئے آپ کے امّی ابّو کے پیسے بھی خرچ ہوں گے لہٰذا بلاوجہ جانوروں کو تنگ کرنا یا مارنا نہیں چاہئے۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

شیرینی
Sweets

مولانا ابوعبید عطّاری مَدَنی*

بقرعید کی چھٹیاں گزار کر آج اسکول میں پہلا دن تھا، تین پیریڈ پڑھائی ہوئی مگر چوتھا پیریڈ خالی تھا سر نوید آج چھٹی پر تھے، یہ سنتے ہی بچّوں کے تو جیسے مزے آگئے۔ سب بچّے باتوں میں لگ گئے، کچھ بچے بقرعید کے جانور کی باتیں کرنے لگے تو کچھ بچے ایک دوسرے کو بتارہے تھے کہ عید پر کہاں کہاں گھومنے گئے اور کتنے مزے مزے کے کھانے کھائے۔ سب کی دیکھا دیکھی ننھے میاں اور ان کے دونوں دوست سلیم اور عمیر بھی آپس میں باتیں کرنے لگے۔ باتیں کرتے کرتے سلیم نے کہا: ہم ایک پارک میں گھومنے گئے تھے وہاں بڑے اچھے جھولے لگے ہوئے تھے، نماز کا وقت ہوا تو میں نے اور ابو نے قریب کی مسجد میں عصر کی نماز پڑھی، باہر نکلے تو ایک بزرگ کا عُرس ہو رہا تھا اور وہاں نیاز میں شیرینی بٹ رہی تھی، ابو اور میں نے شیرینی کھائی، بڑے مزے کی تھی، شیرینی والی بات سنتے ہی عمیر کہنے لگا: دو تین دن بعد اسلامی مہینے کی 18 تاریخ آنے والی ہے، امی بتارہی تھیں کہ ہم بھی اس دن شیرینی بانٹیں گے، تم دونوں بھی میرے گھر آجانا، وہاں کھیلیں گے اور شیرینی بھی کھالینا، ننھے میاں نے عمیر سے پوچھا: 18 تاریخ کو آپ کی امّی نیاز کیوں بانٹیں گی؟ عمیر کہنے لگا: امی کہہ رہی تھیں کہ 18 ذوالحج کو تیسرے خلیفہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے۔ اتنے میں اگلے پیریڈ کی بیل بجی تو سب بچے باتیں ختم کرکے سرحسن کی بکس اپنے بیگ سے نکالنے لگ گئے۔ شام کو ننھے میاں نے دادی سے کہا: دادی ہم بھی ذوالحج کی 18 تاریخ کو شیرینی بانٹیں گے، مگر وہ کیوں؟ دادی نے پوچھا تو ننھے میاں نے عمیر کی بات دادی کو بتادی، دادی نے ساری بات سُن کر کہا: صرف شیرینی ہی نہیں اور بھی کئی کام کرنے چاہئیں، ننھے میاں نے سوال کیا: دادی! اور کیا کام کرنے چاہئیں؟ دادی نے جواب دیا: رات کھانے کے بعد آپ کو بتاؤں گی کہ اس دن اور کیا کرنا چاہئے۔ اس کے بعد دادی اپنے کمرے میں چلی گئیں اور اپنی الماری سے ایک کتاب نکال کر پڑھنے لگیں۔

رات کو کھانا کھانے کے بعد دادی نے دستر خوان پر بیٹھے بیٹھے سب کو بتانا شروع کردیا، ذوالحج کی 18 تاریخ آنے والی ہے اس دن پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بہت ہی پیارے صحابی

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عُرس مبارک ہوتا ہے، مسلمانوں کے امیر حضرت عثمانِ غنی کو اس دن دشمنوں نے شہید کر دیا تھا، ایک قیامت ٹوٹ پڑی تھی کہ یہ کیا ہوگیا، اور یہ کوئی معمولی بات نہیں تھی، قراٰنِ پاک میں ہے: ﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًاؕ﴾ ترجَمۂ کنزُالعرفان: جس نے کسی جان کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے بدلے کے بغیر کسی شخص کو قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔(پ6، المآئدۃ:32)

جب ایک عام شخص کو بھی بغیر وجہ کے قتل نہیں کیا جاسکتا تو مسلمانوں کے اس وقت کے سب سے بڑے راہنما امیرُ المؤمنین کی شہادت کس قدر بڑی بات تھی!

ننھے میاں اس عرس کے موقع پر ہوسکے تو روزہ بھی رکھیں، زیادہ سے زیادہ تلاوت کریں، خوب نیکیاں کریں اور اچھے اچھے کام کر کے اس کا ثواب حضرت عثمانِ غنی کو بھیج دیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زندگی کے واقعات اور ان کی سیرت پڑھنی چاہئے اور اس پر عمل کرنے کی نیت کرنی چاہئے۔

دادی نے اپنی بات مکمل کی تو ننھے میاں کہنے لگے: دادی! آپ نے اتنی ساری اچھی اچھی باتیں بتا دی ہیں، میں عمیر اور اس کی امی کو اتنی ساری باتیں کیسے بتاؤں گا، دادی نے کہا: تم فکر نہیں کرو، میں عمیر کی امّی کو فون کر کے خود بتا دوں گی کہ اس دن اور کیا کیا کام کرنے چاہئیں۔

ایک واقعہ ایک معجزہ

یہ بھی تو پانی ہے!!

مولانا محمد ارشد اسلم عطّاری مَدَنی*

داداجان! آپ کو پتا ہے کہ آج ظفر انکل نے آبِ زَم زَم اور کھجوریں بھیجی ہیں، داداجان جیسے ہی نماز پڑھ کر واپس آئے تو اُمِّ حبیبہ نے بتایا۔ خُبَیْب نے درمیان میں بولتے ہوئے کہا: داداجان! سب لوگ زَم زَم کو اتنی اہمیت کیوں دیتے ہیں؟ دادا جان نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا: میں آپ کو زَم زَم سے متعلق کچھ باتیں بتاتا ہوں پھر آپ سب کو معلوم ہو جائے گا کہ عام پانی اور زَم زَم میں کیا فرق ہے۔

پیارے بچّو! 1 عام پانی سے صرف پیاس بجھتی ہے لیکن آبِ زَم زَم سے بھوک بھی ختم ہو جاتی ہے مطلب یہ پانی بھی ہے اور کھانا بھی 2 آبِ زَم زَم جو سوچ کر پئیں گے اسے اللہ

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ بچّوں کی دنیا (کڈز لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

پاک پورا کردے گا 3 اگر کوئی بیمار اس کو ٹھیک ہونے کے لئے پئے گا تو وہ ٹھیک ہوجائے گا 4 آبِ زَم زَم کو دیکھنے سے ثواب ملتا ہے۔

خُبَیْب نے کہا: سچ میں داداجان! یہ تو بہت ہی اہم پانی ہے۔ داداجان نے تھوڑا سا سوچا اور کہا: لیکن ایک پانی ہے جو زَم زَم سے بھی زیادہ اچھا اور بہتر ہے۔ اُمِّ حبیبہ نے حیرانی سے کہا: آبِ زَم زَم سے بھی زیادہ اچھا اور بہتر پانی؟ جی بیٹا! دونوں نے ایک ساتھ کہا: پھر تو ہمیں اس پانی کے بارے میں ضرور بتائیے۔

اچھا تو پھر سنو!

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کے ساتھ مدینہ شریف سے عمرہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ کئی دن سفر کرنے کے بعد مکّہ سے کچھ فاصلے پر حُدَیْبِیَہ نامی جگہ پر آکر ٹھہر گئے۔ مکّہ کے کافروں نے یہ سمجھا کہ مسلمان ہم سے لڑنے کے لئے آئے ہیں اسی وجہ سے انہوں نے ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عمرہ کرنے سے ہی منع کر دیا۔

خُبَیْب نے کہا: داداجان! آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور کافروں کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا وہ کیا یہیں ہوا تھا؟ داداجان نے جواب دیا: جی بیٹا! اسی لئے اس کو صلحِ حدیبیہ کہتے ہیں۔

داداجان نے بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا: گرمیوں کے دن تھے اور گرمیوں میں تو پیاس بہت لگتی ہے۔ اب ان لوگوں کے پاس جتنا بھی پانی تھا وہ ختم ہو گیا اور دُور دُور تک کہیں پر پانی بھی نہیں تھا۔ اتنے سارے لوگوں کے لئے پانی کہاں سے لائیں؟ جس کی وجہ سے ان کی پریشانی بڑھ گئی۔

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے پانی کا ایک برتن تھا۔ جس سے آپ نے وضو کیا۔ وضو کرنے کے بعد جو پانی بچ گیا اسے صحابۂ کرام ایک دوسرے سے لینے لگے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کہا: تم لوگ یہ کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا: پینے اور وضو کرنے کے لئے صرف یہی پانی ہے اس کے علاوہ پانی نہیں۔

جب ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ سُنا تو اپنا پیارا ہاتھ اس برتن میں رکھ دیا۔ جیسے ہی ہاتھ رکھا مبارک انگلیوں سے پانی نکلنے لگا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے وہ پانی پیا بھی اور اس سے وضو بھی کیا۔

داداجان ایک دَم خاموش ہو گئے بچّے ان کے چہرے کی طرف دیکھ رہے تھے، داداجان نے کہا: کیا آپ جانتے ہیں اس وقت صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کی تعداد کتنی تھی؟ بچّوں نے کہا: داداجان! آپ ہی بتائیے کتنی تھی۔ 1500 صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم تھے لیکن!!! اُمِّ حبیبہ نے کہا: لیکن کیا داداجان؟ صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم فرماتے ہیں: اگر اس دن ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو ہمیں وہ پانی کافی ہو جاتا۔

(بخاری، 3/69، حدیث: 4152-2/493، حدیث: 3576)

بچوں نے خوش ہو کر کہا: سُبْحٰنَ اللہ! داداجان نے کہا: یہ وہ پانی تھا جو آبِ زَم زَم سے بھی زیادہ اچھا اور بہتر تھا۔ خبیب نے کہا: داداجان یہ تو واقعی بہت ہی عظیم معجزہ تھا۔ داداجان بات سُن کر مسکرائے اور کہا: بیٹا! ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تو اس سے بھی بڑے بڑے معجزات ہیں اِنْ شَآءَ اللہ آئندہ ایک اور عظیم معجزے کے بارے میں بتاؤں گا۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ مئی 2021ء کے سلسلہ "جملے تلاش کیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 بنتِ آصف (کراچی) 2 بنتِ افضل (ٹیکسلا راولپنڈی) 3 بنتِ عبد الغفار (دینہ، جہلم) انہیں مَدَنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** 1 دایاں یا بایاں، ص56 2 روڈ کیسے پار کریں؟، ص50 3 نماز اور بچّے، ص50 4 جنگلی پڑوسی، ص54 5 زبانی غلطی بتادی، ص54۔ **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام:** حمزہ سعید (پاکپتن) سید مبشر علی (کراچی) محمد محسن رضا (ڈیرہ غازی خان) محمد یوشع (اٹک) بنتِ عماد (کراچی) بنتِ اویس (چکوال) بنتِ رفیق (کراچی) بنتِ شاہ زمان (گجرات) محمد عبد اللہ (ملتان) محمد مبین (بلوچستان) بنتِ محمد بلال (سرگودھا) بنتِ محمد ارشد (وہاڑی)۔

کچھوے کی ناراضی

مولانا ابو معاویہ عطّاری مَدَنی*

آج تمام اسٹوڈنٹس بڑے خوش تھے، بہت دنوں بعد جنگلی اسکول کی طرف سے پکنک کی اجازت ملی تھی اور وہ بھی سب کے پسندیدہ ٹیچر، سَر ہُدہُد کے ساتھ۔

سارے آگئے ہیں، کوئی پیچھے تو نہیں؟ ہُدہُد سر نے ایک نظر دیکھتے ہوئے بلند آواز سے پوچھا۔

سر جی! 20 کے 20 آگئے ہیں، میں نے گنتی کرلی ہے، پاس کھڑے ہوئے افریقی طوطے نے جواب دیا، اگر آپ کی اجازت ہو تو سفر شروع کیا جائے۔

سر: ہاں ہاں! چلو پھر، دیر کس بات کی۔

رات کا وقت تھا، سب بچے سو رہے تھے لیکن کچھوے کو نیند نہیں آرہی تھی، دل بہلانے کے لئے اس نے دیکھا تو اسے خرگوش نظر آگیا، جس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔

تمہیں بھی نیند نہیں آرہی نا! کچھوے نے قریب آتے ہوئے کہا، میں بھی سوچ رہا تھا کہ پوری رات اکیلے کیسے گزاروں گا، اچھا ہوا کہ تم کو دیکھ لیا۔

میں تم سے بات کر رہا ہوں، کچھوے نے غصے سے کہا، میری بات کا جواب کیوں نہیں دے رہے، خاموش کیوں ہو؟

کچھ دیر تک کچھوا خاموش کھڑا رہا لیکن خرگوش نے آنکھیں کھلی ہونے کے باوجود جواب نہ دیا تو وہ ناراض ہو کر اپنی جگہ پر آکر بیٹھ گیا۔

بچوں نے ناشتہ کرلیا ہے، آپ کا ناشتہ تیار ہے، اجازت ہو تو لے آؤں؟ طوطے نے سَر ہُدہُد سے کہا۔

ہاں لے آؤ، لیکن یہاں نہیں، میں بچوں کے پاس بیٹھ رہا ہوں وہاں لے آؤ، سر نے بچوں کی طرف آتے ہوئے کہا۔ گرما گرم ناشتہ کے ساتھ بات چیت شروع کرتے ہوئے سر نے کہا: بچو! آپ سے ایک سوال پوچھتا ہوں، جو بتائے گا اسے پکنک سے واپسی پر انعام ملے گا۔

ضرور، سر جی! سب نے خوشی خوشی جواب دیا۔

اچھا! تو بتاؤ! وہ کون سا جانور ہے جسے رات کو نیند نہیں آتی ہے اور وہ پوری رات جاگتا رہتا ہے؟

چوکیدار لومڑ! چھوٹے مرغ نے فوراً پاس سوئے ہوئے لومڑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

نہیں نہیں! سَر نے مسکراتے ہوئے گردن ہلائی، میرے بچّے! وہ تو ہماری حفاظت کے لئے جاگتا ہے، ورنہ اسے بھی

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچّوں کی دنیا (کڈز لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

رات کو نیند آتی ہے بلکہ کبھی کبھی تو سو بھی جاتا ہے۔
کسی کو جواب سمجھ نہیں آرہا تھا، ہر کوئی دوسروں کی طرف دیکھ رہا تھا کہ کچھوے نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا: میں بتاتا ہوں، سَر جی! وہ جانور میں خود ہی ہوں۔
واہ بھئی واہ! آپ نے درست جواب دیا ہے۔
کچھوے کی حوصلہ افزائی کرنے کے بعد دوسرا سوال کرتے ہوئے سَر ہُدہُد نے کہا: اب اس جانور کے بارے میں بھی بتایئے جس کو نیند تو آتی ہے لیکن اس کی آنکھیں کھلی رہتی ہیں۔
سَر ہُدہُد سائنس کے ٹیچر تھے، جانوروں کے بارے میں بڑی معلومات رکھتے تھے، چاہتے تھے کہ اس Tour سے اپنے بچوں کو بھی کافی ساری باتیں سکھادیں۔
اس بار سب کے ہاتھ نیچے تھے، کسی کو بھی اس جانور کا پتا نہیں تھا جس کی سوتے ہوئے آنکھیں کھلی رہتی ہیں۔
جب کچھ دیر گزر گئی اور کسی کی جانب سے کوئی جواب نہیں آیا تو سَر ہُدہُد نے خود ہی اس جانورے کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا: وہ جانور خرگوش ہے، سوتے وقت اس کی آنکھیں کھلی رہتی ہیں، دیکھنے والا سمجھتا ہے کہ یہ جاگ رہا ہے جبکہ وہ سو رہا ہوتا ہے۔
اچھا اچھا! تبھی کل رات خرگوش نے میری بات کا جواب نہیں دیا تھا، کچھوے نے سَر کی بات پر کہا، پھر سب کے سامنے اس نے رات کی کہانی سنادی۔
سنا آپ نے! غلط فہمی کی وجہ سے کچھوے کو بُرا لگا اور وہ اپنے دوست سے ناراض ہوگیا تھا، سَر ہُدہُد نے بچوں کو سمجھاتے ہوئے کہا: اس میں ہمارے لئے سیکھنے کی یہ بات بھی ہے کہ کسی کے بارے میں کوئی غلط فہمی ہو تو اسے دور کریں اور خود ڈائریکٹ اس سے بات کریں، اس سے مسئلہ بھی حل ہوجائے گا اور دوستی بھی باقی رہے گی۔
ہم ایسا ہی کریں گے، سب نے مل کر کہا۔

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! قراٰنِ کریم میں اللہ پاک کے انبیائے کرام، فرشتوں، جنت و دوزخ اور بہت ساری چیزوں کا تذکرہ ہے، اسی طرح قراٰن شریف میں کھانے پینے کی چیزوں کا ذکر بھی آیا ہے۔ قراٰن شریف میں جن پھلوں کے نام آئے ہیں وہ یہ ہیں:
1 انجیر 2 زیتون 3 انار 4 کیلا 5 کھجور 6 انگور
آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حروف ملا کر 5 نام تلاش کرنے ہیں جیسے: ٹیبل میں لفظ "انگور" کو تلاش کرکے بتایا گیا ہے۔

ھ	غ	گ	ف	ڈ	د	ص	س	ا
ح	پ	ر	ی	ج	ن	ا	ب	س
ج	ر	و	گ	ن	ا	ل	ی	ک
ض	ط	و	ل	ب	ر	ٹ	ت	ے
خ	ئ	ی	ہ	ر	ا	ن	ا	ر
ک	ن	و	ت	ی	ز	ق	و	ع
ل	چ	ش	ز	ر	و	ج	ھ	ک

وہ 5 نام جو آپ نے تلاش کرنے ہیں: 1 انجیر 2 زیتون 3 انار 4 کیلا 5 کھجور۔

نماز کی حاضری

(12 سال سے کم عمر بچوں اور 9 سال سے کم عمر بچیوں کے لئے انعامی سلسلہ)

حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حَافِظُوا عَلٰی اَبْنَائِکُمْ فِی الصَّلَاۃِ یعنی نماز کے معاملہ میں اپنے بچوں پر توجہ دو۔

(مصنف عبد الرزاق، 4/120، رقم: 7329)

اپنے بچّوں کی اَخلاقی اور رُوحانی تربیت کے لئے انہیں نماز کا عادی بنائیے۔ والد یا مَرد سرپرست بچوں کی نماز کی حاضری روزانہ بھرنے اور اپنے دستخط کرنے کے بعد محفوظ رکھیں، مہینا ختم ہونے پر یہ فارم "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیجیں یا صاف ستھری تصویر بنا کر 10 اگست 2021ء تک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے واٹس ایپ نمبر (+923012619734) یا Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) پر بھیجیں۔

جولائی 2021ء	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	دستخط
1						
2						
3						
4						
5						
6						
7						
8						
9						
10						
11						
12						
13						
14						
15						

جملے تلاش کیجئے!: پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 مارپیٹ کرنا اچھے بچّوں کا کام نہیں ہے۔ 2 چیونٹی کو بھی بلاوجہ مارنا ناجائز و گناہ ہے۔ 3 کسی کے بارے میں کوئی غلط فہمی ہو تو اسے دور کریں۔ 4 18 ذی الحج کو تیسرے خلیفہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے۔ 5 آبِ زم زم کو دیکھنے سے ثواب ملتا ہے۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ ایک سے زائد درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں۔)

جواب دیجئے (جولائی 2021ء)

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 01: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کو سب سے زیادہ کونسا گوشت پسند تھا؟

سوال 02: حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے کتنی بار جنت خریدی؟

› جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے › کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے › یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس ایپ +923012619734 کیجئے › جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں۔)

جولائی 2021ء	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	دستخط
16						
17						
18						
19						
20						
21						
22						
24						
25						
23						
26						
27						
28						
29						
30						
31						

نام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ولدیت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عمر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔والد یا سرپرست کا فون نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گھر کا مکمل پتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔

۔۔

بذریعۂ قرعہ اندازی تین بچوں کو تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔

(یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

نوٹ: 90فیصد حاضری والے بچّے قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے • قرعہ اندازی کا اعلان اکتوبر 2021ء کے شمارے میں کیا جائے گا • قرعہ اندازی میں شامل ہونے والے بچوں میں سے 12 نام "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں شائع کئے جائیں گے جبکہ بقیہ کے نام "دعوتِ اسلامی کے شب و روز (news.dawateislami.net)" پر دیئے جائیں گے۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10جولائی2021ء)

نام مع ولدیت:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عمر:۔۔۔۔مکمل پتا:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

موبائل/واٹس ایپ نمبر:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(1) مضمون کا نام:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صفحہ نمبر:۔۔۔۔۔۔

(2) مضمون کا نام:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صفحہ نمبر:۔۔۔۔۔۔ (3) مضمون کا نام:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صفحہ نمبر:۔۔۔۔۔۔

(4) مضمون کا نام:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صفحہ نمبر:۔۔۔۔۔۔ (5) مضمون کا نام:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صفحہ نمبر:۔۔۔۔۔۔

نوٹ: ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان ستمبر 2021ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔

جواب یہاں لکھئے (جولائی 2021ء)

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10جولائی2021ء)

جواب:1۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جواب:2۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ولدیت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔موبائل/واٹس ایپ نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مکمل پتا۔۔۔

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان ستمبر 2021ء کے "ماہنامہ فیضان مدینہ" میں کیا جائے گا۔

مدرسۃ المدینہ فیضانِ مدینہ (لیہ، پنجاب پاکستان)

آج ہم جس مدرسۃُ المدینہ کا تعارف کروا رہے ہیں وہ ہے ”مدرسۃ المدینہ فیضانِ مدینہ“ جو کہ ٹی، ڈی، اے، کالونی لیہ میں واقع ہے اس کی تعمیر کا آغاز 2000ء میں ہوا، اسی سال کلاسز بھی شروع ہو گئیں، مفتی امام بخش رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بابرکت ہاتھوں سے نہ صرف اس کا سنگِ بنیاد رکھا بلکہ افتتاح بھی کیا۔

فیضانِ مدینہ لیہ میں ناظرہ کی ایک اور حفظ کی 3 کلاسز ہیں۔ تعلیم حاصل کرنے والے موجودہ طلبہ کی تعداد 100 سے زائد ہے، اب تک (یعنی 2021ء تک) کم و بیش 100 طَلَبہ قراٰنِ کریم حفظ کرنے کی سعادت پا چکے ہیں جبکہ 300 بچّے ناظِرہ قراٰنِ کریم مکمّل کر چکے ہیں۔ اس مدرسۃُ المدینہ سے پڑھنے والے تقریباً 7 طلبہ مدرسۃُ المدینہ میں مُدرِّس / ناظم جبکہ 12 طلبہ نے درسِ نظامی میں داخلہ لیا۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات بشمول ”مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ لیہ“ کو ترقّی و عُروج عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مَدَنی ستارے

اَلحمدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مدارسُ المدینہ میں بچّوں کی تعلیمی کارکردگی کے ساتھ ساتھ ان کی اَخلاقی تربیت پر بھی خاصی توجّہ دی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ مدارسُ المدینہ کے ہونہار بچّے اچّھے اَخلاق سے مُزَیّن ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں بھی غیر معمولی کارنامے سرانجام دیتے رہتے ہیں، ”مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ لیہ“ میں بھی کئی ہونہار مَدَنی ستارے جگمگاتے ہیں، جن میں سے 20 سالہ محمد علی بن محمد فاروق کے تعلیمی و اخلاقی کارنامے ذیل میں دیئے گئے ہیں، ملاحظہ فرمائیے:

اَلحمدُ لِلّٰہ! 2 ماہ میں ناظرہ مکمل کیا جبکہ 7 ماہ میں قراٰنِ کریم حفظ کرنے کی سعادت پائی۔ مزید عملی اعتبار سے نمازِ پنجگانہ کی پابندی کے ساتھ ساتھ 54 سے زائد دینی کتب و رسائل کا مطالعہ کر چکے ہیں، 1 سال سے مدنی مذاکرے سننے کا معمول ہے مختلف 26 دعائیں بھی یاد کی ہیں۔ اس علم کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے 5 سال سے گھر میں درس بھی دے رہے ہیں اور دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے خواہش مند بھی ہیں۔

ان کے استاذِ محترم ان کے بارے میں فرماتے ہیں: ماشآءَ اللہ! یہ بچّہ ذہین، فرمانبردار اور ایک اچّھا حافظِ قراٰن ہے۔

عورت اور قربانی

اُمِّ میلاد عطاریہ*

دینِ اسلام کے کئی احکام ایسے ہیں جن میں مرد و عورت دونوں کو ایک ہی طرح مُکلّف (پابند) کیا گیا ہے ان احکامِ شرعیہ میں قربانی بھی شامل ہے۔ جن شرائط کے پائے جانے پر قربانی واجب ہوتی ہے وہ شرائط مرد میں پائی جائیں یا عورت میں دونوں کے لئے بلاتخصیص قربانی کا وجوب ہو جاتا ہے۔ یاد رکھئے! خاص دنوں میں، مخصوص جانوروں کو بہ نیّتِ تقرُّب (یعنی ثواب کی نیت سے) ذبح کرنا قربانی کہلاتا ہے۔[1]

آیئے ترغیب کے لئے قربانی کی فضیلت و اہمیت ملاحظہ کیجئے، فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: دس (10) ذوالحجہ میں ابنِ آدم کا کوئی عمل خدا کے نزدیک خون بہانے (یعنی قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور بروزِ قیامت اپنے سینگوں، بالوں اور کُھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل اللہ پاک کے ہاں قبول ہو جاتا ہے لہٰذا اسے خوش دلی سے کرو۔[2]

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اور اعمال تو کرنے کے بعد قبول ہوتے ہیں اور قربانی کرنے سے پہلے ہی، لہٰذا قربانی کو بیکار جان کر یا تنگ دلی سے نہ کرو ہر جگہ عقلی گھوڑے نہ دوڑاؤ۔[3]

قربانی کس پر واجب ہے؟ قربانی کا نصاب یہ ہے کہ ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی ہو یا ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر رَقم ہو یا تجارت کا اتنا سامان ہو جو ساڑھے باون تولہ چاندی کی رَقم کو پہنچ جائے یا گھر میں ضَرورت کے علاوہ اتنا سامان رکھا ہے جو ساڑھے باون تولہ چاندی کی رَقم کو پہنچ جاتا ہے یا یہ سب ملا کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی رَقم کو پہنچ جائیں تو اس صورت میں قربانی واجب ہو جائے گی۔[4] قربانی کے نصاب کیلئے مالِ نامی یعنی بڑھنے والا مال، مالِ تجارت ہونا شرط نہیں ہے۔[5] بعض اوقات گھر میں ایسی کتابوں کا ڈھیر ہوتا ہے جو کام میں نہیں آتیں اور ویسے ہی رکھی ہوتی ہیں، اِسی طرح ضَرورت سے زیادہ کپڑوں کے جوڑے، جوتے، گھڑیاں اور چشمے رکھے ہوتے ہیں جو اِستعمال میں نہیں آتے تو اگر ان سب کو ملا کر ان کی رَقم بنائی جائے اور وہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی رقم کے برابر ہو یا اس سے زیادہ ہو جائے اور قرض سے بھی فارغ ہو پھر قربانی کا وقت بھی پایا گیا تو قربانی واجب ہو جائے گی۔

بہت سی عورتیں قربانی واجب ہونے کے باوجود قربانی کرنے کے معاملے میں سستی کا مظاہرہ کرتی ہیں یا ٹال مٹول سے کام لیتی ہیں اور یوں باتیں کرتی ہیں کہ ہم کماتی تھوڑی ہیں، ہمارا کوئی ذریعۂ آمدنی نہیں ہے، ہم کیسے قربانی کریں گی؟ کہاں سے پیسے لائیں گی؟ ایسی عورتوں کو اللہ پاک کا خوف دل میں رکھنا چاہئے، جہنم کے عذاب سے ڈرنا چاہئے نیز اس وجوب کو سعادت سمجھ کر ادا کرنا چاہئے۔ جب اللہ پاک نے آپ کو زیورات کی صورت میں قربانی کی استطاعت دی ہے تو پھر قربانی کرنی ہی ہوگی ویسے بھی ہمارا مال مہنگے کپڑوں اور طرح طرح کی اشیاء کی خریداری میں خرچ ہوتا رہتا ہے تو صرف اللہ کی راہ میں خرچ کرنے میں ہی ہمیں کیوں اس طرح کے خیالات آتے ہیں؟ یاد رکھئے! شیطان آپ کو روکنے کی خوب کوشش کرے گا لیکن اس کے مکر و فریب میں نہیں آنا ہے اِن شآءَ اللہ قربانی کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوگی بلکہ اللہ پاک آپ کے مال کو مزید بڑھادے گا۔ اسی طرح کبھی کبھی کئی افراد پر قربانی ہونے کے باوجود گھر کا ایک فرد صرف بکرا قربان کر دیتا ہے اور دیگر حضرات قربانی کا وجوب ادا نہیں کرتے یا پھر صرف گھر کے مَردوں کی طرف سے قربانی کر دی جاتی ہے، ایسا کرنا بھی کافی نہیں ہے، بلکہ جس جس فرد پر قربانی واجب ہو وہ سب اپنی الگ الگ قربانی کریں گے نیز ضروری نہیں کہ ہر شخص الگ سے پورا جانور قربان کرے اگر زیادہ استطاعت نہیں تو قربانی کے بڑے جانور میں حصہ ڈالنے سے بھی قربانی کا وجوب ادا ہو جائے گا۔

(1) بہار شریعت، 3/327 (2) ترمذی، 3/162، حدیث: 1498 (3) مراٰۃ المناجیح، 2/375 (4) فتاویٰ ہندیہ، 5/292 ملخصاً (5) فتاویٰ رضویہ، 10/294۔

* نگران عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

حضرت سیدتنا ہِند بنتِ عُتبہ رضی اللہ عنہا

مولانا محمد بلال سعید عطّاری مدنی*

ایک مرتبہ ایک خاتون نے اپنی خادمہ کے ہاتھ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ اقدس میں بکری کے دو بھنے ہوئے بچے بطورِ ہدیہ بھیجے، خادمہ آپ کے خیمہ کے قریب پہنچی سلام عرض کیا اور خیمہ میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی، اجازت ملنے پر خادمہ نے عرض کیا: میری مالکہ نے کچھ ہدیہ آپ کی بارگاہ میں بھیجا ہے اور انہوں نے آپ سے معذرت چاہتے ہوئے عرض کی ہے کہ ان دنوں ہماری بکریوں نے کم بچے جنے ہیں (ورنہ آپ کی شان کے لائق ہدیہ بھیجا جاتا) حضور رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان خاتون کو دعا سے نوازا: اللہ پاک تمہاری مالکہ کی بکریوں میں برکت فرمائے اور ان میں اضافہ فرمائے، اس کے بعد وہ خادمہ اپنی مالکہ کے پاس واپس آئی اور بارگاہِ رسالت سے ملنے والی دعا کی خبر سنائی، دعائیہ کلمات سن کر وہ خاتون نہایت خوش ہوئیں، ان کی خادمہ کہتی ہیں کہ اس کے بعد ہماری بکریوں کی تعداد میں ایسی کثرت اور زیادتی ہوئی جو اس سے قبل ہم نے نہ دیکھی تھی، وہ خاتون فرماتی تھیں یہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دُعائے برکت کا نتیجہ ہے اور فرماتیں کہ اللہ پاک کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اسلام کی طرف ہدایت فرمائی، اس خاتون نے اس موقع پر یہ بھی فرمایا کہ اسلام لانے سے پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دھوپ میں کھڑی ہوں اور ایک سایہ میرے قریب ہے، لیکن میں اس سایہ کو پانے پر قادر نہیں ہوں، اسی دوران رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے قریب تشریف لائے جن کی برکت سے میں اس سایہ کو پانے میں کامیاب ہوگئی[1] بالآخر فتحِ مکّہ کے دن آپ نے اسلام قبول کرلیا۔

کیا آپ کو معلوم ہے یہ خاتون کون تھیں؟ یہ خاتون صحابیۂ رسول حضرت ہند بنتِ عتبہ قرشیہ ہاشمیہ تھیں جو کہ حضرت ابوسفیان کی زوجہ اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کی والدہ ہیں۔ **اسلام سے محبت:** اسلام سے محبت کا یہ عالم تھا کہ آپ رضی اللہ عنہا نے گھر میں پڑے بت کو توڑ دیا اور کہا کہ تیری وجہ سے ہم دھوکے میں تھے۔[2]

اوصافِ حمیدہ: آپ رضی اللہ عنہا فصاحت و بلاغت میں ماہر اور نہایت سمجھ دار خاتون تھیں۔[3] **نبیِّ کریم سے اظہارِ محبت:** حضرت ہند بنتِ عتبہ ایک بار کہنے لگیں: یارسولَ اللہ! روئے زمین پر کوئی اہلِ خیمہ میری نگاہ میں آپ کے اہلِ خیمہ سے زیادہ مبغوض نہ تھے لیکن آج میری نگاہ میں روئے زمین پر کوئی اہلِ خیمہ آپ کے اہلِ خیمہ سے زیادہ محبوب نہیں۔[4] آپ غزوۂ قادسیہ و یرموک میں بڑی مجاہدانہ شان سے شریک رہیں اور اسلام کی بڑی خدمت کی۔[5] جنگِ یرموک میں جب لڑائی عُروج پر تھی تو آپ نے خوب غیرتِ ایمانی کا مظاہرہ کیا اور کفّار سے مقابلہ پر مسلمانوں کا جوش بڑھایا اور یوں کہا کہ اللہ کی راہ میں لڑو اور اپنی جان کو قربان کردو۔[6] اسی طرح جب خواتین آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بیعت کررہی تھیں تو آپ نے بھی ان میں شامل ہوکر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بیعت کی۔[7] **وصالِ پُرملال:** خلافتِ عمر میں جس دن امیرُ المؤمنین سیّدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کے والدِ ماجد حضرت سیّدنا ابو قُحافہ عثمان نے انتقال فرمایا عین اسی دن آپ کی بھی وفات ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا سے کئی احادیث بھی مروی ہیں۔[8]

---

(1) تاریخ ابن عساکر، 70/184 (2) طبقات ابن سعد، 8/188 (3) اسد الغابہ، 7/316 (4) بخاری، 2/567، حدیث: 3825 (5) مراٰۃ المناجیح، 6/174 (6) فتوح الشام، 1/196 ماخوذاً (7) طبقات ابن سعد، 8/189 ماخوذاً (8) مرقاۃ المفاتیح، 8/243، تحت الحدیث: 4466 ماخوذاً۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بیانات دعوتِ اسلامی، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مَدَنی*

بیوہ اگر حاملہ ہو تو اس کی عدت کیا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ ہمارے ایک عزیز کا ایک ہفتہ پہلے انتقال ہوا ہے، جب وہ فوت ہوئے تو ان کی زوجہ امید سے تھیں اور حمل کے آخری ایام چل رہے تھے یعنی نو ماہ سے چند دن کم کا حمل تھا، اب ایک ہفتے بعد ہی ان کے ہاں بچے کی ولادت ہو گئی ہے، تو اس صورت میں کیا بیوہ کی عدت پوری ہو گئی ہے یا پھر انہیں مزید عدت کے ایام گزارنے ہوں گے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں بیوہ کی عدت پوری ہو گئی ہے، کیونکہ حاملہ عورتوں کی عدت وضعِ حمل (بچہ جننے) تک ہوتی ہے، خواہ طلاق کی عدت ہو یا وفات کی، ان کی عدت کے لئے کوئی خاص مدت مقرر نہیں ہے، لہٰذا طلاق واقع ہونے یا شوہر کی وفات کے چند دن، بلکہ چند لمحات کے بعد بھی بچے کی ولادت ہو جائے، تو عورت کی عدت پوری ہو جائے گی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نابالغہ بیٹی کی مِلک میں موجود سونا بڑی بیٹی کو دلوانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ ایک نابالغہ بچی کی مِلک میں کچھ سونا ہے، اس کی والدہ چاہتی ہے کہ یہ سونا اپنی بڑی لڑکی کو اس کی شادی میں دے دے اور بعد میں اسی وزن کا سونا بنوا کر نابالغہ بیٹی کو واپس دے، کیا وہ اس طرح کر سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بیان کی گئی صورت میں نابالغہ بچی کا سونا دوسری بیٹی کو دینا ماں کے لیے جائز نہیں اگرچہ ماں کا یہ ارادہ ہو کہ بعد میں اتنا سونا نابالغہ بیٹی کو واپس لوٹا دے گی کیونکہ ماں کو اس طرح نابالغہ بچی کے مال میں تصرف کرنے کی اجازت نہیں ہے حقیقت میں یہ صورت ماں کی طرف سے بچی کا مال قرض لینے کی ہے اور حکم شرعی یہ ہے کہ نابالغ بچہ اپنا مال کسی کو قرض نہیں دے سکتا اور نہ ہی کوئی اس سے قرض لے سکتا ہے کہ قرض دینے میں بچے کا فی الحال محض نقصان ہے اور جس کام میں بچے کو محض نقصان ہو، وہ کام اس کا ولی بھی نہیں کر سکتا، تو ماں کو بدرجہ اولیٰ اجازت نہیں ہے، البتہ باپ مخصوص صورت میں بچے کے مال میں قرض کے طور پر تصرف کر سکتا ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* شیخ الحدیث و مفتی دارالافتاء اہلِ سنّت، لاہور

ذوالحجۃ الحرام کے چند اہم واقعات

4ذُوالحجۃِ الحرام وِصال قطبِ مدینہ	خلیفۂ اعلیٰ حضرت، سیّدی قطبِ مدینہ حضرت علّامہ مولانا ضیاءُ الدّین احمد مدنی قادری رحمۃ اللہ علیہ کا وِصال 4 ذُوالحجۃِ الحرام 1401 ہجری کو ہوا۔(مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالحجۃ الحرام 1438، 1439 اور ربیع الآخر 1441ھ)
14 ذُوالحجۃِ الحرام وِصال حاجی عبد الرحمٰن قادری	شیخ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ محترم حاجی عبدُ الرّحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ کا وِصال سفرِ حج کے دوران 14 ذُوالحجۃِ الحرام 1370 ہجری کو ہوا۔(مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالحجۃ الحرام 1438ھ)
18 ذُوالحجۃِ الحرام شہادتِ ذوالنورین	جامعُ القراٰن، خلیفۂ سوم، امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو باغیوں نے 18 ذُوالحجۃِ الحرام 35ھ کو شہید کیا۔(مزید معلومات کے لئے دیکھئے: امیرِ اہلِ سنّت کا رسالہ "کراماتِ عثمانِ غنی" اور ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالحجۃ الحرام 1438 تا 1441ھ)
19 ذُوالحجۃِ الحرام وصال صدر الافاضل	خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت علّامہ مولانا حافظ سیّد محمد نعیمُ الدّین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا وِصال 19 ذُوالحجۃِ الحرام 1367ھ کو ہوا۔(مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالحجۃ الحرام 1439ھ اور مکتبۃ المدینہ کا رسالہ "تذکرۂ صدر الافاضل")
ذُوالحجۃِ الحرام 6ھ وِصال والدۂ حضرت عائشہ	حضرت سیّدتُنا اُمِّ رُومان رضی اللہ عنہا کا وِصال ذُوالحجۃِ الحرام 6ھ میں ہوا، آپ ان خوش نصیب شخصیات میں سے ایک ہیں کہ جن کی قبر میں خود نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اترے۔(مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالحجۃ الحرام 1440ھ)
ذُوالحجۃِ الحرام 10ھ حجۃ الوداع	اللہ پاک کے آخری نبی مکی مدنی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ذُوالحجۃِ الحرام 10 ہجری میں حج ادا فرمایا جسے "حجۃُ الوداع" کہا جاتا ہے۔(مزید معلومات کے لئے دیکھئے: مکتبۃ المدینہ کی کتاب "سیرتِ مصطفیٰ")

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

کتاب لکھنے کی احتیاطیں

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

تصنیف و تالیف کے ذریعے دین کا پیغام لوگوں تک پہنچانا یہ ایک پُرانا طریقہ ہے، یہ جس قدر اہم ہے اِسی قدر مشکل بھی ہے۔ تحریری کام میں کئی طرح کی احتیاطوں کی اَشد ضرورت ہے اس حوالے سے چند باتیں عرض کرتا ہوں:

❁ دینی کتاب، رسالہ یا مضمون لکھنے میں ہمیشہ اللہ پاک کی رضا کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے، نام و نمود اور شہرت کی تمنا نہ رکھی جائے۔ حُبِّ جاہ سے بچتے ہوئے کتاب پر اپنا نام لکھنا اگرچہ جائز ہے لیکن اصل مقصود اللہ پاک کی رضا کا حصول ہونا چاہئے۔ لکھتے ہوئے یہ خوف ہونا چاہئے کہ میں نے جو کچھ لکھا ہے کہیں اس کے سبب آخرت میں پھنس نہ جاؤں۔ تحریر کے معاملے میں اِخلاص کا معاملہ بھی نہایت نازک ہے، نفس و شیطان انسان کو مختلف طریقوں سے ریاکاری اور اپنی واہ وا کے شوق میں مبتلا کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں ❁ یاد رکھئے! آیات اور احادیثِ مبارکہ کی اپنی مرضی سے تفسیر و شرح کرنا حرام ہے، صرف مفسرین و شارحین کی رائے نقل کی جائے۔ یونہی شرعی مسائل لکھنے میں بھی نہایت احتیاط کی ضرورت ہے کہیں کوئی گناہِ جاریہ کی صورت نہ بَن جائے۔ ❁ بعض مصنفین کی تحریروں میں شرعی اَغلاط پائی جاتی ہیں، کم و بیش 20 سال پہلے انھی باتوں کو دیکھتے ہوئے غالباً 2000ء میں ہم نے مجلس تفتیشِ کتب و رسائل بنائی تھی تاکہ مصنفین اپنی کُتب کی شرعی تفتیش کرواسکیں ❁ اپنی تحریر میں غیر محتاط الفاظ کا انتخاب، دلی جذبات کی تائید نہ ہونے کے باوجود عاجزی پر مشتمل فِقرات لکھنا اور جھوٹی مبالغہ آرائی سے کام لینا آخرت میں گرفت کا سبب بن سکتا ہے۔

ہمارے بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم الفاظ کے اِستعمال میں بہت محتاط ہوتے تھے، اِحیاءُ العُلوم کی تیسری جلد میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا میمون بن ابوشبیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں بیٹھا خط لکھ رہا تھا کہ ایک حرف پر آکر رُک گیا کہ اگر یہ لفظ لکھ دیتا ہوں تو خط خوبصورت ہوجائے گا لیکن جھوٹ سے دامن نہیں بچا سکوں گا۔ پھر میں نے وہ لفظ چھوڑنے کا عزم کرلیا کہ بھلے میرا خط خوبصورت نہ ہو مگر میں یہ لفظ نہیں لکھوں گا۔ (احیاء العلوم، 3/169) یہ تو ہمارے بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر میں اِحتیاطیں تھیں لیکن آج کل کے بعض مضامین اور آرٹیکلز میں سچ اور جھوٹ کی پروا نہیں کی جاتی، ایسا لکھنے سے بہتر ہے انسان قلم رکھ دے ❁ نعت شریف، منقبت اور نظم وغیرہ لکھنے میں مزید اِحتیاط کی حاجت ہے کیونکہ اس میں کلام کا وزن برابر رکھنے، ردیف و قافیہ نبھانے کے لئے کئی دفعہ غیر شرعی یا غیر محتاط اشعار بھی مرتب ہوجاتے ہیں، لہٰذا سلامتی وعافیت اسی میں ہے کہ جو مضبوط عالمِ دین، فنِّ شاعری میں ماہر اور ذخیرۂ الفاظ کا حامل نہ ہو وہ حمد و نعت وغیرہ منظوم کلام مرتب کرنے کی کوشش نہ کرے۔ اس میدان میں بڑے بڑے شُعَراجن میں نعت گو شاعر بھی شامل ہیں انہوں نے ٹھوکریں کھائی ہیں اور ایسی ایسی شرعی غلطیاں چھوڑ کر دُنیا سے رُخصت ہوئے ہیں کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ لکھنے والوں نے ان کی مثالیں تک لکھی ہیں کہ فلاں اتنا بڑا شاعر تھا، اتنے اتنے کلام لکھے، نعتیں بھی کہیں مگر یہ یہ غلط بات لکھ گیا ❁ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میری تمام تحریروں کی شرعی تفتیش ہوتی ہے یہاں تک کہ میں ایک پمفلٹ بھی لکھتا ہوں تو اس کی شرعی تفتیش کرواتا ہوں، اشعار لکھوں تو ان کی شرعی اور فنّی دونوں قسم کی تفتیش کرواتا ہوں۔

اللہ کریم ہمیں تحریر میں حُبِّ جاہ و ریاکاری اور شرعی و اخلاقی غلطیوں کی آفتوں سے بچائے اور صرف وہی بات لکھنے کی توفیق عطا فرمائے جو اُس کو راضی کرنے کا سبب بنے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(نوٹ: یہ مضمون 6 رمضان المبارک 1442ھ کی شب مطابق 18 اپریل 2021ء کو نمازِ تراویح کے بعد ہونے والے مدنی مذاکرے کی مدد سے تیار کرکے امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کو دکھا کر ضرورتاً ترمیم کرکے پیش کیا جارہا ہے)

ISBN 978-969-631-974-0
0125764
فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net